کتاب الحاوی
حصہ چہارم
اردو ترجمہ
امراض ریہ (پھیپھڑے کی بیماریاں)
تالیف
ابوبکر محمد بن زکریا رازی
۸۶۵ء ۹۲۵ء

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرۂ آفاق تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کا اردو ترجمہ

# کتاب الحاوی

موسوم بہ

# حاوی کبیر

## حصہ چہارم

امراض ریہ (پھیپھڑے کی بیماریاں)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی
۸۶۵ء ـــــــ ۹۲۵ء

شائع کردہ
سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن
(وزارتِ صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

## ناشــــر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
٦٥۔٦١۔انسٹی ٹیوشنل ایریا
پنکھا روڈ، جنک پوری
نئی دہلی ١١٠٠٥٨





| | | |
|---|---|---|
| تعداد اشاعت | : | ایک ہزار |
| سن اشاعت | : | ١٩٩٨ء |
| قیمت | : | ١٤٣/= روپے |
| طابع | : | علی کارپوریشن انڈیا، دہلی۔١١٠٠٠٦ |

# فہرست مضامین

# پیش لفظ

طب یونانی کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے۔ ہندوستان میں بھی اس فن کی تاریخ کم و بیش ایک ہزار سال پر محیط ہے۔ اس دوران اس فن نے مختلف نشیب و فراز دیکھے ہیں لیکن عوام کی بے لوث خدمات کے باعث یہ ہر دور میں مقبول و محبوب رہا ہے۔ اس فن کے حاملین نے اس کو زندہ رکھنے اور مزید ترقیاں دینے کے لئے جو کوششیں کیں ان کو بھلایا نہیں جاسکتا۔ تغلق اور لودی دور کے اطباء ضیاء محمد مسعود رشید فرنگی محلی اور بھوہ بن خواص خاں ہوں یا مغلیہ زمانہ کے حکیم علی گیلانی اور اکبر ارزانی وغیرہ، گذشتہ صدی کے حکیم عبدالعزیز لکھنوی اور حکیم محمد اعظم خاں ہوں یا موجودہ صدی کے مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں اور حکیم محمد کبیر الدین، ان سب کی فنی خدمات کے ساتھ ساتھ علمی خدمات بھی ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد کے پچاس سالہ دور میں طب یونانی کو دوسرے طریقہ ہائے علاج کی طرح حکومت کی سرپرستی کے باعث ترقی کے مواقع ملے ہیں خاص طور پر تصنیف و تالیف کے میدان میں شخصی خدمات کے علاوہ بعض اداروں نے بھی بہت کام کیا ہے۔ ان اداروں میں سرفہرست وزارت صحت و خاندانی بہبود کے تحت قائم شدہ سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن ہے جس نے اس میدان میں نمایاں پیش رفت کی اور اپنے لٹریری ریسرچ پروگرام کے تحت قدیم اور نادر مخطوطات و کتب کی تدوین و ترتیب اور تراجم کے کام کیے ہیں مثلاً کتاب الکلیات (ابن رشد)، کتاب الجامع لمفردات

الادویہ والاغذیہ (ابن بیطار)، کتاب العمدہ فی الجراحۃ (ابن القف مسیحی) وغیرہ۔ یوں تو مختلف تحقیقی موضوعات پر کونسل کی مطبوعات کی تعداد بہتر تک پہنچ گئی ہے مگر قدیم کتابوں کی تدوین وتراجم پر مشتمل کتابوں کی تعداد اکیس ہے۔ یہ کام اور آگے بڑھ رہا ہے۔ طبی کتابوں کی اشاعت میں ترقی اردو بیورو (اب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان) وزارتِ فروغ انسانی وسائل، حکومت ہند نے بھی خاطر خواہ کام کیا ہے اور بعض اچھی کتابیں اس کونسل کے ذریعے منظر عام پر آئی ہیں۔ بعض ریاستوں کی اردو اکیڈمیوں کے مالی تعاون سے بھی کچھ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ جامعہ ہمدرد، نئی دہلی کے اشاعتی پروگراموں میں خاص اہمیت شیخ الرئیس بو علی سینا کی مشہور زمانہ تصنیف القانون فی الطب کی از سر نو تدوین اور اس کے انگریزی ترجمے کو حاصل ہے۔ دائرۃ المعارف العثمانیہ، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد نے عربی زبان میں قدیم طبی مخطوطات کی ترتیب وتدوین کر کے اس صدی کی چھٹی دہائی میں انہیں شائع کیا ہے۔ جن میں سب سے زیادہ ضخیم کتاب 'الحاوی الکبیر فی الطب' ہے جو عظیم المرتبت طبیب محمد ابن ابو بکر زکریا رازی (۸۶۵۔۹۲۵ء) کی تالیف ہے۔ اسے تیئس جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کی زیر نگرانی اس عظیم کام کے اردو ترجمے کا منصوبہ روبہ عمل ہے۔ اب تک تین جلدیں چھاپی جاچکی ہیں۔ پہلی جلد امراض راس (سر کی بیماریاں)، دوسری جلد امراض عین (آنکھ کی بیماریاں) اور تیسری جلد امراض اذن، انف وحلق (کان، ناک اور گلے کی بیماریاں) پر مشتمل ہے۔ چوتھی جلد آپ کے پیش نظر ہے جس میں امراض ریہ (پھیپھڑے کے امراض) کا بیان ہے۔

پھیپھڑے کی بیماریوں کے بارے میں اتنی تفصیلی معلومات کسی قدیم طبی کتاب میں نہیں ملتیں۔ یہ زکریا رازی کے تبحر علمی، معالجانہ تجربات اور فنی حذاقت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ اس نے جن فنی باریکیوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہ ہر معالج کے لئے نشان راہ ہے۔ اس نے نہ صرف ربو، ضیق النفس اور نفث الدم کی تفصیلات بیان کی ہیں بلکہ پھیپھڑے کے زخم، سل، ذات الریہ اور ذات الجنب کی تشخیص فارقہ، ان کے اسباب، علامات اور علاج نیز سل کے بارے میں

حیرتناک معلومات اور اس کا علاج تحریر کیا ہے۔ اس نے اپنے تجربات کے ساتھ ساتھ دیگر قدیم اطباء مثلاً بقراط، جالینوس، سرابیون، ابن ماسویہ، دیاسقوریدوس وغیرہ کے معالجانہ تجربات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

کتاب الحاوی کی ان چار جلدوں کے اردو ترجمہ کی اشاعت ہندوستان کی آزادی کے پچاس سال پورے ہونے یعنی جشن زرّیں سال کے موقع پر ہوئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس اہم کتاب کی تمام جلدوں کا ترجمہ حتی الامکان جلد مکمل کرلیا جائے گا۔ ان تراجم کی اشاعت سے، معالجین، اساتذۂ طب اور طلبائے طب کو یقیناً فائدہ پہنچے گا۔ اس کتاب کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو تحقیق کی نئی نئی راہیں سامنے آسکتی ہیں۔

امید ہے کتاب الحاوی الکبیر فی الطب کی چوتھی جلد کے ترجمے کو ارباب نظر کے حلقوں میں مقبولیت حاصل ہوگی۔

خالد

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# پہلا باب

## ربو ، ضیق النفس، تنفس کی خرابی، تنفس میں سہولت پیدا کرنے اور پھیپھڑے سے اخلاط غلیظہ و پیپ وغیرہ کو ختم کرنے والی چیزیں۔

الأعضاء الآلمہ کے چوتھے مقام میں جہاں امراض شش کا تذکرہ ہے اس کا مطالعہ کریں۔
تنفس میں اچانک تنگی پیدا ہو جائے، ساتھ میں سینہ کے اندر ورم بھی ہو تو ایسی کیفیت میں سینہ کی جانب اچانک بہ کثرت نزلوں کا انصباب ہوتا ہے یا قرب وجوار سے مادہ سینہ کی جانب اترنے لگتا ہے۔ علاوہ ازیں ضیق تنفس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ قصبۃ الریہ کے شعبے اخلاط سے پر ہو جاتے ہیں۔ نیز ایک سبب یہ بھی کہ پھیپھڑے کے اردگرد پیپ یا خون جمع ہو کر پھیپھڑے کو انبساطی حرکت سے روک دیتا ہے۔ مذکورہ بالا دونوں اسباب میں فرق یہ ہے کہ مؤخر الذکر میں پیش ترذات الجنب یا نفث الدم کی بیماری ہوتی ہے۔ ان میں سے کوئی چیز موجود نہ رہی ہو تو ضیق تنفس اور ربو کا سبب اخلاط بلغمی ہوں گے۔

کسی چیز کو بہ مشکل تھوکنے کے اسباب حسب ذیل ہوتے ہیں۔

۱۔ شئے کا غلیظ ہونا۔

۲۔ شئے کا رقیق ہونا۔

۳۔ ضعف قوت۔

اس مقالہ میں ان مقامات کا مطالعہ کریں جہاں تنفس کی خرابی پر استدلال پیش کیا گیا ہے۔

## دوا:

پھیپھڑے سے پیپ، قرحوں کی پرتوں اور جھلیوں کا ازالہ اور مؤثر طور پر تنقیہ کرتی ہے۔ سل کے لئے بھی مفید ہے۔
سکبینج، ۹ گرام، مر ۹ گرام، قردمانا ۹ گرام، حرف ۹ گرام، آس ساڑھے چار گرام، شراب شیریں میں گوندھا ہوا جند بید ستر، گولیاں بنالیں۔ ڈھائی گرام نیم گرم پانی کے ہمراہ لیں۔ (جالینوس)

## نہایت عمدہ تنقیہ کرنے والے قرص:

سکبینج، تخم انجرہ، حرف، قردمانا، فلفل، ترمس، ...... طبیخ انجیر میں گوندھیں۔ مقدار خوراک ساڑھے چار گرام ہمراہ ماء العسل ۱۳ گرام جسے فودنج میں جوش دے لیا گیا ہو۔
۴۰۰ گرام شہد کو جوش دیں۔ گاڑھا ہو جائے تو اوپر سے فلفل ۱۳ گرام پیس کر چھڑکیں اور دونوں کو اچھی طرح آمیز کرلیں۔ اسی مقدار میں مُر (داخل کریں) روزانہ ساڑھے چار گرام استعمال کریں۔ بیحد منقی ہے۔ (مؤلف)
نقل و حرکت کئے بغیر اور بخار کی عدم موجودگی میں جسے متواتر تنفس کا عارضہ ہو اسے ربو کی بیماری ہوتی ہے اسے نفس الانتصاب کہتے ہیں کیونکہ ایسی کیفیت میں مریض ایستادگی کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ (انتصاب۔ ایستادہ ہونا، کھڑا ہونا) بوقت خواب کیفیت بڑھ جاتی ہے۔ سینہ بہت زیادہ ابھر آتا ہے کیونکہ اس وقت تنفس زیادہ سہل ہوتا ہے۔ سینہ تمام کا تمام پھیلتا ہے۔ البتہ قصبۃ الریہ یا پھیپھڑے کے ارد گرد پیپ یا غلیظ رطوبت ہوتی ہے لہٰذا جو ہوا جذب ہوتی ہے وہ کافی نہیں ہوتی۔
پھیپھڑے کے اندر از قسم دبیلہ ورم اور قصب الریہ میں ورم پیدا ہو جانے سے بھی راستہ کے تنگ ہو جانے سے ضیق تنفس ہو جاتا ہے۔ ان دونوں میں قصبۃ الریہ کے اندر مادہ کی وجہ سے جو ضیق تنفس عارض ہوتا ہے اس میں فرق کرنا ضروری ہے کیونکہ علاج مختلف ہو جاتا ہے فرق یہ ہے کہ قصبۃ الریہ کی وجہ سے جو تنگی لاحق ہوتی ہے اس کی وجہ سے بہت جلد ہوا داخل نہیں ہو پاتی۔ لہٰذا ہوا کھینچنے کے وقت سانس گہری ہو جاتی ہے اور جس میں پھوڑا ہو اس کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔ اگر یہ بارد ہو تو شدید ثقل ہوگا اور جو ضیق تنفس قصبۃ الریہ میں ہوتا ہے اس کے ساتھ تھوک خارج ہوتا ہے۔ اس سے آرام ہوتا ہے مریض کھانسنا چاہتا ہے۔ سینہ کے پھوڑے کی وجہ سے جو ضیق تنفس ہوتا ہے اس میں

سینہ کو دبانے سے تکلیف ہو گی۔ پھیپھڑے کے ارد گرد اخلاط کی وجہ سے جو ضیق تنفس ہوتا ہے اس میں ایک مدت کے بعد نفث ہو گا مریض پہلو بدلے گا تو ثقل اور انصباب کی کیفیت محسوس کرے گا۔

قصبۃ الریہ خلط غلیظ کا علاج یہ ہے کہ مقطع ادویات کے ذریعہ لطافت پیدا کریں۔ دبیلہ کا علاج یہ ہے کہ ملطف ادویہ کو کام میں لائیں۔ لطیف اور پتلی شراب پینا موافق ہے۔ البتہ پھیپھڑے کے اندر پھوڑا ہو تو کم لی جائے۔ قصبۃ الریہ میں خلط غلیظ ہو تو بہ کثرت لی جائے کیونکہ جو دوائیں اس طرح کی رطوبتوں کو تنقیہ کرتی ہے وہ لازماً کھانسی پیدا کرتی ہیں۔ کیونکہ شئے غلیظ اپنی لزوجت کے باعث آسانی سے اوپر نہیں چھڑھتی۔ اسی طرح مریض کو زائد رطوبت کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ خلط کا اوپر چڑھنا آسان ہو جائے۔ (جالینوس)

## سینہ کا تنقیہ حسب ذیل وجوہ سے دشوار ہوتا ہے:

۱۔ سینہ کے اندر موجود شئے کا غلیظ ہونا۔ اس میں تلطیف کی ضرورت ہوتی ہے۔

جو ادویات مقطعہ سے پوری ہوسکتی ہے یا وہ بہت زیادہ غلیظ اور خشک ہو تو رطوبات لطیفہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ سینہ کے اندر موجود شئے کا رقیق ہونا کیونکہ یہ ہوا سے نکل کر آتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ نشاستہ اور کتیرا کے ذریعہ اسے غلیظ کیا جائے۔

۳۔ موجود شئے کی کثرت۔ غذا کم کی جائے زیادہ نہ لی جائے۔ روزہ رکھیں، قئے کریں، مسہل لیں اور تخم انجرہ، بسبائج، قثاء الحمار، شحم حنظل اور بڈھے مرغ کا شوربہ استعمال کریں۔

۴۔ ضعف قوت۔ عطاس سے مدد لی جائے۔ (مؤلف)

قصبۃ الریہ کی خلط غلیظ سے جو ربو لاحق ہوتا ہے اس میں خلط لزج کو توڑنے والی ادویات دی جائیں۔ بایں ہمہ دواؤں اور غذاؤں کے ذریعہ اس خلط کی رطوبت میں اضافہ کیا جائے۔ پھوڑوں میں ملطف اور مخفف ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ سب سے مفید دوائیں وہ ہوتی ہیں جو از قسم افاویہ (مصالحہ جات) ہوتی ہیں کیونکہ یہ سب ملطف اور مجفف اور کچھ مسخن بھی ہوتی ہیں۔ ربو کے اندر وہی دوائیں سب سے زیادہ مفید ہوتی ہیں جو ملطف ہوں اور طاقتور مسخن نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ سرکۂ عنصل، خود عنصل اور سکنجبین عنصلی اس میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ طاقتور مسخنات سے اجتناب کریں کیونکہ خلط کو غلیظ کرتی ہیں۔ اس کا تھوکنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ان دواؤں سے پرہیز کریں جو سخت برودت پیدا کرتی ہیں کیونکہ یہ خلط کے اندر خمار پیدا کرتی ہیں اور اسے گاڑھا کر کے

جذب ہونے اور پگھلنے میں دشوار بنادیتی ہیں اور تھوکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ربو کے لئے ان ادویات کے وہی مرکبات عمدہ ہوتے ہیں جن کے اندر نہ افیون نہ بیروج وغیرہ اور نہ اسپغول۔ حتی کہ اور زیادہ یہ مرکبات عمدہ ہوتے ہیں جب ان میں کوئی بھی قابض دوا شامل نہ کی جائے کیونکہ اس طرح کی دوائیں اس بیماری میں نہایت برعکس اثر کی حامل ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

جالینوس نے واضح کر دیا ہے کہ ضرورت ہو تو خلط رقیق کو کیسے غلیظ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس امر کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ ان داویات میں وہ دوائیں پلائیں جو طاقتور مجفف ہوتی ہیں۔ تلطیف پیدا کرنا چاہیں تو بہ کثرت لطیف رطوبات شامل کریں۔ نیم گرم پانی کے ذریعہ حمام، ماء العسل، اور رقیق شراب لطیف کے ذریعہ جسم کی ترطیب کریں۔ اس کے بعد ان ادویات کا اعادہ کریں جو نفث کے ذریعہ استیصال کرتی ہیں حتی کہ تمام خلط کا صفایا ہو جائے، فلفل، قردمانا اور خردل کا استعمال صرف شہد ہی کے ساتھ کریں۔ پانی اور شہد ربو کے لئے موزوں ہیں۔ (مؤلف)

## ربو کے لئے:

بصل عنصلی (جنگلی پیاز) کو نچوڑ لیں، پھر عصارہ پر اتنا ہی شہد ڈال کر کوئلہ کی آگ پر گاڑھا کر لیں اور استعمال کریں۔ ۵۲ گرام قبل از طعام و ۵۲ گرام بعد از طعام۔

## دیگر:

فودنج، حاشا، ایرسا، فلفل، دار فلفل، انیسون، شہد میں گوندھ کر ساڑھے چار گرام صبح و شام استعمال کریں۔ یا زیب و حلبہ مغسول اتنا جوش دیں کہ پھٹ جائیں۔ پھر صاف کر کے کئی بار استعمال کریں۔ یا شیخ، سداب کی شاخیں، جوش دیں اور شہد کے ساتھ گاڑھا کر لیں۔ مقدار خوراک ۱۳ گرام ہمراہ سکنجبین۔

## ربو کے مریضوں کے لئے حب مسہل:

یاد رہے کہ ربو نام ہے قصبۃ الریہ میں خلط غلیظ کا۔ شحم حنظل ۲۵.۲ گرام، انیسون ۷۵. گرام پانی میں گوندھ لیں اور گولیاں بنالیں۔ استعمال سے ایک روز پہلے سادے حقنہ دیں اور دوسرے دن تمام دوا ماء العسل کے ہمراہ پلادیں۔

## دیگر:

حنظل، شیح ہم وزن۔ بورنصف جزء اصل اسوس دو جزء، جوشیر دو جزء گولیں بنالیں مقدار خوراک ۳.۵۰ گرام سے ۵.۲۵ گرام تک۔ ایک گھنٹہ کے بعد ماء العسل ۱۷۵ گرام دیں۔ پہلی دواء کے ساتھ بھی یہی طریقہ اختیار کریں۔

## دیگر:

خردل ۴.۵ گرام، ملح العجین ۲.۲۵ گرام، عصارۂ قثاء الحمار ۲.۲۵ گرام۔ آٹھ قرص بنالیں اور روزانہ پلائیں۔ ساتھ میں ماء العسل نہ دیں۔ (جالینوس)

## ربو کے لئے مسہل:

شحم حنظل اگرام، تخم انجرہ ۳.۵ گرام، بورہ ۱.۷۵ گرام، افیتمون ۱.۷۵ گرام۔ ماء العسل میں گوندھ بطور شربت لیں اور تین گھنٹوں کے بعد ۷۰۰ گرام یا ۱۰۵۰ گرام ماء العسل نوش کریں۔

## معجون:

تربد، تخم انجرہ، لب قرطم، افتیمون، بسابج، خردل، عصارۂ عنصل اور شہد میں گوندھ کر ۵ تا ۱۰ گرام کر دیں۔ مسہل ہے۔ بیحد تنقیہ کرتا ہے۔ اسہال مقصود نہ ہو تو ۳.۵ گرام دیں۔

## حب مسہل نفث غیر مسہل:

مُر، فلفل، تخم انجرہ، سکبینج، خردل، عصارۂ عنصل اور شہد میں گوندھ کر صبح اور بوقت خواب دیں۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کی صفائی کھانسی کے ذریعہ ہوتی ہے کیونکہ وہ تمام چیزیں جو مائی اور حد درجہ رقیق ہوتی ہیں ہوا کے اردگرد بہتی ہیں۔ ہوا کھانسی کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔ مذکورہ اشیاء کا انصباب اس جہت کے مخالف ہوتا ہے جس جہت میں ہوا چلتی ہے کیونکہ کھانسی کے اندر خارج ہونے والی ہوا کے ساتھ یہ اخلاط موجود ہوتے ہیں، ظاہر ہے کہ اخلاط کی غلظت اسی مقدار میں ہو گی جس مقدار میں ہوا کو دفع کرنا ممکن ہو۔ یہ اس کیچڑ کے مانند نہ ہو گی جو قصبۃ الریہ کے اندر بیٹھ جاتی ہے یا اس رقیق پانی کی

طرح نہ ہو گی جو ہوا کے اثر سے متفرق ہو جاتا ہے بلکہ غلیظ اور رقیق ہونے میں معتدل ہو گی۔ لہذا لیسدار خلط کو ترطیب ہی کی نہیں بلکہ تجلیہ کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ جلاء کا کام میٹھی چیزیں کرتی ہیں۔ اسی طرح تقطیع کا کام بھی میٹھی چیزوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ کھٹی چیزوں سے ہوشیار رہیں یہی وجہ ہے کہ ماء العسل اخلاط غلیظہ کے اخراج کے لئے بیحد موافق ہے۔ سکنجبین لیسدار خلطوں کے لئے ہے۔ ماء العسل کے بعد دوسرا نمبر ماء الشعیر کا ہے۔ اس کے بعد شراب شیریں کا درجہ ہے بشرطیکہ سینہ کے اندر کی چیز پختہ ہو چکی ہو اور اخراج کی ضرورت ہو۔

ربو اور سعال بوڑھوں کو عارض ہو تو تقریباً شفا نہیں ہوتی کیونکہ ان بیماریوں کا پختہ ہونا نوجوانوں میں دشوار ہوتا ہے چہ جائے کہ بوڑھوں میں۔

ربو کے مریضوں کا علاج ایسی چیزوں سے کریں جو کثرت سے بلغم کا اخراج کرتی ہوں۔

## تدبیر ملطف:

شیریں شراب ملطف اشیاء کے ساتھ استعمال کی جائے تو سینہ کے مادوں کا اخراج کرنے کے لئے عمدہ ہے کیونکہ مسخن محلل اور مرقق ہوتی ہے۔ سینہ کے مادے سخت ہوں تو سہولت اخراج کے لئے ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ سخت چیز کا اخراج مشکل ہوتا ہے۔ یہ زیادہ طاقت ورشئے کی محتاج ہوتی ہے۔ اس میں شدید کھانسی سے ہیجان پیدا ہو اور بیحد خشک اور زیادہ بھی ہو تو شدت سعال سے رگوں کا پھٹ جانا یقینی ہے۔ لہذا اخلط کو رقیق کریں، تھوڑی لطافت پیدا کریں تاکہ اخراج آسان ہو سکے۔

پھیپھڑے کی تمام رگیں ایک ہی جڑ تک پہونچتی ہیں۔ اور وہ ہے قلب کی تجویف ایسر۔

(جالینوس)

اسی لحاظ سے ضیق تنفس میں سب سے پہلے بائیں پہلو کی فصد کھولی جاتی ہے کیونکہ دل کی اسی تجویف سے شریانیں نکلتی ہیں اور اسی سے قلب کو ہوا کے ذریعہ راحت پہونچتی ہے۔ اس پہلو میں خون ہلکا ہو جائے گا تو جگر کشادہ ہو جائے گا اور انبساطی حرکت زیادہ سے زیادہ آسان ہو جائے گی۔ قلب کی داہنی تجویف اس خون کے لئے خاص ہے جو جگر سے دل کی جانب سے آتا ہے۔ اسی لئے خفقان قلب اور امتلاء دموی میں اس جانب کی فصد کھولنا اولیٰ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ضیق النفس کی ایک قسم سر سے سینہ کی جانب اترنے والے دائمی نزلوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ادویہ موصوفہ جن کے اندر ریخ اور افیون ہوتی ہے کے ذریعہ نزلوں کو روک دیا جائے۔ سب سے عمدہ دوا گل ارمنی ہے کیونکہ یہ نزلوں کو قطعی طور پر روک دیتی ہے۔

پھیپھڑے کے اندر کوئی چیز نکل جانے کے محتاج ہو تو ایسی صورت میں کھانسی مفید ہے۔ اسے حسب ضرورت پیدا کریں۔ طبیخ زوفا اخراج کو آسان کرتی اور شکم کو چلا دیتی ہے۔ انجیر سفید ۵.۷ اگرام، زوفائے خشک ۵.۷ اگرام، منقی ۵.۷ اگرام، بیخ سوسن ۵.۷ اگرام، بیخ کرفس ۵.۷ اگرام، کشنیز بٹر، ۵.۷ اگرام بسانج ۵.۷ اگرام، تربد مقشر ۵.۷ اگرام، جوش دیں۔ پانی ایک چوتھائی رہ جائے تو چھان کر نوش کریں۔

بلا بخار سینہ کے مزمن دردوں میں حلبہ فربہ کھجور کے ساتھ جوش دیں اور اس میں زیادہ شہد شامل کریں اور انگاروں پر گاڑھا کریں۔ حتی کہ اعتدال کے ساتھ گاڑھاپن آجائے۔ کھانے سے بہت پہلے استعمال کریں۔ (جالینوس)

ربو کی کچھ قسمیں سینہ کے اندر محبوس ریاح سے ابھرتی ہیں جو سینہ کے اندر نفخ پیدا کر دیتی ہیں۔ ان کا علاج ان ادویات سے کریں جو مفتح سدد ہوتی ہیں۔ شبث، بابونہ، مرزنجوش، جوش دے کر اس کے ذریعہ سینہ اور پہلوؤں کی تکمید کریں، پہلوؤں پر روغن ناردیں، روغن غار، روغن سداب اور گرم روغنیات کی تمریخ کریں۔ شخذنایا(۱) اور امروسیا(۲) پلائیں۔ قئے کرائیں اور ۵. ۳ گرام سکنجبین یا جاؤ شیر پلائیں۔

## ربو رطوبی کے لئے:

فلفل سفید ۴۰۰ گرام، نانخواہ ۱۰۵ اگرام، فودنج ۱۰۵ اگرام، بیخ کرفس ۳۵ گرام، حاشا ۳۵ گرام۔ شہد میں گوندھ کر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:

۴۰۵ گرام ہمراہ ماء العسل نوش کریں۔

## سینہ کے اندر محبوس ریاح سے پیدا شدہ ربو کے لئے:

جند بیدستر یک جزء اشق یک جزء باہم ملا کر ۷۵. اگرام ہمراہ ماء العسل پلائیں۔

## دیگر:

حبق، حاشا، ایرسا، فلفل سفید، انیسون، ہم وزن شہد میں گوندھ کر مریض کو ۷۵. اگرام ہمراہ ماء

(۱) غالباً سجرنیا، بمعنی دواء حاد۔ (۲) ارمراض کبد میں مفید ایک معجون ہے۔

العسل پلائیں۔

## قے آور، مخرج فضول اور مسکن ربو، بے نظیر دوا:

خردل ۵. ۳ گرام، نمک ۵. ۳ گرام، بورہ ارمنی نصف، نطرون ۵۰۰ ملی گرام۔ مقدار خوراک ۵. ۳ گرام ہمراہ آب تازہ و شہد ۵۰۱ گرام۔ شہد ۵ ۳ گرام ہونی چاہئے۔ ربو کے ساتھ غلظت کبد بھی ہو تو دواؤں کے اندر غافث، افسنتین، فوہ اور زراوند وغیرہ شامل کریں پھیپھڑے اور سینہ کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ربو عارض ہو تو انبساط پر اکتفانہ کریں اس کے لئے تنفس کا تدراک کریں۔ جیسا کہ چھوٹے معدہ میں حالت ہوا کرتی ہے۔ (اھرن)

## بلغم غلیظ کے لئے:

اسقولو قندریون ۵. ۳ گرام نوش کریں۔ ملطف اور مخرج بلغم ہے۔ اس باب میں عجیب الاثر ہے۔

پھیپھڑے کی شدت یبوست و حرارت سے پیدا شدہ ربو کے لئے جس میں اخراج نہ ہو رہا ہو تو گدھی اور بکری کا دودھ استعمال کریں۔ بتدریج تین ہفتے۔ (طبری)

ضیق تنفس کے ساتھ سینہ میں حرارت بھی ہو تو مبرد ملین مرھم اور قروطیوں کو استعمال کریں۔ مثلاً روغن بنفشہ، لعاب رجلہ اور اسپغول وغیرہ سے تیار کردہ قیروطیاں۔ غالب برودت بھی ساتھ ہو تو گرم روغنیات اور صمغیات مثلاً روغن نرگس، روغن سوسن، بابونہ و ناخونہ وغیرہ استعمال کریں۔

ضعف عضلات تنفس جس میں مریض ایستادہ ہوئے بغیر سانس نہیں لے سکتا۔ روغن سوسن مفید ہے۔ (اھرن)

یہ سوء تنفس کی ایک ایسی قسم ہے جو فقط ضعف عضلات سے لاحق ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ سرخی ہوگی نہ کھانسی، صرف سانس میں تنگی ہوگی۔ ضیق النفس کبھی یبوست کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ اس میں جسم کمزور اور سخت ہوتا ہے۔ مقدم تدبر سے بھی اس کا پتہ چل سکتا ہے۔ گرم پانی سے علاج کریں۔ پیہ بط اور روغن کدو کے ذریعہ تمریخ کریں۔ دودھ اور پانی ہم وزن میں تھوڑا بنفشہ اور فانیذ جوش دے کر پلائیں، مفید ہوگا۔ شدید حرارت سے ضیق تنفس عارض ہو عرق کاسنی، عنب الثعلب، سکر اور بنفشہ سے علاج کریں۔ رطوبت غلیظہ سے پیدا شدہ تنگ تنفس میں شحد نایا اور عرق

سداب دیں۔ رطوبت غلیظہ کا اخراج مطلوب ہو تو حلبہ اور منقی بارش کے پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ منقی ۲۰ گرام، حلبہ مغسولہ ۲۰ گرام بارش کے ایک کوزے (تقریباً ۱۰۰ ملی لٹر) پانی میں خوب اچھی طرح جوش دے کر صاف کریں اور صبح وشام روزانہ نیم گرم استعمال کریں۔ نفث الدم کی کسی قسم سے قصبۃ الریہ کے اندر انجماد خون سے کبھی نہایت شدید قسم کا ضیق تنفس ابھر آتا ہے۔ اس کے لئے کچھ ایسی چیزیں دیں جو خون کو پگھلادیں۔ یہ ملطف ہوتی ہیں۔ اخراج خون تک قابض ادویہ سے پرہیز کریں۔ سینہ تنگ اور پھیپھڑا چھوٹا ہو تو آدمی طبعی طور پر مبتلائے ضیق التنفس ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ربو جو انتصاب نفس کا نام ہے کا علاج یہ ہے کہ لیسدار کیموس کو لطیف بنادیا جائے، اس کے لئے ایسی دوائیں استعمال کریں جو خلط لزج (لیسدار) کو رقیق کردیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مریض کو سرکۂ عنصل، سکنجبین عنصلی ایارج فیقرا، مسلسل اسہال، طاقتور دواؤں اور مولی کے ذریعہ قئے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دواؤں میں زراوند مدحرج، قنطوریون کبیر، تخم فودنج، زوفاء اور شونیز استعمال کی جاتی ہیں۔ فصد کی ضرورت ہو تو ان دواؤں کے استعمال سے پہلے فصد کھولیں۔ سینہ کو حرکت دیں، مرقق وملطف ادویہ مثلاً روغن سداب، روغن شبث وغیرہ سے تمریخ کریں۔ روغنیات میں حسب ذیل نسخہ شامل کریں۔

## نسخہ:

انیسون، دردی شراب سوختہ، کلی نورۃ اذخر، زرنیخ، بورہ، روغن میں شامل کریں اور سینہ سے متصل اعضاء پر مالش کریں۔ وہ ضماد بھی مستعمل ہے جو مائی قسم کے فضلات کو جذب کرلیتے ہیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے استسقاء کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ کبھی شربت عسل کے ساتھ بورہ بطور مشروب استعمال کرتے ہیں۔

## دیگر:

بورہ ۵.۲۴ گرام، فلفل ۵.۳ گرام۔ بیخ انجدان ۲۱ گرام۔

### مقدار خوراک:

ایک چمچہ (۹ گرام) ہمراہ آب تازہ۔

## ربو کے مریضوں کے لئے قئے کی دوا:

خردل ۵.۳ گرام، بورہ ۵.۲۲ گرام، عصارۂ قثاء الحمار ۵.۷۵ ملی گرام۔ اسی وزن کے برابر

روغن بادام۔ بکثرت فضلات کا اخراج ہوگا اور کسی تکلیف کے بغیر جسم کا تنقیہ ہو جائے گا۔ شدت ربو میں اگر اختناقی کیفیت پیدا ہو جائے تو ۱۴ گرام بورہ، پانی اور شہد ۷۵ گرام اور حرف ۷ گرام کے ہمراہ فوری افاقہ ہوگا۔ یہ عرق النساء میں بھی مفید ہے۔ (بولس)

کثرت بول پیدا کرنے والی ہر چیز سینہ کی محتاج تنقیہ غلظت کے لیے خراب ہے کیونکہ اس سے رقیق بلغم تو نکل جائے گا لیکن سینے کے اندر باقی رہ جائے گا۔ ایسی صورت میں مرطوب رقیق غذائیں استعمال کریں۔ (اسکندر)

## حرارت کی موجودگی میں ربو کا علاج:

دودھ کے ساتھ پودینہ پکا کر پلائیں۔ مریض بچہ ہے اور بلغم خارج نہیں کر سکتا تو پودینہ ماں کے دودھ کے ساتھ پکا کر حلق میں ٹپکائیں یا دودھ میں عرق بادیان شامل کر کے پکائیں اور بچے کو پلائیں (ابن ماسویہ)

## ربو کا سب سے اعلیٰ علاج:

زراوند مدحرج، اور تخم پودینہ۔ (اریباسیوس)

بحت الصوت (گلا بیٹھنا) کی عدم موجودگی میں بلغم کا اخراج مشکل سے ہو رہا ہو تو اس کی وجہ یبوست ہوتی ہے۔ اور بحت الصوت کی موجودگی میں یہ کیفیت رطوبت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (لجلاج)

خربق سفید، پودینہ کوہی، تخم انجرہ، فلفل بقدر قلیل گوندھ کر گولیاں بنالیں اور مریض کو دیں۔ (ابن ماسویہ)

آدمی کو متواتر تنفس کی شکایت ہو اور وہ کیفیت معلوم ہو جو حالت نزع میں ہوتی ہے تو یہ ربو کی بیماری ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں لطافت پیدا کرنے والی تدبیر اور پھیپھڑے سے غلیظ خلط کا اخراج کرنے والی شئے موزوں ہوتی ہے۔ پھیپھڑے کو معتدل طور پر گرمی پہونچائیں۔ اس کے لئے ریاضت، دلک (مالش) اور دواؤں سے کام لیں۔ مالش رومال کے ذریعہ کریں تیل کے قریب بھی نہ جائیں۔ الا یہ کہ دلک سے تکان کی کیفیت پیدا ہو گئی ہو۔ ریاضت سست ہونی چاہیئے۔ آخر میں تیز کریں۔ حمام سے روک دیں خاص کر موسم سرما میں۔ تمام مرطب اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ پختہ گرم روٹی جس کے اوپر انیسون، شونیز، زیرہ، اور (۱) طریخ عتیق چھڑک دی گئی ہو مفید ہے۔ سبزیوں میں رشاد، مولی،

---

(۱) بالشت کے برابر چھوٹی مچھلی، آذر بائجان میں پائی جاتی ہے۔ پرانی کو پینے سے قے آتی ہے۔

صعتر، انیسون، نعناع، چقندر، اور خردل مفید ہے، خرگوشت، ہرن اور بارہ سنگھوں کے گوشت بھی مفید ہیں کیونکہ خشک ہوتے ہیں، لومڑیوں کے گوشت خاص طور پر مفید ہیں۔

موٹا اور نفخ پیدا کرنے والا اناج مضر ہے کیونکہ اس سے ضیق تنفس پیدا ہوتا ہے۔ شراب ریحانی پرانی اور ماء العسل استعمال کریں۔ شراب ہر قسم کی کم استعمال کریں۔ ٹھنڈی شراب استعمال نہ کریں۔ کھانے کے بعد شراب نہ پیئیں۔ یکبارگی بھی نہ پیئیں بلکہ ممکن حد تک مؤخر کریں اور تھوڑا تھوڑا پیئیں، کم سوئیں کیونکہ زیادہ سونے سے مریض تو کجا تندرستوں کو ضیق تنفس ہو جاتا ہے۔ کھانے کے بعد اور دن میں نہ سوئیں۔ الا یہ کہ دن میں نہ سونے سے کمزوری اور حرارت اور تکان لاحق ہو جاتی ہو۔ ایسی صورت میں دن کے اندر تھوڑا سو لیں۔ روزانہ ایک یا دو دست غذاؤں یا ملین اشیاء کے ذریعہ آجانا چاہئے۔ بڈھے مرغ کا شوربا، مغز قرطم، لبلاب، چقندر، کبر نمکین، طریخ عتیق موزوں ہے۔ کھانے سے قبل استعمال کریں۔

ماء الشعیر میں تھوڑی فربیون ملا کر پلائیں یہ بیحد مفید ہے۔ افتیمون کی بیحد تعریف کی گئی ہے۔ ۷ گرام طلاء (۱) کے ساتھ پلائیں۔ یہ تدبیر تلیین طبع کے لئے کافی ہیں، سینہ پر روغن سوسن، روغن غار، روغن شبث، سداب اور خوشبودار گرم روغنیات کی تمریخ (مالش کر کے نرم کرنا) کریں۔ ان روغنوں کے ساتھ تھوڑی موم بھی حل کر لیں۔ تاکہ وہ سرعت سے تحلیل نہ ہو سکیں۔ روزانہ ڈھائی گرام زراوند مدحرج عرق سداب تر میں ساڑھے تین گرام کے برابر گولی بنا کر پلائیں۔ سرکہ میں تخم قریص بھگو دیں اور یہ سرکہ پلائیں۔ ۷ گرام رشاد، روغن بادام شیریں کے ساتھ پلائیں۔ شروع میں قنطوریون غلیظ پلائیں۔ اور آخر میں قنطوریون رقیق دیں۔ یہ بیحد مفید ہے۔ اسے شہد میں گولی بنا کر دیں نہایت عمدہ ہے۔ اس سے بھی زیادہ مفید حسب ذیل جوشاندہ ہے:

## جوشاندہ:

زوفائے خشک، فراسیون، اصل السوس، ایرسا، کمازریوس، جعدہ، حاشا، فوذنج، اسپر روغن بادام تلخ یا روغن حب صنوبر ٹپکا کر پلائیں۔ حب الفار، عنصل، بناست، (صمغ بطم) اور عاقرقرحا، موزوں ہیں۔ جاؤشیر، سب سے زیادہ مؤثر ہے، مگر احتیاط سے دی جائے۔ کیونکہ اعصاب کو متاثر کر دیتی ہے۔ ایک دوا سے دوسری دوا کی جانب منتقل ہوتے رہیں تاکہ طبیعت کسی ایک دوا کی عادی نہ ہو سکے۔ زیادہ مؤثر دوا ہاتھ لگ جائے تو اسے پابندی سے استعمال کریں۔ ربو میں سب سے بہتر نمک،

---

(۱) پکایا ہوا عصارۂ انگور۔ عجم میں اسے میفختج کہتے ہیں۔

مولی اور سکنجبین عنصلی کے ذریعہ بالخصوص غذا کے بعد قے کرا دینا ہے۔ خربق پر انحصار کریں تو یہ اور زیادہ مؤثر ہے۔ بایں ہمہ یہ ناپسندیدہ بھی نہیں ہے۔ نیز سینہ کے امراض میں اس سے کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ چاہیں تو خربق کو مولی میں گڑو کر سکنجبین کے اندر بھگو دیں، اس کے بعد مولی کھالیں۔ اس میں کوئی اندیشہ نہیں رہتا۔

مریض سینہ کا کمزور ہو تو قے کرانا قطعاترک کردیں، اس کی جگہ قثاء الحمار، فراسیون، غاریقون اور افیتمون کے ذریعہ مسلسل اسہال لائیں۔ اسہال کے ساتھ یہ دوائیں بالخاصہ مفید ہیں لہذا مہینہ میں چار بار استعمال کریں۔ میں نے اس کے ذریعہ ایک کثیر مخلوق کو صحتیاب کیا ہے۔ یہ مہیانہ ہو تو قنطوریون اور حنظل وغیرہ کے ذریعہ حقنہ استعمال کریں۔

## ربو کے لئے عمدہ سفوف:

رشاد ۵۰اگرام، سمسم (تل) ۵ء۷ گرام، قریص ۵ء۳ گرام، زوفائے خشک ۵ء۳ گرام، فانیذ ۵ء۳ گرام۔

## منقی صدر گولی کا نسخہ:

غاریقون ۳، اصل السوس مقشر ساڑھے تین گرام، فراسیون ساڑھے تین گرام، تربد ۵، ایارج ۴، شحم حنظل ۲، عنزروت ۲، مُر ساڑھے تین گرام، میختج کے ساتھ گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:

۷ گرام ہمراہ آب نیم گرم۔

بخار نہ ہو تو لعوق حلبہ اور انجیر بیحد مفید ہے۔ ربو کے ساتھ بخار بھی ہو تو علاج بیحد دشوار ہے۔ ضرورت ہوتی ہے کہ حرارت کی مقدار میں نرمی برتی جائے۔

اس بیماری میں باری طویل ہونے سے گھبرائیں نہیں کہ اس میں باری طویل ہوتی ہی ہے۔

## ربو اور پرانی کھانسی کیلئے بخور کا نسخہ:

زرنیخ، کبریت، ہم وزن پیہ گردہ میں گوندھ کر ایک قیف کے ذریعہ بخور (دھونی) دیں۔

## مذکورہ بیماری اور سل کیلئے دیگر نسخہ:

پھیپھڑے کو خشک کرتا ہے۔ مُر، سلیخہ، زعفران ہم وزن، شراب میں گوندھیں اور ساڑھے تین

گرام لے کر بخور دیں۔

## دیگر سعال مزمن کے لئے:

اس سے تنفس میں فوری کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ زرنیخ زرد زراوند طویل پیس کر گائے کے گھی میں گوندھیں اور گولیاں بنالیں۔ ساڑھے تین گرام کی مقدار لے کر دھونی دیں۔ عجیب الاثر ہے۔ روزانہ تین بار دس دن تک یا اس کے لگ بھگ صبر سقوطری کے ذریعہ دھونی دیں۔ یا دھونی کے لئے لبنی سائلہ، بارزد، اور زرنیخ استعمال کریں۔ یہ سب عمدہ ہیں۔ (ابن سرابیون)

## حب منقی خصوصیت سے آلہ تنفس کے لئے:

غاریقون ۳، ایرسا ۱، فراسیون، تربد ۳، ایارج فیقرا ۴، شحم حنظل ۲، انزروت ۲۔ مقدار خوراک ۷ گرام سے ۱۰ گرام تک (حنین) مدر بول ادویات سینہ کے مادہ کو خارج کرنے کے لئے موزوں نہیں ہے کیونکہ یہ اس سے بھی زیادہ گرم ہوتی ہیں۔ لہذا ہمیشہ خشکی پیدا کریں گی۔ ان دواؤں کو قاطع ہونا چاہئے۔ اور وہ بھی اس حد تک گرم نہ ہوں کہ شدید خشکی پیدا کریں۔ نیز انہیں مرطب چٹنیوں اور مشروبات کے ساتھ استعمال کرنا لازم ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے پھیپھڑے کے امراض پر جہاں الاعضاء الآلمہ میں لکھا ہے وہاں یہ لکھا ہے کہ ربو جو تھوڑا تھوڑا کر کے شروع ہوتا ہے اور پھر مریض کو گرفت میں لے لیتا ہے سوء مزاج بارد کا نتیجہ ہوتا ہے اور ایک زمانہ کے بعد پھیپھڑے کو رطوبتوں سے پُر کر دیتا ہے۔ یہ کیفیت زیادہ تر بوڑھوں کو پیش ہوتی ہے۔ اس کا علاج ممکن حد تک سینہ کو گرمی پہونچانا ہے۔ ضرورت پر خردل اور انجرہ کا گرم ضماد بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نیز علک، مر، اور جاؤشیر سے بنی ہوئی گولیاں رات کو منہ میں رکھی جاسکتی ہیں۔ (مؤلف)

## ربو کے لئے ایک عمدہ دوا:

خردل انجیر کے ساتھ کوٹ کر گولیاں بنالیں اور استعمال کریں۔ یہ انتہائی علاج ہے۔

## ملطف تدبیر:

مسلسل لطافت پیدا کرنے والی تدبیر سے ربو کا ازالہ ہو جاتا ہے۔(مؤلف)

ربو اور بہت زیادہ مرطوب کھانسی کے مادہ کو توڑنے کے لئے اس سے زیادہ مؤثر تدبیر اور کوئی نظر نہیں آئی کہ مریض کو قے کرائی جائے اور اسے ہدایت کی جائے کہ باآواز بلند طویل قراءت کرے ۔اس سے بلغم کا بیحد اخراج ہوتا ہے۔(مؤلف)

پرسیاؤشاں سینہ سے لیسدار غلیظ اخلاط کا اخراج بزور کر دیتی ہے۔ یہی اثر بادام تلخ کا بھی ہے۔ زراوند مدحرج کی بھی یہی شان ہے۔(جالینوس)

قیاس آرائی میں یہ بات آچکی ہو کہ مادہ زیادہ ہے اس کی وجہ سے اخراج رکا ہوا ہے تو ایسی حالت میں دواء مسہل کے ذریعہ جسم کا استفراغ کریں۔(جالینوس)

مخرج بلغم لعوقوں کے اندر راسن شامل کر دی جائے تو اس کا عمدہ اثر ہوتا ہے۔(جالینوس)

جاشا بلغم کے اخراج میں سہولت پیدا کرتی ہے۔ پودینہ نہری خلط سینہ کے باعث پیدا شدہ ضیق النفس میں مفید ہے۔ پودینہ کوہی اس سے بھی زیادہ طاقتور اور بیحد مفید ہے۔ حرف اور خردل ربو کے لئے عمدہ ہیں۔ قنطوریوں کبیر کی جڑ ضیق النفس اور پرانی کھانسی میں مفید ہے۔ شونیز ربو کے لئے عمدہ ہے۔ زفت رطب ربو کے لئے بیحد عمدہ ہے۔ قضم قریش اخراج بلغم میں معاون ہے۔ فراسیون اخراج کے ذریعہ سینہ کو صاف کر دیتی ہے۔ زراوند سے اخراج میں سہولت ہوتی ہے۔ بایں ہمہ نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔

ساسالیوس انتصاب النفس میں مفید ہے۔ مُر ربو اور پرانی کھانسی کے لئے عمدہ ہے۔ ربو کے لئے سب سے زیادہ مفید دوا سقولو قندریون ہے۔ رئۃ الثعلب (لومڑی کا پھیپھڑا) خشک کر کے پینا ربو میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس)

رئۃ الثعلب تر کو نصف وزن راکھ کے ساتھ کوٹ کر دھوپ میں خشک کرلیں۔ پھر شہد کے ساتھ گوندھ کر محفوظ کرلیں۔ روزانہ ۱۸ گرام ۱۰۸۰ ملی لیٹر خالص شراب کے ساتھ استعمال کریں۔ نہایت عجیب الأثر ہے۔ چار دن استعمال کریں۔(اطہورسقس)

ایرسا اخراج میں بیحد سہولت پیدا کرتی ہے۔ سینہ کی غلیظ رطوبتوں میں لطافت پیدا کرتی ہے۔ قردمانا سینہ کی غلیظ رطوبتوں کے لئے عمدہ ہے۔ حب بلساں ربو اور ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔ ربو اور ضیق النفس کے لئے مُر کا مشروب بقدر نصف گرام استعمال کیا جاتا ہے۔ حب الغار ربو اور ضیق

النفس کے لئے عمدہ ہے۔انجیر ربو کے لئے عمدہ ہے۔

مولی ربو اور ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔ کراث شامی سینہ کے غلیظ اخلاط کا اخراج کرتی ہے۔ فلفل کو لعوقوں میں شامل کرنے سے خلط غلیظ کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ سعال مزمن میں مفید ہے۔ عنصل، ربو، سعال مزمن، اور سینہ کے کھردرے پن میں عمدہ ہے۔ قرحہ شکم ہو تو اس سے اجتناب کریں۔ غاریقون ربو میں مفید ہے۔ زراوند مدحرج ربو کے لئے عمدہ ہے۔ قنطوریون کبیر ربو سعال مزمن اور نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔(دیاسقوریدوس)

نفث الدم کے ہمراہ ربو ہو تو یہ مفید ہے۔(مؤلف)

ماء العسل کے ساتھ زوفا ربو، سعال مزمن اور عسر تنفس میں مفید ہے۔ پودینہ ربو اور ضیق النفس کے عمدہ ہے۔ حاشا ربو اور ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔ ساسالیوس سعال مزمن کی شافی دوا ہے اور عسر تنفس میں بیحد مفید ہے۔ عسر تنفس جس میں مریض کھڑے ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے، کے لئے زیرہ سرکہ میں ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ نطرون کے ساتھ شونیز استعمال کرنے سے عسر تنفس جس میں مریض کھڑے ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے، کو تسکین ہوتی ہے۔ سکبینج درد سینہ اور سعال مزمن کیلئے عمدہ ہے۔ یہ سینہ کے غلیظ فضلات کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ قنہ سعال مزمن، عسر تنفس اور ربو میں مستعمل ہے۔(دیاسقوریدوس)

جس مریض کے سینہ میں بخار کے بغیر مزمن درد ہو اس کے لئے حلبہ، فربہ کھجور، کے ساتھ پکا کر اس کا شیرج (عصارہ) لے لیں اور ہم وزن شہد کے ساتھ ملا کر آگ پر اس قدر پکائیں کہ معتدل طور پر گاڑھا ہو جائے۔ اس گاڑھے عصارہ کو کھانے سے بہت پہلے استعمال کریں۔(جالینوس)

حلبہ سینہ کو صاف کرتی ہے۔(خوز)

زیرہ سرکہ کے ساتھ پینا ربو میں مفید ہے۔(ابن ماسویہ)

گرم پانی پینا ربو اور سعال میں عمدہ ہے(سندھشار)

## میرے اپنے تجربہ کے مطابق معجون قنہ کا نسخہ:

زوفا، قردمانا، ایرسا، تخم انجرہ، غاریقون، افیتمون وزن سب کے وزن کے برابر شہد میں معجون بنائیں۔ مقدار خوراک ہفتہ وار، ۱۸ گرام۔ حتی کہ درد کا ازالہ ہو جائے۔ عجیب الاثر ہے۔ روزانہ ساڑھے تین گرام ماء العسل کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔(مؤلف)

## امراض سینہ کے علاج کے لئے عمدہ مرکب:

کف دریا، مر، نطرون، روغن بلساں، فربیون، میعہ سائلہ، ہم وزن (۳۳-۳۳ گرام) یکجا کر کے سینہ کی تمریخ کریں۔ یہ حسب ذیل بیماریوں کے لئے مفید ہے:

۱۔ قصبۃ الریہ کی تنگی، جس کی وجہ سے ہوا جلد داخل نہ ہوتی ہو اور ہوا داخل کرتے وقت صاف طور پر گہری سانس لینا پڑتا ہو۔

۲۔ سینہ میں بخار کے ساتھ پھوڑا ہو تو ٹھنڈک کی موجودگی میں شدید ثقل محسوس ہوتا ہو۔

۳۔ قصبۃ الریہ میں پھوڑے کے ساتھ اخراج بلغم بھی موجود ہو اور کھانسی کی تحریک ہو۔ اخراج سے سکون محسوس ہوتا ہو۔

۴۔ سینہ میں پھوڑا ہو اور دبانے پر درد محسوس ہوتا ہو۔

۵۔ پھیپھڑے کے ارد گرد اخلاط موجود ہونے سے ایک مدت کے بعد اخراج ہوتا ہو۔ ثقل محسوس ہوتا ہے۔ پہلو بدلنے پر انتصاب النفس پیدا ہو جاتا ہو۔ (جالینوس)

افیتمون کی طرح اقحوان خشک حالت میں بغیر پھول کے استعمال کرنا ربو میں مفید ہے۔

اطہور سقس کے مطابق انسان کا پرانا پیشاب سانس کی تنگی اور انتصاب النفس میں مفید ہے۔ (جالینوس)

تخم انجرہ کوٹ کر شہد کے ساتھ چاٹنے سے عسر تنفس جس میں مریض انتصاب (سینہ پھلانے) کے لئے مجبور ہو جاتا ہے، رک جاتا ہے، یہ فضلات سینہ کا اخراج کر دیتا ہے۔ برگ انجرہ ماء الشعیر کے ساتھ پکا کر استعمال کرنے سے سینہ کے اخلاط غلیظ کا اخراج ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

تخم انجرہ کا مشروب سینہ اور پھیپھڑے سے اخلاط غلیظہ کا اخراج کرتا ہے۔ (جالینوس)

انجرہ سینہ اور پھیپھڑے سے غلیظ رطوبتوں کے اخراج میں معاون ہے۔ (اریباسیوس)

ربو میں برگ ارغوان ۹ گرام میفختج کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اشقیل ۳ عدد۔ شہد کے ساتھ استعمال سے ربو میں فائدہ ہوتا ہے۔ کچا یا بھون کر کھانا بھی مفید ہے۔ ابالے ہوئے کا بھی یہی اثر ہے۔ شہد کے ساتھ چاٹتے ہیں۔ (دیاسقوریدوس)

ربو میں مفید ہوتا ہے اشقیل کا خاصہ ہے۔ اشق شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے یا ماء الشعیر کے ساتھ چاٹنے سے ربو عسر تنفس جس میں مریض سینہ کھڑا کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور سینہ کی

رطوبت میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

روغن بلساں چونکہ فضلات کو پختہ کردیتا ہے اس لئے عسر تنفس کو موافق ہے۔ حب بلساں کا مشروب انتصاب النفس میں مفید ہے۔ نابالغ بچوں کا پیشاب چاٹنا عسر تنفس کے لئے موافق ہے۔
(دیاسقوریدوس)

ضیق النفس میں بچوں کا پیشاب مجرب ہے۔ مگر اس کا فائدہ دیگر مفید ادویہ کے مقابلہ میں زیادہ نہیں ہے۔ (دیاسقوردیدوس وجالینوس)

باقلی سینہ اور پھیپھڑے کے اخلاط کے اخراج میں مددگار ہے۔ (دیاسقوریدوس)

بلبوس (بصل الزیر) ایک بار ابال کر استعمال کرنا سینہ سے تھوڑے اخراج مادہ کی ضرورت کو پورا کردیتا ہے۔ دوبار ابالنے سے اثر کم ہوجاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس وجالینوس)

پرسیاوشاں کا جوشاندہ سینہ اور پھیپھڑے سے لیسدار اخلاط غلیظ کے اخراج میں معاون ہے۔ باب التولنج جیسا کہ تذکرہ ہو چکا ہے پرانے مرغ کا شوربہ بسفائج اور قرطم کے ساتھ استعمال کرنے سے ربو میں بیحد نفع ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے ذریعہ بار بار اسہال لایا جائے۔ (دیاسقوریدوس)

یا ابن ماسویہ کے مطابق اسے پکایا جائے۔ کراث ربو میں بیحد عمدہ ہے۔ زراوند مدحرج کا مشروب مفید ہے۔ انجیر، شہد اور سداب کے ساتھ زوفا کا جوشاندہ ربو اور انتصاب النفس میں نافع ہے۔ (دیاسقوریدوس)

کسی مریض کے سینہ سے پیپ کے اخراج کی ضرورت ہو تو زرنخ ماءالعسل کے ساتھ پلاتے ہیں۔ کبھی اسے راتینج میں گولیاں بنالیتے ہیں جو ربو میں بیحد مفید ہوتی ہیں، (دیاسقوریدوس)

بیماری کو پختہ کرنا چاہیں تو سینہ اور پھیپھڑے سے اخراج مادہ کے لئے گھی کا استعمال بیحد مفید ہے۔ تنہا چاٹنے سے بیماری زیادہ پختہ ہوتی ہے۔ مگر شہد اور بادام تلخ کے ساتھ چاٹنے سے اثر کم ہوجاتا ہے۔ بایں ہمہ اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ صمغ حبہ خضراء شہد کے ساتھ ملا کر چاٹنا سینہ سے اخراج کے لئے موافق ہو۔ حلبہ کا جوشاندہ انجیر کے عصارہ کے ساتھ گاڑھا کرلیا جائے تو سینہ سے اخراج بلغم کے لئے بیحد مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

چٹنیوں میں حرف شامل کردیا جائے اور چاٹا جائے تو سینہ سے فضلات کا اخراج کردیتا ہے۔
(ابن ماسویہ)

ربو کی ادویات میں حرف شامل کرتے ہیں کیونکہ خردل کی طرح یہ بھی اخلاط غلیظ کا ازالہ کردیتی ہے۔ (دیاسقوریدوس وجالینوس)

حرف سینہ کے مادوں کے لئے جالی اور پھیپھڑے سے لیسدار خلط کا اخراج کر دیتی ہے۔
(جالینوس)

شہد کے ساتھ حاشا کا جوشاندہ اس عسر تنفس میں مفید ہے جس میں مریض سانس لینے کے لئے سینہ پھلانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سینہ اور پھیپھڑے سے اخراج میں حاشا معاون ہے (دیاسقوریدوس و جالینوس)

پھیپھڑے کی جانب انصباب نزلہ کے باعث بار بار پیش آنے والے عسر تنفس میں گل ارمنی مفید ہے۔ (جالینوس)

تخم کتاں شہد کے ساتھ ملا کر چاٹنے سے سینہ کے فضلات خارج ہو جاتے ہیں اور کھانسی میں تسکین ہوتی ہے۔ آرد کرسنہ شہد کے ساتھ سینہ سے اخراج مادہ میں معاون ہے۔ (جالینوس)

کبریت کی دھونی ربو میں مفید ہے۔ بیضہ کے ساتھ اسے چاٹا جائے تو سینہ کی پیپ کا سرعت اخراج کر دیتی ہے (جالینوس)

زیرہ کو سرکہ میں ملا کر عسر انصباب میں استعمال کرنا مفید ہے۔ تخم کرفس مسمی بہ سمرنیون عسر تنفس میں مفید ہے۔ کراث شامی ماء الشعیر کے ساتھ پکا کر پینے سے سینہ کی رطوبتوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

ماء الشعیر کے ساتھ اس کا جوشاندہ سینہ کے اندر پیدا ہونے والے غلیظ بلغم کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن بادام تلخ ربو میں مفید ہے۔ بادام تلخ سینہ اور پھیپھڑے سے اخلاط غلیظہ کو خارج کرتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

بارتنگ ربو کے مریضوں کو کھانا موزوں ہے (جالینوس)

بیخ لوف الحیہ انصباب النفس میں مفید ہے (دیاسقوریدوس)

اسے بھون کر شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے سینہ کی مزمن رطوبت کا اخراج بہ آسانی ہوتا ہے۔ مر کو کوٹ کر اور شہد کے ساتھ گوندھ کر استعمال کرنے سے ایسی حالت میں نفع ہوتا ہے جب کہ مواد کا انصباب سینہ پر ہوتا ہو۔ (دیاسقوریدوس)

انصباب النفس میں باقلہ کے برابر مُر استعمال کریں۔ (دیاسقوریدوس)

ساھناہ ایک معروف دوا ہے جو ربو اور عسر تنفس کے لئے مفید ہے (دیاسقوریدوس)

ربو میں سندروس کھلائی جاتی ہے۔(دیاسقوریدوس)

عصارۂ سفر جل (بہی) ربو میں مفید ہے۔ بیخ سوسن آسمانجونی، اخلاط کے اخراج میں معاون ہے۔جوزالسر تازہ کوٹ کر شراب کے ساتھ استعمال کرنا ربو میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس)

سکبینج سینہ کے غلیظ فضلات کاازالہ کردیتی ہے۔ ساسالیوس کا تخم اور جڑ دونوں انتصاب النفس میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس)

بیخ ساسالیوس اقریطشی شہد کے ساتھ بطور لعوق استعمال کرنے سے سینہ کے فضلات نہایت تیزی سے خارج ہو جاتے ہیں۔(دیاسقوریدوس)

ساسالیوس انتصاب النفس میں مفید ہے اور سعلہ کی دھونی ربو میں مفید ہے۔ سعد ربو میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس)

سداب تازہ اور سویا خشک کاجوشاندہ درد سینہ اور عسر تنفس کے لئے عمدہ ہے۔(بولس)

عناب ربو میں مفید ہے(دیاسقوریدوس)

مولی ابال کر کھانا ربو اور سینہ کے اخلاط غلیظ کے لئے عمدہ ہے۔ بیخ فاشرا شہد کے ساتھ ملا کر لعوق تیار کرتے ہیں۔ یہ ربو میں مفید ہے فراسیون اخراج مادہ کے ذریعہ سینہ اور پھیپھڑے کا تنقیہ کردیتی ہے۔(دیاسقوریدوس)

بیخ نبات، بخور مریم ربو کے مریضوں کا شافی علاج ہے۔پودینہ کا جوشاندہ ربو میں مفید ہے۔ پودینہ کھانسی لاکر پھیپھڑے اور سینہ سے اخلاط غلیظ کو خارج کردیتا ہے۔ عصارۂ پودینہ ضیق النفس میں صحت بخش ہے۔(جالینوس)

قیسوم کا مشروب اور اسے کوٹ کر استعمال کرنے سے انتصاب النفس میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس و جالینوس)

شراب کے ساتھ قفر کا مشروب ربو اور عسر تنفس میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس)

عصارہ قثاء الحمار کے ذریعہ اسہال سوء تنفس کے مریضوں کے لئے بیحد مفید ہے۔

اس کا دوچند نمک اور تھوڑی اشمد جس سے رنگ تبدیل ہو جائے اس میں شامل کر کے گولیاں بناتے ہیں اور نیم گرم پانی کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔(دیاسقوریدوس)

قنطوریون کبیرے گرام شراب کے ساتھ پینا کمزروی میں مفید ہے۔اس کی جڑ ضیق النفس میں نافع ہے۔ قنہ ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔(دیاسقوریدوس)

راسن شہد کے ساتھ بطور لعوق استعمال کرنا عسر تنفس میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس)

اخلاط غلیظ کے اخراج کے لئے مفید لعوقات میں راسن شامل کر دینا مفید ہے۔ (جالینوس)
زفت تر ربو میں مفید ہے (دیاسقوریدوس)
اس کے لعوق کی مقدار ہمراہ شہد ۵۰ گرام ہے۔ (دیاسقوریدوس و جالینوس)
قضم قریش سینہ کے اخراج مادہ کے لئے مفید ہے۔ ذنب الخیل ضیق النفس میں مفید ہے۔ تافسیا فضلات کے اخراج میں مددگار ہے۔ انجیر خشک اخراج فضلات کے لئے عمدہ ہے۔ زوفا کے ساتھ پکا کر پیتے ہیں تو فضلات صاف ہو جاتے ہیں۔ زبیب الجبل، ضیق النفس میں مفید ہے۔ رئۃ الثعلب (لومڑی کا پھیپھڑا) خشک کر کے پینے سے ربو میں فائدہ ہوتا ہے۔ شہد کے ساتھ اس کا لعوق ربو اور عسر تنفس میں مفید ہے۔ غاریقون ۷ گرام کا مشروب ربو میں مفید ہے۔ سرکہ چاٹنا ایسے عسر تنفس کے لئے موافق ہے جس میں مریض سینہ کھڑا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔
(دیاسقوریدوس)

## سینہ اور پھیپھڑے کو صاف کرنے والی ادویات:

تخم انجرہ، تخم گندر جنگلی، تخم خشخاش سیاہ، تخم کتان، حاشا، تخم مولی، ملی کا کھانا، خردل، انیسون، قردمانا، تخم قثاء، تخم خربزہ، شونیز، برگ سداب، جعدہ، حب الغار، برگ غار، پوست سلیخہ، دارچینی، قسط تلخ، قسط شیریں، حماما، سنبل الطیب، پوست بیخ کبر، بصل الفار، بادام تلخ، شراب شریں، بیخ سوسن، جند بیدستر، رشنہ، ثمر طرفاء، ثمر صنوبر، ماء العسل، رشیح، قیصوم، مقل یہود، صمغ انجدان، فراسیون، جاوشیر، زبیب شیریں گھٹلی نکالا ہوا، پودینہ نہری، زراوند مدحرج، قنہ، عصارہ فراسیون، بیخ پودینہ، قنطوریون، موم، علک الانباط، حب عرعر، اسطوخودوس، انجیر خشک، اصل السوس، کراث شامی، کوٹے ہوئے جو کے ساتھ پکا ہوا۔ قردمانا۔ عصارہ چقندر، انڈے کا مغز۔ ان سب دواؤں کو چاٹنا سینہ پھیپھڑے پرانی کھانسی، سینہ اور حجاب کے پھوڑوں کیلئے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

## عسر تنفس کے لئے مفید ادویات:

روغن بلساں ساڑھے تین گرام، عرق انجیر ۱۰۰ گرام کے ساتھ استعمال کریں۔ حب بلساں، یا عود بلساں یا ہر ایک ڈھائی گرام کھولائے ہوئے شکر کے پانی کے ساتھ لیں۔
ربو میں رئۃ الثعلب خشک کر کے اور چھان کر ساڑھے تین گرام انجیر کے جوشاندہ میں پلائیں۔

اور اسی کا زیر باجہ (۱) بڈھے مرغ کے گوشت کے ساتھ جیسے سویا، پودینہ اور آب لبلاب ہمراہ لباب قرطم پکا لیا گیا ہو، کھلائیں۔

## ربو، بہر، اور سینہ کی لیسدار رطوبت کے لئے:

رئۃ الثعلب ۷ گرام خشک، عرق انجیر میں کوٹ کر استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

بحت الصوت کے بغیر عسر تنفس ہو تو یہ یبوست کی علامت ہے۔ اور بحت الصوت موجود ہو تو رطوبت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ساتھ میں بخار بھی ہو تو پھیپھڑا یا بعض آلات تنفس کے قریب کوئی ورم حار موجود ہو گا۔ (ابن لجلاج)

## ربو کے لئے:

مردار سنگ، زرنیخ سرخ اچھی طرح کوٹ کر انڈے کی زردی کے ساتھ ایک نئے کتانی ٹکڑے پر طلاء کریں اور اسے بھگو کر محفوظ کرلیں پھر اس میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر مرتبان اور قیف کے ذریعہ دھونی دیں اور مریض کے منہ میں اسے گھماتے رہیں۔ ۲۱ دن میں اس سے مکمل صحت ہو جائے گی۔

## تنفس اور سخت ہانپنے میں:

عصارۂ اشقیل، شہد ہم وزن، شہد کا جھاگ اتارلیں، حتی کم جم جائے پھر استعمال کریں۔
(طبیب نا معلوم)

تنفس جو دباؤ ڈال کر اور سخت جدوجہد سے ہوتا ہے وہ یا تو سخت کام کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا اس وقت ہوتا ہے جب دل کے اوپر آتشی سوزش ہوتی ہے، یا راستہ میں کوئی سدہ حائل ہو جاتا ہے یا ورم کے باعث یا عضلاتی طاقت کے کمزور ہو جانے سے ایسی حالت پیش آتی ہے۔

## ضیق تنفس سے تین بیماریوں کا پتہ چلتا ہے:

۱۔ ورم حار دموی۔
۲۔ ہوائی نالیوں کا تنگ ہو جانا۔

---

(۱) زیر باجہ۔ سرکہ اور خشک پھلوں سے تیار کردہ شوربا جسے زعفران کے ذریعہ خوشبودار کرلیا گیا ہو اور اس میں زیرہ جیسی چیز ڈال دی گئی ہو نیز کچھ شیریں چیزوں کے ذریعہ میٹھا کرلیا گیا ہو۔

۳۔ قوت تنفس کی کمزوری۔

ورم کی علامت نبض سے پہچانی جائے گی۔ تنفس عظیم ہو گا۔ سینہ اور چہرہ پر سرخی ہو گی، پیاس ہو گی، مریض سرد ہوا کی خواہش کرے گا۔

آلات تنفس کی تنگی میں اگر کیفیت حلق کے اندر ہے تو مقامات کی حرارت معلوم ہو گی۔ حجرہ کے اندر ہے تو خناق کا پتہ چلے گا جو نمایاں نہ ہو گا۔ سینہ کے اندر ہے تو ہلکے ہلکے درد سے اس کا اندازہ ہو گا۔ پھیپھڑے کے اندر ہے تو پھیپھڑے کے گوشت میں ہونے کی صورت میں ضیق تنفس کے ساتھ ثقل اور تناؤ ہو گا اور پھیپھڑے کے غضروفوں میں ہے تو اس سے ایک درد اٹھے گا جس سے کھانسی آئے گی۔

ضیق تنفس کبھی ایسی چوٹ سے پیدا ہو جاتا ہے جو چھٹے مہرے پر پڑتی ہے کیونکہ تنفس کا عصبہ یہیں سے نکلتا ہے۔

ضیق تنفس اگر حجرہ کی وجہ سے ہے تو اس کے ساتھ خناق ہو گا۔ پھیپھڑے کے اندر اگر ہے تو قصبۃ الریہ کے شعبوں میں ہونے کی صورت میں کھانسی کی تحریک ہو گی۔ بالکل اسی طرح جس طرح انتصاب نفس ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی شریانوں میں ہونے کی صورت میں جیسا کہ ربو کی حالت میں پیش آتا ہے اسے آپ نبض مختلف سے پہچان سکیں گے۔ نفس پھیپھڑے کے اندر ہے تو سانس میں گرم ہوا خارج ہو گی اور تنفس سریع متواتر ہو گا۔

## ضیق تنفس کی قسمیں چار ہیں:

ا۔ ایسا عظیم متواتر جو اختلاط ذہن کی علامت ہے۔

۲۔ ایسا عظیم متواتر جو درد کی علامت ہے۔ (جالینوس)

ضیق تنفس کبھی سینہ کی تنگی اور سینہ کے کم پھیلنے یا پھیپھڑے کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ پیدائشی ہوتا ہے اس کا دوائی علاج ناممکن ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ مریض ہمیشہ ٹھنڈی ہوا کھینچے۔ تاکہ تھوڑی ہوا زیادہ ہوا کے قائم مقام ہو سکے۔ اس طرح دل کو روح پہونچ سکے گی۔ ورنہ دل کا مزاج گرم ہو جائے گا اور نتیجہ میں اختلاج ہونے لگے گا۔ (مؤلف)

### ملطف تدبیر:

گرم شیریں ریحانی شراب، امراض سینہ و پھیپھڑے کے لئے بیحد افادیت کی حامل ہے۔ بشرطیکہ

بخار اور دردسر نہ ہو۔ بالخصوص جب کہ قئے اور اسہال کے ذریعہ تنقیہ کی ضرورت ہو کیونکہ جس رطوبت کا اخراج مطلوب ہوتا ہے اس کے لئے صرف یہی ضروری نہیں کہ اسے توڑ دیا جائے بلکہ اعتدال کے ساتھ ترطیب (تر کرنا) اور تسخین (گرمی پہونچانا) کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ مذکورہ شراب کے اندر یہ اثر موجود ہے کیونکہ خشک حالت میں زیادہ مقدار کے اندر جو چیز خارجی ہوگی اس میں شدید ہیجان ہوگا جس کا سرایت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں بعض اعضاء کا پھٹ جانا ممکن ہے بلکہ پھٹے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس بیماری کے اندر شراب ایسی نہ ہو جو اصلاً قابض ہو۔ ملطف ادویات کے ساتھ استعمال کی گئی تو میرے خیال میں مذکورہ شراب سینہ کو صاف کر دے گی۔ (جالینوس)

نچلے اعضاء میں ورم پیدا ہو جانے سے ربو تحلیل ہو جائے گا۔ اسی سے ربو بھی ہوتا ہے جو ایک تیز تنفس کا نام ہے۔ ویسا ہی جیسا حالت نزع میں مرنے والے کا تنفس ہوتا ہے۔ انتصاب النفس یہ ہے کہ مریض سوئے تو گلا گھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ لہذا وہ بعجلت کھڑا ہو جاتا ہے۔ بخار ربو کو شفا دیتا ہے۔ (جالینوس)

سینہ اور پھیپھڑے اعتدال کے ساتھ اخلاط کا استفراغ مطلوب ہو تو مریض کو مصطگی کے ساتھ مرچ دیں جسے وہ چبالے۔ (جالینوس)

مذکورہ مریضوں کے لئے رقیق لطیف شراب مفید ہے۔ اسے وہ کثیر مقدار میں لیں کیونکہ اس طرح کی شراب کثرت سے پینے سے جس چیز کو اوپر چڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اوپر چڑھ جاتی ہے۔ اس میں عصارہ عنصل مفید ہے۔ اس پر ہم وزن شہد ڈال کر پکائیں حتی کہ قوام حاصل ہو جائے اور ایک خوراک بقدر ۴۰ گرام قبل از طعام اور بعد از طعام دیں یا اسی ترکیب کے مطابق پودینہ اور ایرسا سے رب تیار کرلیں۔ یہ بیماری بالجملہ گرمی پہونچائے بغیر اخلاط غلیظہ کے ازالہ کی محتاج ہوتی ہے اس لئے عنصل اور سکنجبین عنصلی، موافق ہوگی۔ مگر قابض ادویات بیحد مخالف ہوں گی۔ شحم حنظل، عصارۂ قثاء الحمار اس بیماری کی دواؤں میں داخل ہیں۔ شحم حنظل ۷ گرام، اصل السوس ۹ گرام، بیخ جاؤشیر ۹ گرام، شیخ ساڑھے چار گرام، بورہ ۷ گرام، پانی کے ساتھ باقلی کے مانند گولیاں بنالیں۔ اور چار گولیاں پلائیں۔ آدھے گھنٹہ کے بعد ماء العسل ۵۷۰۳۴۲ گرام دیں۔

دیگر:

خردل ۵.۴ گرام، نمک ۲۵.۲ گرام، قثاء الحمار ۲۵.۲ گرام، سات قرص بنائیں۔ ماء العسل کے ہمراہ ایک روز کا ناغہ دے کر پلائیں۔ (جالینوس)

رئۃ الثعلب تازہ راکھ میں گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیں۔ ۱۸ گرام شہد کے ساتھ پیس کر اس میں خالص شراب ۱۳۰ گرام شامل کرلیں۔ اور ربو کے مریض کو چار دن تک پلائیں۔ صحتیاب ہو جائے گا۔ (اطہور سقس)

## سینہ سے غلیظ فضلات خارج کرنے والا لعوق:

لعاب خردل سفید پر ہم وزن شہد ڈال کر اس قدر پکائیں کہ لعوق ہو جائے اور استعمال کریں۔

## ورم حار صدر کی وجہ سے لاحق شدہ سوء تنفس کیلئے:

ماء الشعیر، شکر سفید، اور آب کدو وغیرہ کے ذریعہ علاج کریں۔

## ضعف عضلات کی وجہ سے جس میں سینہ پھیل جاتا ہے، پیش آنے والے سوء تنفس کیلئے:

روغن نرگس، روغن سوسن، رازقی جیسے روغنیات اور سلیخہ و سنبل جیسے مصالحہ جات کے ذریعہ علاج کریں۔ مذکورہ روغنیات کی قروطی بنا کر اس پر یہ مصالحہ جات چھڑک دیں۔ اور اسے پہلو، سینہ، پشت کے مہروں اور گردن پر استعمال کریں۔ یہ اس طرح کا تنفس زیادہ تر ہوتا ہے۔ ناک کے دونوں سوراخ صرف حرکت کرتے ہیں۔ آب بابونہ، اور مرزنجوش سے تکمید بھی کریں۔ ورم حار میں سینہ پر برف کے پانی کی قروطی رکھیں۔ بیماری سرد ہو تو روغن سوسن کی قروطی استعمال کریں۔ سوء تنفس یبوست کا نتیجہ ہو تو پہلے گرم پانی پھر پیہ بط، موم اور روغن حل کے ذریعہ تکمید کریں اور رطوبت کے باعث ہو تو ایسی دوائیں دیں جس سے اخراج میں سہولت ہو۔ سوء تنفس یبوسی میں دودھ اور فانیذ مفید ہے۔ برودت سے پیدا شدہ سوء تنفس میں نیم گرم پانی کے سجر نیا مفید ہے۔ سوء تنفس رطوبی میں آب بابونہ مفید ہے۔ آب سویا ۱۰۸ گرام ربو میں مفید ہے۔

## ادویات جو سخت گرمی پہونچاتی ہیں:

کحل عسل، بصل عسل، سکنجبین عنصلی، قیثور یعنی فینک ہمراہ بورہ، عسکر الشراب (شراب کی تلچھٹ) سوختہ ہمراہ نورستہ کلی از خر اور زرنیخ ہمراہ فربیون بیحد مفید ہیں۔ یا حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔
قیثور ۲ جزء، بورہ یک جزء، کوٹ چھان کر روغن پر چھڑکیں اور اتنا آمیز کریں کہ خون کی

طرح سرخ ہو جائے۔ استعمال کریں یا پئیں بشرطیکہ اس سے کھانسی اور پیپ میں تسکین ہو گی۔ اس سے بھی زیادہ مفید یہ ہے کہ طاقتور ادویات کے ذریعہ دائمی فائدہ حاصل کریں۔ مولی کے ذریعہ قئے کرائیں ایسے مرہم رکھیں جو سینہ کو سرخ کردیں اور پیپ کو جذب کریں۔

ربو میں مفید زراوندمدحرج کا مشروب ہمراہ آب، بیخ قنطوریون اکبر، حب سقولوقندریون، بیخ سقولوقندریون، تخم ترب جنگلی، تخم پودینہ نہری وجنگلی، زوفا، سوسن آسمانجونی، شونیز، پانی کے گھڑوں کے نیچے پیدا ہونے والے کیڑے، ان کیڑوں کو مٹی کے برتن میں رکھ دیں حتی کہ انڈے دے دیں، پھر ان کے ساتھ شہد ملا کر پکائیں اور قبل از طعام وبعد از طعام ۲۔ ۲ چمچے دیں۔ (جالینوس)

بیخ قنطوریون کبیر ماء العسل کے ساتھ پکا کر پینا یا اریسا یا فراسیون کا مشروب بیحد مفید ہے۔ ربو نام ہے تنفس کے کھڑے ہونے کا۔ مریض اس بیماری میں (تنفس کو) کھڑا کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ بستر سے سینہ کے جو مقامات ملے ہوتے ہیں مریض انہیں بلند رکھتا ہے۔ ربو کے مریضوں کو جو سوء تنفس لاحق ہوتا ہے ویسا ہی کچھ ان مریضوں کو پیش آتا ہے۔ جن کے سینوں میں پیپ ہوتی ہے اور جن کے پھیپھڑے متورم ہوتے ہیں کیونکہ اس طرح کا سوء تنفس، آلات تنفس میں تنگی پیدا ہو جانے سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ ربو درحقیقت وہ حالت ہوتی ہے جس کی وجہ سے پھیپھڑے کے شعبوں میں بکثرت لیسدار رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں اور اس کی وجہ پھیپھڑے کے اندر ہوا کا پیر ہونا رک جاتا ہے علاج ایسی ملطف اور قاطع ادویات کے ذریعہ ہوتا ہے جو نمایاں طور پر گرمی نہ پیدا کرتی ہوں۔ ربو کے مریضوں کے لئے سب سے مفید رب عسل، خل عسل، سکنجبین عنصلی، نفس عسل، اور پانی کے ساتھ زراوندمدحرج کا مشروب ہے۔ بیخ قنطوریوں اور عصارہ قنطوریون کا مشروب مفید ہے۔ زفت تر مفید ہے۔ پودینہ نہری عمدہ ہے۔ شونیز کا مشروب انتصاب النفس میں مفید ہے۔ رئۃ الثعلب نمک لگا کر خشک کیا جائے اور بطور مشروب استعمال کیا جائے تو مفید ہے۔ زوفا، سوسن، پانی کے گھڑوں کے نیچے کے کیڑے ربو میں مفید ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ ان کیڑوں کو آگ پر اتنا بھون دیں کہ سفید ہو جائیں پھر انہیں پیس کر شہد میں ملائیں اور جوش دے کر ۵۲ گرام دیں۔

## ربو کے لئے:

عصارہ عسل، شہد ہم وزن، انگارے پر جوش دے کر گاڑھا کرلیں قبل از طعام وبعد از طعام استعمال کریں۔ (دیاسقوریدوس)

بہر کا علاج یہ ہے کہ قاطع ادویات کے ذریعہ لیسدار خلط کو فنا کر دیا جائے۔ سرکہ عسل، سکنجبین

عنصلی، عسل مشوی، شہد کے ساتھ استعمال کرنا مفید ہے ایارج اور ادویہ مسہلہ کے ذریعہ مسلسل اسہال، مولی اور سکنجبین کے ذریعہ قئے کرانا مفید ہے۔ زراوند مد حرج، قنطوریون کبیر، تخم پودینہ، زوفا ایرسا، شونیز، پانے کے گھڑوں کے نیچے کا کیڑا، ان سب کا مشروب بھی مفید ہے فصد کی ضرورت ہو توسب سے پہلے فصد کھولیں۔ حقنہ دیں، خارج سے سینہ پر انجیر آرد اصل السوسن، آرد جو، اور علک بطم کا ضماد رکھیں، ضماد کے اوپر آرد سوسن، روغن سداب اور روغن شبث چھڑک بھی دیں۔

## روغنیات کے ساتھ استعمال کی جانے والی دوا:

قیشور ۱۴ گرام، درد شراب کے سوختہ ۱۴ گرام، زرنیخ یک جزء، نورستہ کلی از خر ۲ جزء، فربیون یک جزء، بورہ ۲ جزء کوٹ کر روغن میں پیسیں اور سینہ کے متصل مالش کریں وہ ضمادات بھی مستعمل ہیں جو آبی فضلات کو جذب کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

## ربو کے لئے:

جعدہ، شیح ارمنی، کما فیطوس، اشق، جند بید ستر، ہم وزن، جھاگ اتارے ہوئے شہد میں گوندھ کر استعمال کریں۔ شربت شہد ۱۹۰ گرام کے ساتھ ایک چمچہ بورہ بھی مریضوں کو دیا جاتا ہے۔
دیگر، بورہ ۳۲ گرام، فلفل ڈھائی گرام، محروث ۲۱ گرام، پانی کے ساتھ ایک چمچہ دیں۔

## دیگر

خردل ساڑھے تین گرام، بورہ ۲۰۲۵۰ گرام، قثاء الحمار، ۳۷۵ ملی گرام سب کی آٹھ ٹکیاں بنالیں۔ دو ٹکیاں دن کے شروع میں استعمال کریں، اس سے فضلات اوپر سے خارج ہو جائیں گے اور بغیر کسی تکلیف سے تنقیہ ہو جائے گا۔ مرض اس حد تک بڑھ چکا ہو کہ اختناق کی حالت پیدا ہو گئی ہو تو ۱۴ گرام بورہ، ساڑھے تین گرام حرف، پانی اور شہد ۱۹۰ گرام کے استعمال کریں، فوری افاقہ ہو گا۔ (بولس)

حرارت، التہاب اور پیاس کی موجودگی میں ضیق تنفس ہو تو بنفشہ مربی، جھاگ اسپغول اور ماء الشعیر استعمال کریں، روغن بنفشہ اور موم سفید سے سینہ کی تمریخ (نرمی سے مالش) کریں۔ ضیق تنفس برودت کے ساتھ ہو تو تخم کتاں، حلبہ، بادیان، بیخ کرفس، اور انجیر کو جوش دے کر پکائیں اور پلائیں بیماری زیادہ یبوست کے ساتھ ہو توسب سے عمدہ علاج ہے کہ تھوڑے شہد کے ساتھ دودھ استعمال کریں اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں لیں۔ روغن نرگس و بابونہ سے سینہ کی تمریخ کریں، اور

حسب ذیل جوشاندہ نوش کریں۔ بیحد مفید ہے۔
حلبہ، اور مویز منقی کو آب باراں میں جوش دیں اور ۵۰ اگرام نیم گرم استعمال کریں۔
(طبیب نا معلوم)

## مفردات:

کچھ لوگ ضیق تنفس میں الو کا خون پلاتے ہیں کچھ اطباء الو کو اسفید باج کھلاتے ہیں۔ پھر اس کا خون شراب میں ٹپکا کر پلاتے ہیں مگر ضیق تنفس کی کوئی بھی قسم ہو اس میں خون نہیں پلایا جاتا۔ میرا مشاہدہ ہے کہ اس خون سے ضیق تنفس کا ازالہ نہیں ہوتا۔ ربو دراصل ایسی خلط غلیظ سے پیدا ہوتا ہے جو قصبۃ الریہ کے شعبوں کو مسدود کر دیتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ اس خلط کا اخراج کیا جائے۔ جو کھانسی کے ذریعہ ممکن ہے۔ اس کے لئے گرم دوا کوئی بھی ہو ۱۰۸ گرام شہد کے ساتھ بار بار دی جائے ریاح کی وجہ سے جو ربو پیدا ہوتا ہے اس میں بابونہ اور مرزنجوش جیسی لطیف ادویہ کے جوشاندہ اور روغن قسط، روغن غار، روغن ناردین، روغن سداب سے سینہ کی تکمید کریں، مریض کو شجرینا اور قفر دیں، سکنجبین یا جوشیر، ساڑھ چار گرام پلائیں قصبہ الریہ میں غلیظ رطوبت کے باعث ربو ہو تو مخرج اور منقی دوائیں استعمال کریں۔ سوء تنفس اور ربو کی یہی قسمیں ہیں، یعنی یہ حالت حرارت، برودت، رطوبت، یبوست ریاح، ضعف عضلات، یا قصبۃ الریہ کی امتلائی کیفیت سے پیدا ہوا کرتی ہے۔

## ربو کے لئے مجرب جوشاندہ:

مویز منقی، حلبہ مغسول، بارش کے پانی میں جوش دیں، نرم آنچ پر اس حد تک جوش دیں کہ سرخ ہو جائے بعد از آں چھان کر روزانہ ۸۰ گرام پلائیں۔ کرشمہ نظر آئے گا۔
بخار کے ساتھ تنفس مسلسل اور تیز ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ پھیپھڑے کے اندر ورم حار موجود ہے اور بخار موجود نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سینہ قصبۃ الریہ کے شعبوں میں غیر طبعی سرد غلاظت، یا لیسدار رطوبت موجود ہے۔ قصبۃ الریہ سے باہر اس کی فضاء محیط میں یہ کیفیت ہو تو کھانسی کی عدم موجودگی میں پھیپھڑے سے باہر اور موجودگی میں پھیپھڑے کے اندر سمجھی جائے گی۔
پھیپھڑے اور اس کے ارد گرد کی فضاء میں جو رطوبت بہتی ہے وہ یا تو سر سے آتی ہے یا سینہ سے۔ سر سے آرہی ہو تو اچانک تیزی سے عسر تنفس لاحق ہوگا اور یہ کیفیت تھوڑی ہو تو اسے سینہ کی کارروائی تصور کی جائے گی۔ حلق کے اندر آواز درحقیقت ایک ایسی ریاح سے پیدا ہوتی ہے جو رطوبت کو ڈھکیلتی

ہے رطوبت بنتی ہے توریاح خارج ہوتی ہے اور رطوبت کے اندر سے ہو کر گزرتی ہے۔ رطوبت شدت کے ساتھ اسے روکتی ہے چنانچہ آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

سخت نزع کی حالت میں جس طرح کا نفس ہوتا ہے اسی طرح کا نفس ہو تو یہ ربو ہے۔ انتصاب النفس اسی کی ایک قسم ہے۔ پھیپھڑے سے فضلات غلیظہ کو تحلیل کرنے والی ادویات کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے۔ یہ دوائیں وہ ہوتی ہیں جو اعتدال کے ساتھ سینہ کے اندر گرمی پہونچاتی ہیں ملطف تدبیر، ریاضت اور مالش کی دواؤں سے کام لیا جاسکتا ہے۔ کھردرے رومالوں سے مالش کریں۔ روغن کے قریب نہ جائیں حمام کے اندر نطرون وغیرہ سے مالش کریں۔ شروع میں ہلکی اور آخر میں سخت ورزش کرائیں سخت ریاضت شروع میں ربو کی تحریک پیدا کردیتی ہے۔ ریاضت کے بعد غذا دیں۔ حمام سے بالخصوص سرما میں روک دیں۔ نیز تمام مرطوبت غذاؤں سے خواہ گرم کیوں نہ ہوں بھی پرہیز کرائیں۔ روٹی کے اندر شونیز، زیرہ، نانخواہ اور رشاد جیسے ملطف بیج ڈال دیں۔ پرانی نمکین مچھلی، مولی، صعتر، پودینہ جنگلی اور خشک اور دبلے جانوروں کے گوشت دیں۔ دانوں سے پرہیز کرائیں کیونکہ یہ نفاخ ہوتے ہیں اور ربو کی تحریک کرتے ہیں۔ پرانی ریحانی شراب، اور ماء العسل پلائیں۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ کھانے کے بعد نہ پئیں، کچھ دیر رکیں، پیاس برداشت کریں اور تھوڑا تھوڑا کئی بار پئیں۔ نیند تھوڑی لینی چاہئے کیونکہ لمبی نیند مریض تو کجا صحتمندوں کے اندر بھی ضیق تنفس پیدا کرتی ہے۔ کھانے کے بعد اور دن میں ہرگز سونے نہ دیں۔ دن میں غذا نہ لی ہو اور مریض تھکا ہو تو غذا سے پیشتر تھوڑا سو لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ خیال رہے کہ دن میں ایک یا دو بار مریضوں کو اجابت ضرور ہو تاکہ شکم میں اعتدال کے ساتھ نرمی آجائے۔ تلئین طبع کے لئے موزوں یہ ہے کہ بڈھے مرغ، قرطم، چقندر، کبر نمکین، اور پرانی طریخ (ایک قسم کی مچھلی) کا جوشاندہ دیا جائے۔ اس سے شکم میں اعتدال کے ساتھ اور کسی تکلیف کے بغیر نرمی پیدا ہو جائے گی۔ ان چیزوں کو قبل از غذا دیں۔ ان سے شکم نرم نہ ہوسکے تو ماء الشعیر میں تھوڑی فربیون شامل کرکے دیں۔ حرارت کے پہلو سے مریضوں کو فائدہ ہوگا۔ افتیمون ۷ گرام کا استعمال سکنجبین کے ساتھ اس بیماری کے اندر عجیب الاثر ہے۔ سینہ پر روغن سوسن، روغن غار، تھوڑی موم کے ساتھ ہلکی مالش کریں۔ موم اس لئے تاکہ سینہ پر باقی رہے۔ روزانہ ۲ گرام زراوند مدحرج ہمراہ آب تازہ یا سکنجبین ۳ گرام ہمراہ آب سداب معصور دیں۔ انگور سیاہ اور نورستہ کلی قیصوم مفید ہیں۔ یا تخم انجرہ کو سرکہ میں ایک دن بھگو کر استعمال کریں۔ حب رشاد ساڑھے تین گرام ہمراہ روغن بادام پلائیں۔ لعوق عنصل دیں، حب الغار ہمراہ آب یا فیثمون یا

قنطوریون غلیظ کا جوشاندہ بیماری کے شروع میں دیں۔ آخر میں قنطوریون رقیق دیں چاہیں تو قنطوریون شہد کے ساتھ چٹائیں۔ مذکورہ داؤں سے زیادہ مفید یہ ہے کہ زوفائے خشک، فراسیون، ایرسا، کماذریوس، جعدہ، حاشا، پودینہ جنگلی کا جوشاندہ روغن حب صنوبر، یاروغن بادام تلخ کے ساتھ دیں۔ اس پر بھروسہ رکھیں، نہایت حیرت انگیز ہے۔ نباسبت (علک البطم) تنہایا تھوڑی عاقر قرحا، بادروج اور اشج کے ساتھ نگلنا مفید ہے جاوشیر اس بیماری میں سب سے زیادہ مفید ہے مگر احتیاط لازم ہے کیونکہ اعصاب کو برباد کردیتی ہے دیگر ادویات بھی جو وقتاً فوقتاً دی جائیں۔ اس کے دو فائدے ہیں ایک یہ کہ طبیعت ایک دوا کی عادی ہو جاتی ہے تو دوسری دوا سے اسے فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ دوا غذا کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جڑی بوٹیاں درجات ہیں مختلف ہوتی ہیں چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ایک دوا زیادہ موافق اور مؤثر ثابت ہو جاتی ہے۔ انتصاب النفس میں سب سے زیادہ مفید خاص کر کھانے کے بعد مولی کے ذریعہ قئے کرنا ہے۔ مولی کے ذریعہ قئے کرنا عام دستور ہے اس کے ساتھ خربق بھی شامل کرلی جائے تو اور زیادہ مفید ہوگا۔ البتہ سینہ کے دردوں میں سے خربق کا استعمال نامحمود ہے۔ اس سے محفوظ رہنا چاہیں تو جڑ کے بجائے اوپری حصہ لے کر پیس لیں اور پلائیں۔

مولی کے اندر خربق گڑو کر شب و روز چھوڑ دیں۔ بعد ازاں مولی کو استعمال کریں۔ ضعف جسم کے باعث مریض قئے کا متحمل نہ ہو تو تیز حقنہ استعمال کریں۔ بیماری کے اندر سب سے اچھی چیز یہ ہے کہ قثاء الحمار اور فربیون کے ذریعہ تنقیہ کریں فیثمون اور غاریقون کو اس سلسلہ میں خصوصیت حاصل ہے۔ ان کی گولیاں بنالیں اور مہینہ میں دو یا تین بار اس کے ذریعہ ہمیشہ تنقیہ کریں۔ غاریقون اور افیتمون کے ذریعہ ایک کثیر مخلوق صحتیاب ہو چکی ہے۔

## ربو کے لئے حب کا نسخہ:

غاریقون ساڑھے دس گرام، ایرسا ساڑھے دس گرام، فربیون ساڑھے دس گرام، تخم انجرہ ساڑھے تین گرام، تربد مجوف ۵، ایارج ۴، شحم حنظل ۷ گرام، انزروت ۷ گرام، مجیخ میں گولیاں بنالیں مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ آب نیم گرم۔

## ربو کے لئے لعوق کا نسخہ:

عسل مشوی ساڑھے دس گرام، ایرسا ساڑھے تین گرام، فربیون ساڑھے تین گرام، مر

ساڑھے تین گرام، زوفاء خشک ۷ گرام، زعفران ۵.۷ اگرام شہد میں گوندہ کر استعمال کریں۔ زعفران کو اس میں سے پھینک دینا ضروری ہے۔

## ربو کے لئے:

حب الرشاد ساڑھے دس گرام، سمسم (تل) ۷۰ گرام، زوفائے خشک ساڑھے ۲۴ گرام، فانیند ۷۰ گرام، کوٹ کر استعمال کریں۔

## لعوق حلبہ:

حلبہ کو تھوڑا جوش دے لیں پھر اسے چکنے انجیر کے ساتھ اس قدر جوش دیں کہ سب پختہ ہو جائیں، بعد ازاں صاف کر کے شہد کے ساتھ گاڑھا بنالیں اور قبل از طعام دیں۔ بیماری کے اندر دواؤں کا اثر کم ہوتا ہے تو اس سے گھبرائیں نہیں کیونکہ ان کا اثر یکبارگی نہیں ہوتا۔ ایک دوا سے دوسری دوا کی جانب کثرت سے منتقل ہوتے رہیں، بشرطیکہ اسے مفید تر خیال کریں۔ زرنیخ اور کبریت ہم وزن کا بخور دیں انہیں پیہ گردہ میں گوندھ کر قیف کے ذریعہ دھونی دیں، یا مر، قسطا، سلیخہ، زعفران اور لبنی ہم وزن لے کر گوندھ لیں اور اس کی دھونی دیں یا زرنیخ سرخ اور زراوند طویل کو گھی میں گوندھیں اور ایک گولی استعمال کریں۔ (سرابیون)

ربو گولمبی بیماریوں میں داخل ہے مگر صرع کی طرح اس کی بھی باریاں ہوتی ہیں اس بیماری کے اندر نبض کیسی ہوتی ہے اس کا تذکرہ ہم نے باب النبض میں کر دیا ہے افتیمون تنفس کو کھول دیتی ہے۔ یہ کس نے کہا ہے اسے باب المسہلہ میں دیکھیں۔

## سخت ربو کے لئے:

تربد ۳، اصل السوس ۱۰، بنفشہ ۵، ایرسا ۳، تخم انجرہ ۳، لب قرطم ۳، بیخ قثاء الحمار ۳، حنظل ۳، غاریقون کے ساتھ جوش دیں، اور حب منشا استعمال کریں۔ (جالینوس)

## بخور کا نسخہ:

زیتون سیاہ گٹھلی سمیت، بکری کی چربی، خرگوش کی مینگنی، میعہ، زرنیخ، ہم وزن توت کے برابر۔ آردجو، تخم سداب، زراوند، زرنیخ، انڈے کے گودے میں گوندھ کر بھی دھونی دیتے ہیں۔ (مسیح)

زائد دواؤں کو بھی ضبط تحریر میں لانا ضروری ہے۔(مؤلف)

لازم ہے کہ دھونی لینے والا ممکن حد تک دھونی کو برداشت کر سکے۔اس کی کوشش کریں۔ ایک ہفتہ دھونی دیں اور چکنے شوربہ کے ساتھ روٹی کھلائیں،اس سے پرانی مزمن کھانسی دور ہو جائے گی مریض اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہ لے۔یہی روٹی شوربہ کے ساتھ ایک ہفتہ یا گھی اور شہد کے ساتھ حواری روٹی دیں۔

## حسب ذیل ادویات بھی ہیں:

مر، قنطوریون، برگ نبق، پوست نیق، گائے کا گوبر، پوست صنوبر، پوست مر، قنہ، پرانی کھانسی اور مزمن بدبودار بلغم میں یہ سب مفید ہیں۔(مسیح)

زعفران سے آلات تنفس کو تقویت اور تنفس میں بیحد سہولت ہوتی ہے۔عضلہ باسطہ صدر (سینہ کو پھیلانے والا عضلہ) کے اندر تشنج ہو جائے تو دوبار میں تنفس کو اندر لیجانا کمزور ہو جاتا ہے برعکس حالت میں برعکس صورت ہوتی ہے (حنین)

سوء تنفس کی یہ ایک قسم ہے اس میں ماؤف عضلہ اور اس کی نالیوں کی تمریخ (ہلکی مالش) مفید ہوتی ہے۔(مؤلف)

ربو کی بیماری طویل ہو جاتی ہے تو مرگی کی طرح اس کی بھی تیز باریاں ہونے لگتی ہیں۔(جالینوس)

ضیق تنفس کی ایک قسم ربو نما ہوتی ہے جو عضلات صدر کے استرخاء یا تشنج کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے استرخائی صورت میں سوسن، نرگس اور قسط جیسے گرم لطیف روغنیات اور اسی طرح مرطوب اور خشک تشنج کی صورت میں روغنیات اور گرم پانی مفید ہیں۔ربو کی ایک صورت ریاحی ہوتی ہے اس میں جند بیدستر، اشق ساڑھے تین گرام ماء العسل کے ساتھ پینا مفید ہے۔بیحد مرطوب غلیظ ربو کے اندر کبریت، برگ سداب، مر، افسنتین، زراوند، شونیز، خردل مفید ہیں۔چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام ایک گولی استعمال کریں۔

# دوسرا باب

## نفث الدم، قئے الدم اور منہ سے خارج ہونے والے خون کی تمام قسمیں۔

باب المعدہ، باب السل، باب الدق، اور باب العلق میں جو کچھ بیان کیا جاچکا ہے اس کا اعادہ یہاں مناسب ہے۔ باب السل اور بالمعدہ کا مطالعہ کریں اور ضروری مباحث کو اس جگہ لائیں، نفث الدم اور سل کے بیانات کو ایک جگہ اکٹھا کر کے پھر انہیں الگ الگ بیان کرنا اس جگہ ہمارے پیش نظر ہے۔

عورت خون تھوکے اور دم طمث میں ہیجان پیدا ہو جائے تو خون کی قئے آجانے سے سکون ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم طبیعت کی پیروی کرتے ہیں۔ چنانچہ فصد کے ذریعہ خون کو مخالف جذب کرتے ہیں۔

پھیپھڑے سے آنے والا خون تمام حالات میں زبدی (جھاگ دار) نہیں ہوتا، جھاگ دار تب ہی ہوتا ہے جب وہ پھیپھڑے کے جوہر سے یعنی اس کے گوشت سے خارج ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی رگوں سے خارج ہونے والا خون جھاگ دار نہیں ہوتا۔ بعض حالات کے اندر ذات الجنب کے مریض بھی جھاگ دار خون نکالتے ہیں۔ پھیپھڑے کے مریض ان کے مقابلہ میں اس طرح کا خون کم تھوکتے ہیں، یہ حالت اس وقت ہوتی ہے جب ماؤف مقامات پر افراط کی حدت تک آتشی حرارت موجود ہو جاتی ہے۔

جو مریض بخار کی عدم موجودگی میں خون کی قئے کرے وہ محفوظ ہوتا ہے، اس کا علاج قابض اشیاء سے کردیں مگر جو مریض بخار کی حالت میں خون کی قئے کرتا ہے وہ ردی ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کا قول ہے کہ یہاں مراد کھانسی کی قئے ہے مگر یہ غلط ہے کیونکہ اس بات کا برحق ہونا صحیح نہیں ہے کہ

نفث الدم ریوی کے ساتھ بخار نہ ہو تو مریض سالم رہتا ہے۔ ایسا مریض عدم صحتیابی سے مامون نہیں رہ سکتا۔ مرض مسلسل اور طویل ہو جاتا ہے تو لا محالہ آخر میں بخار کا آجانا لازم ہے۔ لہذا سمجھ لیں۔ قئے ہوتی ہے تو در حقیقت قئے سے مراد وہ چیز ہے جو معدہ سے خارج ہوتی ہے۔ قئے الدم کے ساتھ بخار نہ ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہاں کوئی ورم موجود نہیں ہے۔ ایسی حالت میں رگ کے پھٹنے یا قرحہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے جو بغیر کسی ورم کے پیدا ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ مریض قابض ادویات سے بسرعت صحتیاب ہوتا ہے۔ باقی جن زخموں میں ورم اور بخار ہوتا ہے ان کا صحتیاب ہونا ممکن نہیں ہے۔ ایسی صورت میں یہ زخم اپنی مقدار پر باقی نہیں رہتے بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں اور ان کے اندر خرابی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ (جالینوس)

جس مریض کو نفث الدم کی شکایت رہی ہو اور صحتیاب ہو گیا ہو اور سینہ کی یہ کیفیت ہو کہ اجتماع خون کی وجہ سے اس کی رگوں کا برباد ہو جانا آسان ہو تو موسم بہار میں اس کی فصد بعجلت کھول دیں۔ خواہ امتلائی علامات موجود نہ ہوں ایسا کرنا مریض کی حفاظت صحت کے پیش نظر ضروری ہے۔ (جالینوس)

امتلائی علامات کے ظاہر ہوتے ہی فصد کھولنا ہرگز نہ بھولیں۔ یہ وہی مریض ہوتے ہیں جن کے سینے تنگ ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

جس مریض کا سینہ تنگ ہو اور معمولی بیماری سے نفث الدم تیزی سے ہونے لگے تو صافن کی فصد کھول کر جسم کے نچلے حصوں کی جانب خون کا امالہ کر دیں۔ اس طرح اس کی صحت کی حفاظت کریں اور باسلیق کی فصد کھولیں۔ لازم ہے کہ باسلیق کی فصد پہلے پھر صافن کی کھولیں۔ بعد ازاں مانع اور سینہ کو خشک کرنے والی دوائیں پلائیں۔ (مؤلف)

نفث الدم کے لئے مستعد اور وہ مریض جن کے سینوں اور پھیپھڑوں سے خون آچکا ہو اور صحتیاب ہو چکے ہوں انہیں نزلوں، امتلاء دموی اور شور و ہنگامہ جیسے ظاہری اسباب سے محفوظ رکھیں۔ ان تینوں باتوں سے ان کی صحت کی حفاظت ہو گی۔ (مؤلف)

اگر کسی مریض کے بعض اعضاء کا جوڑ خاص کر سینہ خراب ہو تو فوراً فصد کھول دیں۔

کوئی شخص خون تھوکتا ہو تو در اصل وہ پیپ تھوکتا ہوتا ہے۔ پیپ کا تھوکنا اچانک بند ہو جائے تو مریض مر جائے گا۔

کبھی آدمی کے مقعد میں بواسیر ہوتی ہے۔ یہ وقتاً فوقتاً خون تھوکتا رہتا ہے، اس سے اسے فائدہ

ہو تا ہے۔اس طرح کے مریض ہمیشہ زرد ہوتے ہیں۔

نفث الدم ریوی میں کبھی اس فصد سے نفع ہو تا ہے جس کے ذریعہ خون تھوڑا تھوڑا کئی بار نکال دیا جائے۔ مریض یکے بعد دیگرے سرکہ جرعہ جرعہ لے۔ دیگر تمام تدبیریں بازو اور پیروں کو باندھ کر اور مالش کر کے اختیار کریں۔(جالینوس)

نفث الدم میں جوش دیا ہوا دودھ مفید ہے کیونکہ یہ مفری ہو تا ہے اور چپکتا ہے۔ گائے کا مکھن بھی مفید ہے کیونکہ قابض اور مبرد ہو تا ہے۔اسی طرح سینہ قابض ضمادوں کا استعمال بھی مفید ہے۔

## نفث الدم کے لئے ضماد:

اسے سینہ پر رکھیں۔

صبر، مر، کندر، قاقیا، دم الاخوین، شیاف ماميثا، جفت بلوط، مازو ناپختہ، رامک، عرق آس میں پیس کر سینہ پر ضماد کریں۔یا پوست انار خشک پیس کر سرکہ میں گوندھیں اور استعمال کریں۔(اهرن)

قدرتی چیزوں میں ایک چیز یہ ہے کہ رجلہ چبا کر نگل لیں تو نفث الدم فوراً بند ہو جاتا ہے۔
(کندی)

کسی رگ کے کٹ جانے سے نفث الدم ہو تو ایسی صورت میں خون گاڑھا ہو گا۔ کبھی کسی رگ کے کٹنے سے اور سقطہ، شور و ہنگامہ اور ہوائے سرد کی وجہ سے نفث الدم ہو جایا کرتا ہے۔ کبھی عروقی امتلاء، عروقی فساد اور رگوں کے کھل جانے سے نفث الدم ہو تا ہے۔ فساد عروق سے پیشتر چرپری چیزوں کا استعمال، تیز نزلہ، اور رگوں کے کھلنے سے پہلے امتلاء دموی اور مرطب تدبیر موجود ہوتی ہے۔اس کے ساتھ نہ بخار ہو گا نہ درد جیسا کہ فساد عروق میں ہو تا ہے بلکہ مریض یہاں خون کے نکل جانے سے راحت اور لذت محسوس کرتے ہیں، مائل بہ سفیدی جھاگ دار خون پھیپھڑے کے جرم سے اور غلیظ سیاہ خون سینہ سے آتا ہے۔ بشرطیکہ ساتھ میں درد سینہ موجود ہو، پھیپھڑے سے جو خون آتا ہے وہ بلا درد کے ٹوٹا ہوا آتا ہے۔اس طرح کے نفث الدم میں پہلے رشا پھر بخار مفید ہو تا ہے۔

ایک مریض کو نفث الدم کے بعد سخت کھانسی آئی اور کنکریاں خارج ہوئیں، پھر کھانسی ہلکی ہو گئی اس کے بعد وہ سل کی وجہ سے فوت ہو گیا۔

جس مریض کو تھوڑی کھانسی اور ہلکے جھاگ کے ساتھ بلغم آتا ہو تو ایسا قصبۃ الریہ سے ہو تا ہے اور خون اگر ٹھوس اور سیاہ خارج ہو رہا ہو نیز سینہ کے اندر درد بھی ہو تو بیماری کا تعلق سینہ سے ہوتا ہے۔

## سینہ کی جانب سر سے انصباب نزلہ کا علاج:

نزلہ کی وجہ سے نفث الدم عارض ہو تو رگ کی فصد فوراً کھول دیں البتہ بیحد تیز ہو تو ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں اور گرم روغن یا روغن قثاء الحمار کی مالش کریں۔ کسیلی غذائیں دیں، قرص کہرباء پلائیں، سر مونڈ دیں اور بیٹ کبوتر صحرائی سے تیار شدہ ضماد اس پر تین گھنٹہ تک رکھیں پھر اتار لیں اور مریض کو حمام میں لیجائیں۔ سر پر روغن نہ رکھیں، اس کے بعد کھانے میں شوربہ دیں بوقت خواب تریاق دیں اور تمام جسم کی ہلکے طور پر مالش کریں۔ سر کو مستثنیٰ رکھیں، بیماری طول پکڑے تو گدی پر پچھنے لگائیں۔ یہ ہے علاج اس نفث الدم کا جو سر سے انصباب نزلہ کے باعث ہوتا ہے ٹھنڈک کی وجہ سے عارض ہونے والے نفث الدم کا علاج یہ ہے کہ مریض کو کمبل اوڑھائیں، گرم غذائیں قابض غذاؤں کے ساتھ دیں۔ اقراص کہرباء کے ساتھ دواء فلافلی کھلائیں۔ امتلاء دموی کے سبب پیدا شدہ نفث الدم میں فصد کھولیں۔ مریض کو سیدھے لٹائیں، انہیں سخت گفتگو کرنے سے روک دیں، مقام ماؤف پر سرکہ اور نیم گرم پانی کے اندر ڈبو کر اسفنج رکھیں، خون اگر کثرت سے اور گاڑھا آرہا ہو تو حسب ذیل ضماد استعمال کریں۔

### ضماد:

اقاقیا، پوست انار، مازو، سرکہ، بہی دانہ، اور کسیلی شراب، رجلہ کا کھانا مفید ہوتا ہے، سب سے زیادہ مؤثر عصارۂ رجلہ ہے، گل مختوم بھی مفید ہے اور شاذنہ ۱۰۷ اگرام لینا بھی مفید ہے۔ تا گل کے باعث پیدا شدہ نفث الدم میں دواؤں کے ساتھ افیون بھی شامل کریں۔ قوت برداشت ہو تو چار دن تک کھانا ترک کرا دیں، برداشت نہ ہو سکے تو آب سرد سے دھلی ہوئی روٹی دیں۔ تالو سے خون تھوکنے میں ان کسیلی دواؤں کا غرغرہ کرائیں جو رعاف میں مستعمل ہیں، اس قسم کا یہی علاج ہے۔ نفث الدم کے علاج میں عجلت سے کام لیں کیونکہ تاخیر سے ہلاکت ہوگی۔ نفث الدم مسلسل سے انجام میں سل لاحق ہوتا ہے۔ نفث الدم میں سکون ہو جائے تو وہی تدبیر اختیار کریں جو کمزوروں کے لئے کرتے ہیں مچھلی دیں، سوروں کی گوڈیاں اور بھیجے کھلائیں، تمام جسم کی مالش کرائیں۔ کثرت حمام، شراب نوشی، خلو معدہ، غصہ اور جماع سے باز رکھیں۔ (بولس)

### دیدو شنید:

تخم بنج، پوست بیخ لفاح، گل بجیرہ، کندر، اقاقیا، تخم رجلہ، تخم بادروج، گلنار، کافور، قرص بنالیں۔

مقدار خوراک ۷ گرام، ہمراہ عرق بادروج ۱۹ گرام و عرق خرفہ ۱۹ گرام۔ (مؤلف)

کبھی نفث الدم گرم یا نمکین چیز کے کھانے سے ہو جاتا ہے۔ شدید غم اور کثرت روزہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ نکلنے والا خون گوشت کے مانند تھکّے کی صورت ہو تو ایسا عفونت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کثیر الغذا اگرم کھانوں کے مسلسل استعمال یا کسی گرم ملک و مقام میں داخل ہونے یا کثرت حمام سے نفث الدم ہو اور تھوڑا تھوڑا ہو تو ایسی حالت جو رگوں کے پھول جانے سے ہوتی ہے ضربہ، کودنے پھاندنے، بھاری بوجھ اٹھانے یا سخت ٹھنڈک کی وجہ سے ہو اور زیادہ آرہا ہو تو رگوں کے پھٹ جانے سے ایسا ہوتا ہے، زیادہ نکل رہا ہو اور خون پتلا ہو، مائل بہ سیاہی ہو، جھاگ دار ہو، درد نہ ہوتا ہو تو یہ پھیپھڑے سے آرہا ہوتا ہے۔ سینہ میں درد بھی ہو اور خون مائل بہ سیاہی ہو نہ تو جھاگ دار ہو، نہ زیادہ ہو تو سینہ سے آرہا ہوتا ہے۔ خون پھیپھڑے کے اندر پیپ کی طرح داخل ہوتا ہے۔ کھانسی کے بغیر خون قصبۃ الرئہ سے آرہا ہو یعنی بلغم کے ذریعہ خارج ہو رہا ہو اور عروقی امتلاء سے یہ کیفیت لاحق ہو تو اکحل کی فصد کھول کر خون تھوڑا تھوڑا کئی بار خارج کریں۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ صافن کی فصد اس میں بیحد مفید ہے، اس کے بعد مریض کو سرکہ اور گرم پانی چاٹنے کی ہدایت کریں۔ اس کے ماؤف مقامات دبل انھیں گے اور جما ہوا خون صاف ہو جائے گا۔ مریض گفتگو نہ کریں نہ زیادہ سانس لیں، غذائیں بالفعل گرم نہ ہوں بلکہ مائل بہ برودت ہوں، رگوں کے پھولنے اور پھٹنے سے جن مریضوں کو یہ حالت درپیش ہو انہیں قابض غذائیں کھانے کا حکم دیں۔ متعفن قرحہ یا شگاف کی وجہ سے جن مریضوں کی یہ حالت ہو گئی ہو انہیں مغری غذائیں دیں، کوئی ایسی چیز نہ پئیں جس کے اندر جلاء اور حدت اور چرچرا پن پایا جائے۔ سرکہ مستثنیٰ ہے۔ نفث الدم میں عصارہ رجلہ پلائیں یہ بیحد بلند دوا ہے اسے کھلائیں بھی۔ پرسیاوشاں تمام نفث الدم میں مفید ہے۔ اسی طرح عصی الراعی عرق بارتنگ بھی نافع ہے۔ حرارت نہ ہو تو عصارۂ راسن عصارۂ کراث اور سرکہ نفث الدم کو روک دیتے ہیں۔ روغن آس، تھوڑی قابض شراب اور سرکہ کے ساتھ قابض چیزوں کا ضماد رکھیں۔ نفث الدم کے ساتھ سیلان شکم، یا بے خوابی ہو تھوڑا قابض شراب پلائیں۔ نفث الدم کے لئے حسب ذیل نسخہ عمدہ ہے:

کندر 75.00 ملی گرام رب الآس یا عصارۂ انار کے ساتھ سرمہ کی طرح پیس لیں۔ یہ عمدہ اور مؤثر ہے (اسکندر)

کندر ساڑھے دس گرام کوٹ پیس کر رب الآس ۵۰.۷ ۳ گرام میں گوندھیں اور پلائیں۔ یا بلوط اور کندر کا سفوف دیں یا حسب ذیل قرص استعمال کریں۔

طباشیر، گل مختوم اقاقیا، کافور، عرق باد روج میں پلائیں۔ شب یمانی کا سفوف دیں۔ صحت ہو گی۔ (مؤلف)

نفث الدم عفونت کے سبب ہو تو قابض اشیاء استعمال نہ کریں، بلکہ مغذی (تغذیہ بخش) اور معدل (تعدیل پیدا کرنے والی) چیزیں دیں، تاکہ عفونت اور اس کی حدت میں سکون ہو۔ رگوں کو کاٹنے سے اس وقت پرہیز کریں جب یہ دیکھیں کہ عفونت سے خارج ہونے والا خون زیادہ ہے بالخصوص جب کہ بیمار دبلا اور نحیف ہو۔ سینہ خشک ہو چکا ہو اور گوشت زائل ہو گیا ہو، ایسی صورت میں رگوں کے کاٹنے سے سل ہو جائے گا۔ ماء الشعیر اور ملوخیا وغیرہ دیں، سرکہ، نمک، اور پیاز وغیرہ کے قریب نہ جانے دیں۔ تیز نزلہ کے سبب پیدا شدہ نفث الدم میں اس بات کے لئے کوشش کریں کہ سرکہ اور روغن گل و آب سرو کے ذریعہ سر کا مزاج سرد اور مرطوب رہے۔ ایسا کرنے سے گرم زکام ٹوٹ جائے گا اور تیز نزلہ جاتا رہے گا۔

نطول، ضماد، اور سر کے لئے سعوط بارد (ناک کے ذریعہ ٹھنڈک پہونچانا) کی برابر اور بھرپور کوشش کریں، بیمار کو بنج، عنب الثعلب اور حی العالم کے جوشاندہ کا غرغرہ کرائیں اور انہی ادویات کو روغن کے ساتھ سر پر رکھیں۔

جالینوس پر حیرت ہے کہ اس راہ کے برعکس رویہ انہوں نے کس طرح اختیار کر لیا حتی کہ مریض کو نقصان پہونچ گیا۔ میں تو اس کا تجربہ کر چکا ہوں۔ (بولس)

یہ بات محل نظر ہے۔ یہاں ایک غلطی ہے۔ تبدیل مزاج کے لئے سر کو ٹھنڈا کریں گے تو بہ کثرت نزلے سینہ کی جانب اتریں گے۔ اس کے برعکس سر کو گرم رکھیں گے تو سینہ کی جانب کسی چیز کا انصباب ہرگز نہ ہو گا۔ (مؤلف)

جالینوس نے مذکورہ مذہب کے برعکس سر پر ادویہ محرقہ (جلانے والی دوائیں) تک رکھی ہیں اور تریاق اور ایروساتک پلایا ہے۔ یہ ساری تدبیریں عفونت میں اضافہ کرتی ہیں۔ (بولس)

یہ گفتگو بھی غلط ہے کیونکہ یہ ادویات عفونت کو روکتی ہیں، ان سے سخت خشکی پیدا ہوتی ہے۔ بولس نے جن دواؤں کا ذکر کیا ہے ان سے قرحہ کے اندر میل آتا ہے۔ (مؤلف)

نفث الدم کے بہت سارے مریضوں کو میں نے شاذنہ کے ذریعہ صحتیاب کیا ہے اسے پیس کر اس کا غبار ۶۰۰ ملی گرام عرق انار یا عرق برسان دارا (عصی الراعی) کے ہمراہ پلایا، اسی طرح پھیپھڑے کے قرحوں کا بھی علاج کیا ہے۔ شاذنہ اسے خشک کر دیتی ہے اس کا اثر دیگر ادویات کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے پھر کسی طرح کا ہیجان پیدا ہوتا ہے نہ کھانسی آتی ہے۔ قصبۃ الرئہ کے زخم بھی

108479

اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں ان مقامات کے اندر خشکی پیدا کرنے کے لئے دوا سے بہتر کوئی اور چیز نہیں ہے (بولس)

یہ بیان اس لئے ہے تاکہ قرحہ ریوی کو خشک کرنے والی ادویات کے باب میں جالینوس کی مخالفت کی جائے۔ مگر پیش کردہ دواؤں کی قوت اس حد تک نہیں ہے کہ وہ جالینوس کی دواؤں کے مقابلہ میں اثر کر کے تعفن کو روک دیں۔ (مؤلف)

شاذنہ نہ مل سکے تو علاج گل مختوم اور حجر ارمنی سے کریں۔

نزلہ بارد ہو اور بہہ کر آنے والی چیز خام بارد ہو تو ایسی صورت میں مریض کو تریاق دیں۔ میں نے سر کے وسط میں داغ دیا ہے۔ جس سے مریض صحتیاب ہو گیا نزلہ جاتا رہا کھانسی میں سکون پیدا ہو گیا۔ نفث الدم کا ہر مریض جماع، غصہ، چیخ پکار، کرفس، صبر، پرانے پنیر، شراب، دھوپ، گرم پانی اور گرم کھانوں سے پرہیز کرے۔ دودھ پر گزارہ کرے، اسے غذا بنالے۔ تازہ مرطوب پنیر سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک ایسا شخص میرے علم میں ہے جو سال بھر سمید روٹی کے ساتھ دودھ کھاتا اور پیتا رہا۔ شراب سے پرہیز کیا چنانچہ قرحہ رئہ سے صحتیاب ہو گیا۔ (بولس)

قئے الدم کی ایک قسم شدید امتلاء سے پیدا ہوتی ہے اس سے فائدہ ہوتا ہے، مریض کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یہ ایک طرح کا فضلہ ہوتا ہے جسے طبیعت دفع کرتی ہے۔ مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ امتلاء سے بچے کیونکہ زیادہ ہو گیا اور طبیعت دفع نہ کر سکے تو اچانک موت طاری ہو جاتی ہے کیونکہ فضلہ سے قلب کے بطون بھر جاتے ہیں اور نبض رک جاتی ہے (قسط)

قصبۃ الرئہ کے شعبوں اور شریانوں کے درمیان کچھ گذرگاہیں ہوتی ہیں جن سے بخارات گزرتے ہیں طبعی حالت میں خون کا گذر یہاں سے نہیں ہوتا۔ یہ گذرگاہیں کسی وقت کشادہ ہو جاتی ہیں تو قصبۃ الرئہ میں کچھ خون آجاتا ہے اور نفث الدم کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

کھانسی آنے پر جھاگ دار خون خارج ہو تو یہ پھیپھڑے سے خارج ہو گا۔ جھاگ دار نہ ہو گا تو اس کا تعلق پھیپھڑے سے نہ ہو گا کیونکہ جھاگ دار خون پھیپھڑے کے گوشت میں کسی قرحہ کے ہونے سے لاحق ہوتا ہے۔ خارج ہونے والا جو خون جھاگ دار نہیں ہوتا وہ پھیپھڑے کی کسی رگ کے پھٹ جانے سے خارج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

پھیپھڑے اور سینہ سے آنے والے خون کے درمیان میں سیاہی سے امتیاز کرتا ہوں، خون سیاہ ہو اور تھوڑا تھوڑا آئے تو یہ سینہ سے آنے کی علامات ہیں (مؤلف)

تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے کہ نفث الدم میں سرخ رنگ بیماری کو بڑھا دیتا ہے۔ (جالینوس)

نفث الدم کے مریض کو دودھ نہ پلائیں گے البتہ کمزور ہو تو پلا سکتے ہیں۔

کیونکہ دودھ سے خون زیادہ ہو جاتا ہے اور مریض خون زیادہ تھوکنے لگتا ہے کیونکہ رگوں کے اندر خون بھر جاتا ہے۔

اسی طرح موٹا تازہ چربی والا مریض کھانستا ہے تو رطوبتیں تھوکتا ہے تو اس کے لئے بھی دودھ بہتر نہیں ہے کیونکہ دودھ سے سینہ اور پھیپھڑے کے اندر رطوبات بھر جاتی ہیں۔ لہذا سل کے مریضوں کے لئے جو بیحد لاغر ہو چکے ہوں، خشک کھانسی میں اور خالص کرسوداء کے لئے دودھ موزوں ہے (مؤلف)

منہ سے خارج ہونے والا خون آلہ غذائی سے یا آلہ تنفس سے یا سر سے آتا ہے، معدہ اور اس کے اردگرد سے آنے والا خون قئے کی صورت میں ہوتا ہے۔ (ابن سرابیون)

اگر خون قریبی حصہ سے آرہا ہے تو قئے کی تحریک کے شروع ہی میں معمولی حرکت سے خارج ہوگا۔ ایسے ہی آلہ تنفس سے آرہا ہوگا اور اس کا تعلق قریب سے ہوگا تو بلغم کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (مؤلف)

آلہ تنفس سے آنے والا خون کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (ابن سرابیون)

اگر خون قریبی حصہ سے آرہا ہے تو قئے کی تحریک کے شروع ہی میں معمولی حرکت سے خارج ہوگا۔ ایسے ہی آلہ تنفس سے آرہا ہوگا اور اس کا تعلق قریب سے ہوگا تو بلغم کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (مؤلف)

آلہ تنفس سے آنے والا خون کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (ابن سرابیون)

آلہ تنفس میں خون کا تعلق جس قدر دور سے ہوگا اسی قدر سخت کھانسی بھی ہوگی۔ (مؤلف)

سر سے آنے والا خون تالو اور اس کے اردگرد سے آتا ہے۔ یہ بلغم کے ذریعہ خارج ہوگا۔ سر سے آنے کی حالت میں ام الرأس کے اندر درد ہوگا۔ (ابن سرابیون)

اگر ایسا نہ ہو تو درد تالو اور اس کے اردگرد ہوگا۔ (مؤلف)

آلہ تنفس سے آنے والا خون سینہ یا پھیپھڑے سے آتا ہے۔ پھیپھڑے سے آنے والا پھیپھڑے کے گوشت یا اس کی رگوں سے آتا ہے سینہ سے آنے والا خون گاڑھا جما ہوا اور مائل بہ سیاہی ہوتا ہے کیونکہ طول مسافت کی وجہ سے یہ منجمد ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ سینہ میں درد بھی ہوتا ہے درد اس مقام پر ہوتا ہے جہاں شگاف ہوتا ہے۔ میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اس پہلو مریض لیٹا ہے تو خون اس نے بہ کثرت تھوکنا شروع کر دیا ہے۔ اس کے سبب کا تذکرہ ہم نے اس کے باب میں کر دیا

ہے۔ اس بیماری کا استنباط ہم نے حیلۃ البرء کے پانچویں مقالہ سے کیا ہے جہاں مصنف نے سینہ کے اندر ماء العسل کے سرایت کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔

پھیپھڑے کے گوشت سے آنے والا خون، پھیپھڑے کی رگوں کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے یہ مائل بہ سفیدی، پتلا پن لئے ہوئے اور جھاگ دار ہوتا ہے۔ یہ نہایت برا ہوتا ہے اور سل میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھیپھڑے کی رگوں سے آنے والا خون زیادہ ہوتا ہے اور سینہ اور پھیپھڑے کے گوشت کے مقابلہ میں سرخ، رقیق اور گرم ہوتا ہے۔ یہ پھیپھڑے کے گوشت کے مقابلہ میں زیادہ پتلا نہیں ہوتا بلکہ گاڑھا اور خون سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی رگوں سے خون، رگوں کا منہ کھل جانے، پھٹ جانے یا ان کے فاسد ہو جانے سے نکلنے لگتا ہے۔ منہ کھلنے کی وجہ عروقی امتلاء کثرت خون، سقطہ وضربہ، چیخ و پکار یا خون کی حدت ہوتی ہے۔ عروقی فساد فقط خون کی حدت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ لہذا مقدم تدبیر کثرت حمام، عمر درازی، جسمانی امتلاء، یکبارگی بہ کثرت گاڑھے خون کے چھڑنے، حمام کے بعد غذا لینے اور گرم کھانا کھانے سے امتلاء دموی کا پتہ کریں۔ ایسی حالت میں خون کا چڑھنا، اور تھوکنا آسانی سے ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ نہ درد ہوتا ہے نہ بخار۔

خون کی حدت سے رگوں کے کھل جانے میں تیز حرارت اور خون کے اندر بہت زیادہ لطافت ہوتی ہے۔ فساد عروق، تیز، تلخ نزلہ، یا تیز اور چربی غذاؤں کے استعمال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یکبارگی بہت زیادہ خون اس میں نہیں آتا۔ اس کے ساتھ درد اور بخار ہوتا ہے۔

رگیں پھٹتی ہیں بیحد سخت ٹھنڈک یا بھاری بھر کم بوجھ کی وجہ سے۔ اس کی وجہ سے آنے والا خون گاڑھا اور زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر حالات میں ورم موجود ہوتا ہے۔ اس سے چھٹکارا مشکل ہوتا ہے۔ مریض صحتیاب نہیں ہوتا۔

## رگوں کے کھلنے کا علاج:

ہمیشہ باسلیق ابطی کی فصد کھول دیں، بقدر طاقت دوسرے اور تیسرے دن بھی خون نکالیں۔ مریض آرام کرے، گفتگو کرنا قطعاً ترک کر دے، جب بھی شدت تنفس پر مجبور ہو اور نفث الدم کے ساتھ سخت تکلیف دہ کھانسی نہ ہو تو تیز سرکہ پانی میں ملا کر جرعہ جرعہ لے تاکہ پھیپھڑا منجمد خون سے صاف ہو جائے۔ کھانسی تکلیف دہ ہو تو سرکہ سے پرہیز کریں۔ کیترا، صمغ وغیرہ مسکن دواؤں کے ذریعہ جیسے بھی ہو کھانسی روکنے کی تدبیر کریں۔ مریض سیدھا لیٹے، سیدھا نہ لیٹے گا تو سینہ کے بعض حصے بعض پر دباؤ ڈال کر کھانسی پیدا کریں گے۔ کھانسی اس طرح کے مریض کے لئے نہایت خراب

ہے کیونکہ اس سے ورم پیدا ہوگا اور مقام ماؤف بند نہ ہو سکے گا۔ دیکھیں جسم اگر صاف نہ ہو تو خلط غالب کے لئے مسہل دیں۔ خون آنا بند نہ ہو تو گل، پھٹکری، کہرباء، گلنار، جیسی مغری اور قابض ادویات عرق بہی کے ساتھ استعمال کریں۔ بخار نہ ہو تو شراب دیں۔ غذا کم دیں اور قابض دیں۔ خون سر کی جانب سے تالو میں آرہا ہو تو سب سے پہلے قیفال کی فصد کھولیں پھر قابض اشیاء کا غرغرہ کرائیں اور ضمادوں کے ذریعہ سر کو ٹھنڈا کریں۔ (ابن اسرابیون)

یہ علاج محل نظر ہے۔ یہاں گرمی پہونچانے کی ضرورت ہے اعتدال کے ساتھ نیند لانے کے لئے مخدر اشیاء دیں۔ کھانسی کو تسکین دیں، سینہ پر قابض ضماد رکھیں۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کے گوشت سے آنے والے خون کا علاج مذکورہ بالا کریں۔ مگر یہاں سرکہ کی ضرورت نہیں ہے۔ گل، شاذنہ جیسی خشک، گوشت پر کرنے والی ادویات ماء العسل کے ساتھ دیں۔ فساد عروق کے لئے یہ علاج عمدہ ہے۔ شاذنہ کو کوٹ کر ذرہ بنادیں اور ۵ گرام پلائیں۔ مذکورہ بالا وضاحت کے مطابق کھانسی اور نزلوں کا تنقیہ کریں، مخدرات دیں۔ فساد عروق کا علاج کثرت سے جسم کا تنقیہ کر کے کریں، عمدہ غذائیں دیں۔ کیونکہ یہاں ردی اختلاط ہوتے ہیں۔ مسکن اور ٹھنڈی چیزیں دیں۔ فصد اور ملین اشیاء کے ذریعہ شکم کو نرم کرنا نہ بھولیں۔ شاذنہ، گل، کہرباء اور دم الاخوین پلائیں۔ شاذنہ کا اثر یہ ہے کہ زخم کو خشک کرتی اور تیزی سے صحت لاتی ہے۔ پیپ آنا شروع ہو تو شاذنہ کو پیس کر ذرہ کے مانند کرلیں اور اس کے بعد پلائیں۔ پینے میں بارش کا پانی نہ مل سکے تو ایسا پانی دیں جس میں گلاب، گل ارمنی بھگودی گئی ہو۔

## حدت اور فساد عروق کے ساتھ نفث الدم کیلئے عمدہ سفوف:

طباشیر ۱۰، گل ارمنی ۱۰، شاذنہ ۱۰، بسد ۵، کہرباء ۵، لؤلؤ ۵، صمغ ۶، کیترا ۶، خشخاش سیاہ ۳، تخم رجلہ ۳، تخم گلاب ۳، تخم خرفہ ۳، گلنار ۳۔

مقدار خوراک ساڑھے دس گرام ہمراہ آب باراں۔

## دیگر:

کندر، گل مختوم، صمغ، دم الاخوین، اقاقیا۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔ (ابن سرابیون)

## مفردات:

رجلہ کا کھانا نفث الدم کے لئے عمدہ ہے (جالینوس)
رجلہ وہاں استعمال کریں جہاں نفث الدم کے ساتھ حرارت اور سخت پیاس ہو کیونکہ اس سے غایت درجہ حرارت بجھتی ہے اور قبض کے ساتھ رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ (مؤلف)
عصارۂ لحیۃ التیس نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ بیخ قنطوریوں کبیر ۹ گرام بخار ہو تو آب تازہ کے ساتھ ورنہ شراب کے ہمراہ لیں۔ نفث الدم میں مفید ہے (جالینوس)
اس کی وہاں سخت ضرورت ہوتی ہے جہاں مذکورہ فعل کے ساتھ تھوکنے میں سہولت بھی پیدا کرنا ہو۔ لہذا یہ بات نوٹ کرلیں۔ (مؤلف)
جالینوس نے تقدمہ المعرفۃ میں لکھا ہے کہ نفث الدم کی ایک قسم ورم ریہ دمومی سے لاحق ہوتی ہے۔ خون کا ترشح یہاں سے قصبۃ الریہ پر ہوتا ہے اس قسم میں اور دیگر اقسام میں فرق یہ ہے کہ اس میں خون کم ہوتا ہے زیادہ نہیں ہوتا جب کہ پھیپھڑے کی رگوں کے پھٹ جانے میں ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ سخت بخار، تنفس عظیم، نہایت طاقتور ہوتا ہے یا چہرہ سرخ ہوتا ہے یہ قسم اکثر چار دن یا ایک ہفتہ کے اندر پک جاتی ہے یہ مامون ہوتی ہے۔ ایک ہفتہ کے بعد علیٰ حالہ باقی رہے تو بیحد خطرناک ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا علاج قابض اشیاء سے نہیں بلکہ سب سے پہلے فصد پھر منضج دے کر کیا جاتا ہے۔
پوست کندر کا استعمال نفث الدم میں اطباء کثرت سے کرتے ہیں کیونکہ یہ مفید ہوتا ہے۔ نفث الدم کے لئے زراوند عمدہ ہے، گل مختوم اس کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)
گل مختوم کو کوٹ کر منہ میں چھڑک دیا جائے تو سیال خون رک جاتا ہے، خون کو قطعی روکنے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور دوا نہیں ہے۔ گل لامی نفث الدم کے لئے بیحد عمدہ ہے۔ کندر کا مشروب نفث الدم میں مفید ہے۔ پوست اسی باب میں طاقتور ہے۔ آملہ نفث الدم کو عمدہ طور پر روک دیتا ہے حب الآس نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)
اس وقت جب کہ سینہ میں خشونت (کھردراپن) موجود ہو (مؤلف)
تخم کراث ۷ گرام، ساق ۷ گرام نفث الدم اور مزمن کو توڑ دیتے ہیں، غاریقون کا مشروب پھیپھڑے اور سینہ سے آنے والے خون کو روک دیتا ہے۔ راوند نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)
عرق بادروج نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (روفس)
گل مختوم خالص کے مقابلہ میں خون کو روکنے کے لئے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (خوز)

مومیائی عجیب وغریب شئے ہے۔ (مؤلف)

سخت بھوک کے وقت معدہ پر مرۂ سوداء کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ خالص خون اس کی پرورش کرتا ہے سخت بھوک کے بعد خون کی قئے ہو تو یہ خیال کریں کہ یہاں کچھ شگاف ہو گیا ہے اس سے کوئی حرج ہرگز نہ ہوگا۔ (خوز)

ٹھنڈک سے سینہ اور پھیپھڑے کی رگیں لوگوں کی پھٹتی ہیں جن کے مزاج خشک ہوتے ہیں۔ جسم دبلے اور سخت ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مرطوب اور نرم جسم کم متاثر ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

مسلسل شدید کھانسی کا مریض نفث الدم سے چھٹکارا نہیں پاتا کیونکہ کھانسی کی شدت اور تسلسل سے کوئی رگ پھٹ کر رہتی ہے۔ ایسی صورت میں جلد فصد کھول دیں تاکہ رگوں پر بوجھ ہلکا ہو جائے۔ سینہ کی ہلکی مالش اور اس پر نطول کریں، گرم پانی کا جرعہ دیں تاکہ مریض مذکورہ کیفیت پیدا ہونے سے محفوظ رہے۔ (مؤلف)

ایک عورت گاڑھا سیاہ خون تھوک رہی تھی، خون کچھ جما ہوا اور کچھ جما ہوا نہیں تھا۔ تھوکتے وقت لذع اور مری کے اندر ناقابل برداشت سوزش محسوس کرتی اس وقت اُسے قئے ہو جاتی تھی۔ یہی کیفیت کئی دن تک جاری رہی مگر اس سے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی تھی بلکہ کلانی طحال جس کی وہ شکار تھی کم ہو گئی۔ اسی طرح ایک اور شخص سال بھر قئے کرتا رہا چنانچہ اس کی حالت بہتر ہو گئی۔ لہذا واضح رہے کہ خون کی قئے اور دست جگر اور طحال سے اس لئے ہوتی ہے کہ ردی فضلات کا ازالہ ہو جائے یا شدید امتلائی کیفیت جاری رہے۔ اگر فضلات ردی نہ ہوں تو انہیں روکنے میں جلدی نہ کریں اور غور کر کے دیکھ لیں کہ آیا یہ عادت رہی ہے؟ کیا اس کے ازالہ کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے؟ اور تدبیر کے بعد کیا حالت بدتر ہو گئی ہے یا بہتر؟ (مؤلف)

نفث الدم ریوی میں فصد کھول دینا اور تھوڑا تھوڑا خون کئی بار نکال دینا مفید ہے، مریض کو حکم دیں کہ نہایت کھٹا سرکہ پانی میں ملا کر جرعہ جرعہ کئی بار لے، اس سے خون کا آنا بند ہو جاتا ہے اور منجمد خون تحلیل بھی ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کی یہ تدبیر اختیار کرنے سے پہلے شگاف کو بند کرنے کی تدبیر کریں۔ مریض کے دونوں بازوؤں اور ناک کے دونوں کناروں کو حسب قاعدہ باندھ دیں۔ اور اسے پانی ملا ہوا سرکہ تین بار دو یا تین گھنٹوں کے اندر دیں۔ اس کے بعد مغری، قابض، مخدر، اور نیند آور دوائیں سرکہ میں ملا کر دیں، یہ بہت مؤثر ہے سرکہ کے اندر پانی کثرت سے ملا ہوا ہو۔ دن میں دو بار عصارۂ بھی دیں۔ مریض

میں طاقت ہو تو اس دن کھانا بالکل نہ دیں۔ کھانے میں پرندوں کا گوشت دیں اور مریض کو تاکید کریں کہ چیخنا اور تھکاوت کے کام کرنا تو درکنار بولے تک نہیں۔ اسی طرح ساتویں دن تک تدبیر کرتے رہیں، مریض کی گلو خلاصی ہو جائے گی۔

انسان کو کبھی یہ حالت پیش آتی ہے کہ سیاہ گاڑھا خون قئے کرتا ہے، ساتھ میں شدید غشی اور سوزش ہوتی ہے۔ یہ دراصل ایک فضلہ ہوتا ہے جس کا طحال سے انصباب ہوتا ہے۔ معدہ اور سینہ کے اندر خون کے جم جانے سے بھی انجماد خون کے مذکورہ اعراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

کوئی ایسا شخص نظر آئے جو سینہ سے خون خارج کرتا ہو یا خون کی قئے کرتا ہو۔ اس طرح کی حالت پیشتر نہ رہی ہو بلکہ کوئی ایسا سبب رہا ہو جس کی وجہ سے نفث الدم یا خون کی قئے آتی ہو، پھر یہ حالت ختم ہو گئی ہو۔ اس کے بعد رنگ میں زردی، جسم میں لاغری، غشی، نبض میں صغر، جسم میں گرمی اور استرخاء پیدا ہو گیا ہو تو خیال رہے کہ خون یا تو سینہ کے اندر یا پھیپھڑے میں منجمد ہو گیا ہے۔ خون جوں ہی پھیپھڑے کے اندر آتا ہے کھانسی کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے۔ فوراً ایسی چیزیں دیں جو خون کے تھکے کو تحلیل کر دیں تو سینہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ اسی کے ساتھ ایسی چیز بھی دیں جو خون کو دھو دیا کرے۔

قاطع اور مفتح تمام دوائیں نفث الدم ریوی کے لئے خراب ہیں کیونکہ اس طرح کے مریضوں کو ان کے مخالف دواوں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قابض ادویات ہوتی ہیں۔

ذات الجنب میں جب کیفیت ہلکی ہو یا سحنہ (چہرہ کی حالت) خراب میں فصد کھولنا جتنا ضروری ہے اس سے زیادہ ضروری نفث الدم میں ہے۔ نفث الدم میں فصد کھولنے کی ضرورت نہ بھی ہو تو بھی کھول دیں۔ خواہ مریض کمزور کیوں نہ ہو۔ (جالینوس)

## نفث الدم کا ایک عمدہ اور مؤثر نسخہ:

منہ میں خباز کا رس لے کر تھوڑا تھوڑا حلق سے نیچے اتار دیں۔ (تیاذوق)

اس کے ساتھ صمغ اور لعاب اسپغول شامل کر لیں۔ خباز میں عجیب و غریب لزوجت (لسی) ہوتی ہے (مؤلف)

نفث الدم کے مریض کے یہاں آکر وہ طاقتور ریاضت کراتا تھا جو اس کی موت کا باعث ہو جاتی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ ایسا اس وقت کرنا چاہئے جب امتلاء دموی موجود ہو

(جالینوس بنام ارسطرالیس)

نورستہ کلی اذخر نفث الدم میں مفید ہے، پوست غرب بھی اثر رکھتا ہے۔
اسفنج سوختہ پھیپھڑے میں ڈبونے کے بعد نفث الدم کے لئے موزوں ہے۔ شاخ گوزن سوختہ ساڑھے دس گرام کا مشروب ہمراہ کیترا نفث الدم میں مفید ہے۔ نفث الدم میں آس تر اور خشک کھائی جاتی ہے۔ غرب کا پھل کھانا نفث الدم میں مفید ہے۔ (جالینوس)
جالینوس کا قول ہے کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ شاخ گوزن خاصکر دوسری سینگوں کے مقابلوں میں زیادہ محمود ہے۔ اسے سوختہ کرنے کے بعد دھو کر استعمال کیا جائے تو نفث الدم کے لئے شافی ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)
کوئی انفحہ (بھیڑ بکری کے بچے کا تیزاب معدی) 1500 ملی گرام مشروب کے طور پر استعمال کیا جائے تو نفث الدم میں مفید ہے بلوط، جفت بلوط، اور بلوط کا جوشاندہ بھی مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)
رجلہ کا کھانا نفث الدم میں مفید ہے عصارہ رجلہ کا مشروب اور زیادہ مؤثر ہے (جالینوس)
بیخ بادآورد کا مشروب نفث الدم کے لئے موزوں ہے۔ نفث الدم کو یہ قطعی طور پر توڑ دیتا ہے۔ اس میں یہ واضح طور پر مفید ہے۔ اسی طرح بادورد سیاہ بھی مفید ہے۔ بھونیں تو آتش بے دود پر بھونیں، اس کی افادیت بیحد بڑھ جاتی ہے۔ بیضہ کا چھلکا اتار کر چاٹنا نفث الدم میں مفید ہے۔ اس کے ساتھ کوئی مغری دوا جس میں یبوست ہو، مثلاً کاہربا یا کوئی قابض شئے مثلاً گلنار، خشخاش اور تخم بنج شامل کر ۰۰۰ املی گرام شربا استعمال کی جائے تو حد سے بڑھے ہوئے نفث الدم میں مفید ہے۔ (جالینوس)
دار شیشعان کا جوشاندہ نفث الدم کو روک دیتا ہے۔ (دیاسقوریدوس وجالینوس)
سبزی گلاب (اقماع الورد) کا مشروب نفث الدم کو قطع کر دیتی ہے۔ کارباء کا بھی یہی اثر ہے رسوت کو ہمراہ آب نفث الدم میں استعمال کرتے ہیں، لباب گندم سے گاڑھی چٹنی بنا کر استعمال کرنا نفث الدم میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)
مقطون نفث الدم میں مفید ہے۔ (دسیاسقوریدوس وجالینوس)
طرفاء کے پھل کا مشروب نفث الدم میں مفید ہے طراشیث اپنی خاصیت سے خون کو روک دیتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)
گل مختوم اور گل کوکب ساموس دونوں عمدہ ہیں (بدیغورس)
گل ارمنی نفث الدم میں بیحد مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)
عصارۂ برگ انگور نفث الدم میں مفید ہے (جالینوس)
انگور صحرائی کے پھل کا مشروب نفث الدم میں مفید ہے کندر مفید ہے، اس کا چھلکا اور زیادہ

مفید ہے۔ بھنی ہوئی دھنیااس کے لئے نفع بخش ہے (دیاسقوریدوس)

تخم کراث نبطی ۷ گرام کا مشروب ہمراہ حب الآس سینہ کے مزمن نفث الدم کو قطع کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بادام تلخ ہمراہ نشاستہ وپودینہ نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ صمغ بادام نفث الدم میں مفید ہے۔ بادام تلخ نفث الدم میں نفع بخش ہے۔ (دیاسقوریدوس وجالینوس)

عصارۂ برگ خرفہ سینہ اور پھیپھڑے سے آنے والے خون میں مفید ہے۔ طراثیث کا مشروب سینہ اور پھیپھڑے سے ہونے والے نفث الدم میں نافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

مصطگی نفث الدم میں عمدہ اور مفید ہے۔ (جالینوس)

پوست بیخ مصطگی وبرگ مصطگی دیر تک جوش دے کر صاف کیا جائے پھر اسے اتنا پکایا جائے کہ شہد کے مانند گاڑھا ہو جائے اور اسے استعمال کریں۔ نفث الدم میں مفید ہے۔ شراب میں خاص پانی کی جگہ بارش کا پانی شامل کر کے استعمال کرنا نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (دیاسقوریدوس)

قسب نفث الدم میں مفید ہے۔ کھجور کا مشروب نفث الدم کے موافق ہے۔ عصارہ نعنع ہمراہ سرکہ کا مشروب قاطع نفث الدم ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ ایسا اس لئے ہے کہ اس کے اندر کسیلاپن ہوتا ہے۔ پرانا نہ ہو تو سرکہ ملا کر پینے سے نفث الدم ٹوٹ جاتا ہے۔ (روفس)

عصارہ نعنع کا مشروب ہمراہ شاذنہ نفث الدم میں بیحد مفید ہے۔ (یہودی) بہی مشوی کا کھانا نفث الدم میں بیحد مفید ہے، سینہ کے اندر اس سے کھردرا پن بہت کم لاحق ہوتا ہے۔ گل بہی نیز عرق بہی کا مشروب نفث الدم میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

جوز السرو اچھی طرح کوٹ کر اور شراب کے ساتھ استعمال کیا جائے تو نفث الدم میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

مچھلی سے بنی ہوئی غذا چٹنیوں کے ساتھ استعمال کرنا نفث الدم میں مفید ہے (جالینوس)

آب حصرم نفث الدم غیر مزمن کے لئے مفید ہے، ضرورت ہے کہ کسیلاپن زیادہ ہو اس سے اثر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

عصا الراعی اور گل علیق نفث الدم میں مفید ہے۔ صبر ساڑھے تین گرام ہمراہ آب سرد کا مشروب نفث الدم کے لئے قاطع ہے۔ بیخ قنطوریون ساڑھے تین گرام کا مشروب جب بخار نہ ہو تو شراب کے ہمراہ، اور بخار ہو تو آب تازہ کے ہمراہ نفث الدم صدری میں مفید ہے۔ بیخ قنطوریون کبیر نفث الدم میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۹ گرام ہمراہ آب تازہ یا شراب دانہ انار ترش بارش کے پانی میں

بھگو کر پینا نفث الدم میں مفید ہے (دیاسقوریدوس)

غاریقون 1500 ملی گرام مشروب ہمراہ آب تازہ نفث الدم کو قطع کر دیتا ہے (بولس)

گلنار نفث الدم میں مفید ہے (دیاسقوریدوس)

زراوند کا مشروب نفث الدم میں نفع بخش ہے (دیاسقوریدوس)

شاذنہ کو رگڑ کر آب عصی الراعی میں پینا نفث الدم میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس و جالینوس)

ذنب الخیل نفث الدم صدری میں مفید ہے۔ قرن الثور سوختہ کا مشروب ہمراہ آب نفث الدم میں نفع بخش ہے۔ (جالینوس)

تخم خطمی نفث الدم میں مفید ہے۔ بیخ خطمی بھی اس میں مفید ہے کیونکہ قبض کی تاثیر رکھتی ہے۔ (جالینوس)

## نفث الدم میں مفید ادویات:

بیخ اذخر، ریوند چینی، دار شیشعان، پوست کندر، مصطگی، جوز السرو، پوست صنوبر، پوست شجرۂ مریم، طراثیث، آملہ، گل ارمنی، گلاب مع سبزی، شاخ گلاب، انار ترش، دانہ انار بارش کے پانی میں جوش دیا ہوا، حب الآس، صمغ عربی، شاخ گوزن سوختہ، انفحۃ الآرب، خرفہ، بقلہ حمقاء، غاریقون، یہ تمام ادویات بوزن ۷ گرام، گلاب کی شاخوں کے عرق یا عرق خرفہ کے ہمراہ پینا نفث الدم میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

ہمیشہ باسلیق کی فصد کھولیں۔ نفث الدم کو قطع کر دینے والی دوائیں حسب ذیل ہیں:
رجلہ، ریوند، گل مختوم، صمغ عربی، گلاب، گلنار، (اسحاق)۔

## نفث الدم کے لئے سفوف کا نسخہ:

کزبرہ مقلو ۱۰، عصارۂ خرفہ ۱۰، تخم رجلہ مقلو ۱۰، شاخ گوزن سوختہ ۱۰، کہرباء سفید ۱۰، گلنار ۱۰، نشاستہ مقلو ۱۰، جفت بلوط ۷، اقاقیا ۷، طباشیر ۷، گل سرخ مع سبزی ۷، ریوند چینی ۸، تخم حماض مقلو ۸، سادروان ۸، بسد مغسول ۸، مرات (کئی بار دھلا ہوا) ۸، صمغ محمص ۱۵، گل مختوم ۵۰، اسپغول ۳۰، اسپغول کے سوا تمام دواؤں کو کوٹ کر آب خرفہ میں شامل کریں اور صبح و شام ۷ گرام استعمال کریں۔ غذا میں مسور مقشر بھنی ہوئی، سرکہ اور آب نار میں جوش دے کر لیں۔

نفث الدم چار پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ ۱۔ شگاف ہو گیا ہو۔ کودنے پھاندنے، چیخ و پکار یا ضرب سے ۲۔ شدید غم و غصہ لاحق ہو جانے سے نفسانی تحریک ہو گئی ہو۔ ۳۔ تیز اخلاط نے فساد پیدا کر دیا

ہو۔ ۴۔ رگوں کے منہ کھل گئے ہوں۔ یہ حالت کثرت طعام و شراب، شیریں پانی میں کثرت حمام اور مسلسل بیکاری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

خلطی فساد وغیرہ میں فرق یہ ہے کہ خون کے اندر سیاہی اور تعفن ہو گا۔ شگاف وغیرہ کے درمیان فرق کثرت و قلت خون سے کریں گے۔ عروق کے اندر جہاں کہیں شگاف ہو خون گاڑھا ہو گا۔ اس سے پہلے ظاہری سبب موجود ہو گا۔ پھیپھڑے سے خارج ہونے والا خون لطیف اور رقیق ہو گا۔ اس میں جھاگ ہو گا۔ بغیر کسی تکلیف کے خارج ہو گا۔ سینہ سے خارج ہونے والے خون میں جھاگ ہو گا مگر تکلیف کے ساتھ خارج ہو گا کیونکہ سینہ کے اندر بکثرت عضلات ہوتے ہیں پھیپھڑے میں کوئی عضلہ نہیں ہوتا۔ فساد و خلطی سے پیدا شدہ نفث الدم کا علاج حدت کے اندر تسکین اور مزاج کے اندر تعدیل پیدا کرنے والی دواؤں سے کریں گے۔ مثلاً پانی میں جوش دیا ہوا دودھ، آب کدو، رجلہ اور خرفہ دیں گے۔ بخار میں ہو تو دودھ، ماء الشعیر، اسغیوس کے ذریعہ علاج کریں گے۔ رگوں کے منہ کھل جانے میں فصد، قلت غذا اور مازو، سماق۔ گلنار حب الآس، طباشیر، گل سرخ کے جوشاندہ اور لوہے سے بجھائے ہوئے پانی کے ذریعہ کریں گے۔ یہ پانی بیحد قابض ہوتا ہے بخار نہ ہو تو یہ پانی خاص طور پر پلاتے ہیں۔ قسطا، فاختہ، بٹیر، اور کم خون والے گوشت جیسے خشک گوشت غذا میں دیں۔ کم خون والے گوشت کو سرکہ، انار ترش اور سماق کے ساتھ ابال کر دیں۔ شگاف ہو جانے سے خون آرہا ہو تو صمغ قرط، صمغ ام غیلان، صمغ اجاص جیسی مغری دوائیں دیں۔ یہ حیرت انگریز تاثیر رکھتی ہیں۔ گل ارمنی نشاستہ، استعمال کریں سرمق (بتھوا) کھلائیں، مریض کو پائے دیں، ماء الشعیر اور نہری مچھلی کا اسفید باج پکا کر دیں۔ پائے نفث الدم کی تمام قسموں میں عمدہ ہوتے ہیں۔ (طبیب نا معلوم)

رگوں کے اندر خون زیادہ ہو جائے تو اور اس سے کچھ رگیں پھٹ جائیں تو ایسی حالت میں نفث الدم، بواسیر وغیرہ کے عوارض لاحق ہوتے ہیں۔ مریض کی عروقی طاقت رگوں کا پھٹنا ممکن نہ ہو اور خون کی مقدار بڑھ گئی ہو تو اچانک موت طاری ہو جائے گی۔ جسمانی صحت اور جسمانی قوت کی موجودگی میں بھی نفث الدم وغیرہ ہو جاتا ہے۔ ایک شخص کو دیکھا کہ شراب کے بعد کافی خون کی قے کی اس سے اُسے فائدہ ہو گیا۔ وریدیں جسم کے تمام اعضاء کے اندر پھٹ سکتی ہیں، شریانیں نہیں پھٹتی ہیں کیونکہ شریانوں کے اوپر شریانیں ہوتی ہیں۔ ایک بیحد موٹی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ان میں شدید امتلاء نہیں ہوتا کیونکہ یہاں بہ کثرت روح ہوتی ہے پھیپھڑے جیسے کثیر الحرکتہ عضو کے اندر شگاف واقع ہو جائے اور یہ شگاف کشادہ ہو تو صحتیابی مشکل ہوتی ہے۔ (قسطا)

تھوک میں جب بھی جھاگ دار خون نکلتا ہے یہ سمجھیں کہ اس کا تعلق پھیپھڑے سے ہے۔ اگر یہ صاف شفاف اور گاڑھا ہو تو اس کا تعلق سینہ سے ہو گا (ابن لجلاج)

## نفث الدم کے لئے:

گل سرخ مع سبزی، عدس مقشر، طراشیث، گلنار، گل ارمنی، کافور، عرق گلاب میں گوندھ کر سینہ اور پہلوؤں پر طلاء کریں اور ایک کتانی سرد ٹکڑے سے ہر گھڑی ٹھنڈک پہونچاتے رہیں۔

## نفث الدم کا جامع نسخہ:

بسد ۳، کہرباء ۳، لؤلؤ ۳، شاذنہ ۱۰، بارش کے پانی میں دھو کر خشک کیا ہوا نشاستہ بریاں ۴، صمغ عربی بریاں ۷، گلنار ۳، گل سرخ سبزی دور نمودہ ۹ گرام، طباشیر سفید ۹ گرام، تخم رجلہ ۲۱ گرام، تخم گلنار ۵ گرام، تخم خطمی بریاں ۵، گلی قبرسی ۱۵، گل ارمنی ۴۰، تخم خرفہ ۲۱ گرام، برگ خرفہ ۱۲ گرام، تخم خس ۱۴ گرام، سنبل ساڑھے ۷ اگرام۔ شاخ گوزن سوختہ خشک کردہ ۱۰، تخم حماض منقی بریاں ساڑھے تین گرام، ریوند چینی ساڑھے ۷ اگرام، زعفران ۵ گرام، خشخاش سیاہ ساڑھے ۷ اگرام، عصارہ آبر باریس ۵، لک مغسول ۳، کیترا ۵، کزبرہ بریاں ۱۰، کندر ۳، برگ نعنع خشک ۳، طلق ۵، شب ۳، قاقیا ۴ بارش کے پانی میں دھلا ہوا، طراشیث، انفحۃ الارنب والجدی ۵ (خرگوش اور بکری کے بچے کی رطوبت معدی)، سرطان سوختہ ۷ گرام، دم الاخوین ۵، گاؤزبان ۱۰۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ عرق خرفہ۔

## حد سے بڑھے ہوئے نفث الدم کے لئے:

حب الآس، تخم کراث نبطی، گلاب کی شاخوں اور ڈنٹھلوں سے نچوڑے ہوئے پانی کے ساتھ استعمال کریں یا پھر آب نعنع سرکہ کے ساتھ استعمال کریں۔

## عمدہ دوا:

تخم بنج سفید، ساڑھے تین گرام ہمراہ ماء العسل۔

جالینوس نے حیلۃ البر میں لکھا ہے کہ نفث الدم کے مریض فصد اور مسہل استعمال نہ کریں اور سر کو گرم نہ رکھیں گے تو سل میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس کی وضاحت ہم قروح ریہ کے بیان میں کر چکے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

منہ سے نکلنے والا خون سر سے آتا ہے جو قئے اور کھانسی کے بغیر خارج ہوتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ آرہا ہو تو قصبہ الریہ سے آنے کی صورت میں تھوڑا ہوگا اور جھاگ دار ہوگا مگر پھیپھڑے سے آنے کی صورت میں زیادہ ہوگا اور رقیق ہوگا۔ سینہ سے آنے کی صورت میں زیادہ ہوگا۔

پیٹ سے خارج ہوگا تو کھانسی کے بغیر خارج ہوگا۔ پھیپھڑے سے خون آنے کی صورت میں سرکہ کا استعمال اندرونی نہیں بیرونی کریں گے۔ سینہ پر پچھنے لگا ضروری ہے۔ حمام، حرکت، غصہ، چیخ و پکار، غم، تیز چرپری غذاؤں، دھواں اور غبار سے مریض کو محفوظ رکھیں۔ مریض اگر عورت ہے تو نہایت طاقت سے اس کا ادرار کر دیں گے اور ارطمث ہی اس کا جملہ علاج ہے۔

منہ سے نکلنے والا خون مری سے آتا ہے یا فم معدہ سے یا قعر معدہ سے یا منہ سے یا حلق سے یا قصبہ الریہ سے یا سر سے یا پھیپھڑے سے یا سینہ سے مری سے خون آرہا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان درد ہوگا۔ فم معدہ سے آرہا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ درد بیحد شدید ہوگا۔ حلق تے قے آنے کی صورت میں خون کھنکھار کے ساتھ خارج ہوگا۔ قصبۃ الریہ سے آنے کی حالت میں تھوڑی کھانسی کے بعد یکے بعد دیگرے تھوڑا تھوڑا آئے گا سینہ میں درد کم ہوگا۔ سر سے آنے کی صورت میں پیشتر سر کے اندر بوجھ محسوس ہوگا۔ چہرہ پر سرخی ہوگی یہ بھی کھنکھار کے ساتھ نکلنے گا۔ پھیپھڑے سے آنے کی حالت میں درد کے بغیر یکبارگی کثیر مقدار میں نکلے گا۔ سینہ سے آنے کی حالت میں تھکا بن کر نکلے گا اور مقدار تھوڑی ہوگی اور دفعۃً خارج نہ ہوگا۔ ساتھ میں سینہ کے اندر درد ہوگا۔ آلات تنفس سے جو خون بھی خارج ہوگا اس میں کھانسی لازماً آئے گی۔ سر سے خون اُتر کر آلات تنفس میں داخل ہو سکتا ہے۔ کتاب الاعضاء لآلمہ میں علامت ہم نے پہچان لی ہے اور جہاں علامت کا بیان ہے وہاں ہم نے تذکرہ کر دیا ہے۔ (جالینوس)

یہاں ایک ایسی علامت کی ضرورت ہے جو سر سے سر کی جانب آنے والے اور سینہ کی جانب آنے والے خون کے درمیان امتیاز پیدا کر سکے۔ (مؤلف)

نفث الدم کسی رگ کے پھٹنے یا فاسد ہونے یا حلق کے اندر جونک لگنے سے ہوتا ہے۔ رگ پھٹنے کی علامت یہ ہے کہ پیشتر سخت چیخ و پکار، سینہ پر شدید چوٹ، یا سخت کھنچاؤ کی حالت ہو چکی ہوگی۔ فاسد ہونے کی علامت یہ ہے کہ نزلہ ہوا ہوگا۔ پہلے تھوڑا خون خارج ہوا ہوگا پھر یکبارگی کثرت سے خون نکلا ہوگا۔ قرحہ کی علامت یہ ہے کہ خارجی سبب کے بغیر دفعۃً خون خارج ہوگا۔ جسم میں امتلاء پایا جائے گا۔ ساتھ میں کسی قسم کا درد نہ ہوگا۔ جونک لگنے کی علامت یہ ہے کہ خون لطیف اور پانی جیسا ہوگا۔

کبھی نفث الدم حد سے زیادہ بڑھی ہوئی برودت یا حرارت، یا حمام پر اصرار کرنے سے ہو جاتا

ہے۔ مسلسل میٹھے ماکول و مشروب، یا فساد پیدا کرنے والی مراری خلط یا نمکین بلغم کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

کندر، گلنار، دم الاخوین، اقاقیا، ھیوفسطیداس، افیون، کہرباء، صمغ، نشاستہ، گل مختوم، صبح وشام اور نصف النہار میں آب سرد کے ہمراہ پلائیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ ۱۹ گرام عرق بادروج، مریض کے سامنے گل ارمنی یا گل مختوم رکھیں جسے صاف کر کے چھلکے کے بغیر مصغ عربی میں گوندھ لیا گیا ہو اور تھوڑی کافور شامل کر کے خوشبودار بنالیا گیا ہو تاکہ اس کے استعمال سے مریض حرکت کر سکے۔ غذا میں پائے، پائے کے روغن، پیہ معز کے ساتھ پکائی ہوئی غذادیں، سینہ پر صندل، گلنار، گل سرخ، اور اقاقیا کا ہمراہ عرق گلاب طلاء کریں۔ اسی دن خون آنا رک جائے گا۔ (مؤلف)

## قرص کہرباء نفث الدم میں مفید ہے:

کاربا، گلنار، گلاب، اقافیا، رامک، طراشیث، صمغ عربی، کیترا، خشخاش، دم الاخوین، افیون، آب برسیاں دارا میں گوندھ کر ماءالشعیر کے ساتھ پلائیں۔ (یہودی)

بازومائل اشخاص (مجنون) میں گاڑھی ریاح کثرت سے پیدا ہوتی ہے اس سے نفث الدم کو مدد ملتی ہے۔ کیونکہ یہ کثرت گاڑھی ریاح سے رگیں بار بار پھٹتی ہیں۔ میرے خیال میں حرارت غریزی کے کمزور ہونے سے ان میں یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ان کے دل چھوٹے اور سینے تنگ ہوتے ہیں۔ (بقراط)

منہ سے خارج ہونے والا خون، اوپر سے اور دماغ کے گوشہ سے آتا ہے یا تالو، حلق، حنجرہ، قصبۃ الریہ، سینہ، مرئی، یا معدہ سے۔ نفث الدم کا مریض سرخ چیزیں نہ دیکھے کیونکہ یاد آتے ہیں نفث الدم ہونے لگے گا۔ (جالینوس)

نفث الدم صدری عرق بادروج سے ٹوٹ جائے گا۔ صقالبہ، دبلغر اور قسطنطنیہ کے درمیانی ملک خرز کے باشندے، نفث الدم کو توڑنے کے لئے بیخ قنطوریون کبیر کے جوشاندہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ (روفس)

نفث الدم عرضی طور پر ضربہ، سقطہ وغیرہ یا بلا بستر کے زمین پر سونے سے اور جوہری طور پر بسیار خوری اور امتلائی کیفیت کے رونما ہو جانے سے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

نفث الدم جو رگوں کے منہ کھل جانے سے ہوتا ہے کثرت اخلاط کی وجہ سے یہ منہ کھلتے ہیں یا

فاسد ہو جانے سے، ایسی صورت میں سوء مزاج دموی لاحق ہوتا ہے یا پھر نفث الدم کی حالت تفرق اتصال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جھاگ دار خون کا آنا پھیپھڑے سے ہوتا ہے پھیپھڑے کے اندر قرحہ ہو تو کوئی ضروری نہیں ہے کہ جھاگ دار خون آئے کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ گئی ہو اور اس کی وجہ سے بلا جھاگ کا خون آجائے۔ (جالینوس)

جھاگ دار خون شگاف کی وجہ سے نہیں بلکہ ترشح سے ہوتا ہے۔ کھانسی کے ذریعہ اس میں جھاگ آجاتا ہے عورت کو خون کی قئے آجائے اور حیض جاری ہو جائے جس سے خون کی قئے آنا بند ہو جائے تو ایسا لازماً ہوتا ہے۔ اس حالت کے اندر اکتفاء کرتے ہوئے اطباء نے صافن وغیرہ کی فصد کھول دی ہے۔ پیپ تھوکنے کے بعد نفث الدم کا ہونا ردی ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ بیماری قرحہ کی جانب منتقل ہو چکی ہے۔ بخار کے بغیر خون کی قئے آئے تو ایسی صورت میں مریض محفوظ رہتا ہے۔ بخار کے ساتھ خون کی قئے آنا ردی ہے کیونکہ بخار نہ ہو گا تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ جہاں سے نفث الدم ہو رہا ہے وہاں ورم نہیں ہے۔ یہ محض رگوں کے کھل جانے یا قرحہ کے سبب ہوا ہے۔ قرحہ بھی وہ جس میں ورم نہ ہو۔ جن قرحوں میں ورم ہوتا ہے نہ بخار وہ قابض ادویات کے ذریعہ مسہل العلاج ہیں۔ ورم اور بخار کے ساتھ جو قرحے ہوتے ہیں ان کا صحتیاب ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ ان میں اضافہ ہوتا ہے اور فساد پیدا ہوتا ہے پھیپھڑے سے خون آرہا ہو تو گو بخار نہ ہو مگر بیماری طویل ہو جانے کی صورت میں بخار آکر رہے گا۔

نفث الدم اور سل میں بکثرت استفراغ ممنوع ہے۔ نفث کی قسمیں تین ہیں۔

ا۔ بعض رگوں کا منہ کھل جائے۔ (۲) کسی رگ میں شگاف ہو جائے۔ (۳) کسی رگ میں فساد پیدا ہو جائے۔

رگوں کے کھلنے اور پھٹنے کا علاج قابض ادویات اور مغری اشیاء سے کریں۔ مغری ادویات کے ساتھ جن دواؤں کے اندر سوزش پیدا کئے بغیر خشک کر دینے کی صلاحیت موجود ہو انہیں استعمال کریں۔ فساد عروق کا علاج عمدہ غذاؤں، اور گوشت پیدا کرنے والی چیزوں سے کریں۔ نفث الدم کی ادویات میں یہی لازمی مطلوب ہوتا ہے۔ خون سینہ سے آرہا ہو تو لطیف الجوہر ادویات کی ضرورت ہوتی ہے جنہیں نفث الدم کی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ دواؤں کے اثرات کو پہونچا سکیں کیونکہ نفث الدم کی دوائیں اپنا اثر ذرا دیر میں کرتی ہیں خون معدہ اور مری سے آرہا ہو تو مذکورہ مخلوطہ کی ضرورت نہیں ہے۔

لطیف ادویات اس بیماری کی بیحد ضد ہوتی ہیں۔ انہیں شامل اس لئے کیا جاتا ہے کہ اثرات کو پہونچا سکیں۔ کیونکہ قابض اور لیسدار دوائیں نالیوں کو مسدود کر دیتی ہیں اور اثرات کم پہونچتے ہیں لہذا بدرقہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مذکورہ دواؤں کے اندر مخدر ادویات بھی شامل کر دیتے ہیں تاکہ مریض سو جائیں اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے کھانسی نہیں آنے پاتی۔ اس طرح افادیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ پھر اپنی برودت سے یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہیں۔ لہذا اس بات میں یہ عمدہ ثابت ہوتی ہیں۔ ان ادویات کی ترکیب میں یہی مقصود ہے۔

## نفث الدم کے لئے قرص:

افیون ۷۵ گرام، صمغ سوا دو گرام، گلنار سوا دو گرام۔ یہ ایک قرص کا وزن ہے۔ خون پھیپھڑے سے آرہا ہو تو اس میں دار چینی ۲.۲۵ گرام سے ۳ گرام تک اضافہ کریں۔ (جالینوس)

نفث الدم کے مریض کو عصارۂ بادروج پلادیں تو نفث الدم فوراً رک جائے گا۔ (روفس)

افیون کا کام یہ ہے کہ پگھلے ہوئے خون کو جما کر گاڑھا کر دے لہذا اندرونی اعضاء کے تمام نزف الدم میں یہ عمدہ ہوتی ہے۔ (حنین)

جو خون معدہ سے نکلتا ہے وہ کھانسی کے بغیر نکلتا ہے۔ آلات تنفس سے جو خون نکلتا ہے اس میں کھانسی ہوتی ہے۔ حلق اور کوّے سے آنے والا خون کھنکھار کے ذریعہ نکلتا ہے جب کہ منہ کے بیرونی حصہ سے خون تھوک کے ذریعہ خارج ہوتا ہے۔

کیونکہ کھنکھارنے سے منہ کے اندر جو چیز تہ نشین ہوتی ہے وہ تھوک میں آجاتی ہے۔ سر سے آنے والا خون کھنکھارنے کے ذریعہ خارج ہوتا ہے بشرطیکہ کوّے کے باہر اترتا ہو اور کھانسی اور بہ کثرت پت کا محرک نہ ہو یکبارگی اوپر سے آئے اور جس جگہ آئے وہ کوّے کے پیچھے ہو تو خون کا اخراج کھانسی کے ذریعہ ہوگا۔ اس حالت میں ضروری ہے کہ اچھی طرح دیکھ بھال کر لی جائے تاکہ آپ وہ غلطی نہ کر سکیں جو خون کو آلۂ تنفس سے آتا ہوا لوگ گمان کر کے غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ ان حضرات نے دیکھا ہے کہ بیماری بہت جلد شروع ہو جاتی ہے تو قدیم حکماء پر یہ الزام عائد کر بیٹھے کہ وہ پھیپھڑے سے پیدا نفث الدم کو عسیر العلاج بیان کرتے ہیں تفصیل یہ ہے کہ خون جب سر سے آتا ہے بالخصوص جب کہ مقدار میں ہو اور کوّے کے پیچھے اتر رہا ہو اور تو حجرہ میں پہونچ کر کھانسی پیدا کر رہا ہو تو یہ گمان ہوتا ہے کہ اس کا تعلق آلات تنفس ہے۔ دونوں حالتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پھیپھڑے سے خارج شدہ خون جھاگ دار ہوتا ہے مگر سر کی جانب سے آنے والا خون ایسا نہیں ہوتا نیز قصبۃ الریہ

سے کوئی چیز بھی خارج ہوتی ہے جو اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ خون کا تعلق پھیپھڑے سے ہے اور اس بات سے بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ آیا قبل ازیں کھانسی کے ذریعہ خون تھوڑا، یکے بعد دیگرے تھوڑی بار آیا پھر کھانسی کے ذریعہ کثرت سے آیا؟ اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ اس طرح کی حالت پھیپھڑے کے فساد کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے نیز پھیپھڑے سے خون آنے میں درد نہیں ہوتا کیونکہ یہاں خون دماغ کے چھٹے عصبی جوڑے سے آتا ہے یہ دماغ کی کھال میں تقسیم ہو جاتا ہے اور گوشت کے اندر قطعاً دھنستا نہیں ہے۔ سینہ سے خون آنے میں درد اس لئے ہوتا ہے کہ یہاں عضلات اور بکثرت اعصاب ہوتے ہیں کسی شخص کے سینہ میں درد ہو اسی کے ساتھ ایسا خون تھوکتا ہو جو نہ زیادہ ہو نہ سرخ ہو بلکہ سیاہ ہو گیا ہو اور منجمد ہو کر تھکے کی صورت اختیار کر لی ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کا سینہ بیمار ہے۔

معدہ سے آنے والا خون صاف ہوتا ہے۔ کسی شخص کو خون تھوکتے دیکھیں مگر سر میں درد ہو نہ بوجھ، نہ کسی چوٹ کی علامت، تو کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی جونک منہ کے اندر لپٹ گئی ہو۔ معدہ سے اس وقت بھی خون آجاتا ہے جب کوئی شخص جونک نگل لیتا ہے۔ البتہ آنے والا خون پیپ جیسا اور رقیق ہوتا ہے۔ خواہ وہ معدہ سے آتا ہو یا ناک سے یا کسی اور جگہ سے یعنی جونک والا خون۔ یہ صورت حال ہو تو مریض سے ظاہری سبب دریافت کریں۔ جواب دیتے ہوئے وہ کہے گا کہ پانی پیتے وقت کوئی چیز اندر چلی گئی ہے۔ لہذا آفتاب کی روشنی میں دونوں نتھنوں اور منہ کا معائنہ کر لیں۔

پھیپھڑوں کی رگوں میں پھٹن چند چیزوں کے ذریعہ روشنی میں آتی ہے۔ ایک یہ کہ آنے والا خون زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ پیشتر چیخ و پکار، سقطہ یا ضربہ کی کیفیت پیش آچکی ہو، خاص کر اس وقت جب یہ حالت غیر متوقع طور پر پیش آگئی ہو۔ پھیپھڑا اس کے لئے تیار نہ رہا ہو اور اس کا زیادہ نرم حصہ اس کی زد میں آگیا ہو۔ چیخ اور آواز آہستہ آہستہ ہو تو پھیپھڑے کو وہی حالت پیش آتی ہے جو کشتی لڑنے والوں کے اعضاء کی ہلکی مالش سے پیش آتی ہے۔ یہاں رگوں کے اندر شگاف نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آواز کے جو لوگ عادی ہوتے ہیں وہ منادی وغیرہ کی طرح ہو جاتے ہیں۔ انہیں مذکورہ حالت پیش نہیں آتی۔ رگوں کا منہ کھل جانے سے جو نفث الدم پھیپھڑے سے ہوتا ہے اس سے پہلے بیکاری، گرم حمام، گرم ملک اور گرم غذاؤں کے استعمال کی باتیں پوچھنے پر ملتی ہیں۔ (جالینوس)

مریض کے اندر قوت برداشت ہو تو دونوں اکحل کی فصد کھول دیں اور دیکھیں کہ سینہ کے کس مقام پر بوجھ اور درد زیادہ محسوس ہو رہا ہے۔ چنانچہ وہاں فصد کھول دیں۔ اس کے بعد ہاتھ اور

پیروں کو باندھ کر گرم روغنیات سے مالش کریں۔ قابض غذائیں دیں۔ اس سے نفث الدم رک جائے گا۔ نفث الدم کا تعلق معدہ سے ہو تو قابض ادویات استعمال کریں ساتھ میں بعض ایسی دوائیں شامل کر دیں جو معدہ کو خوشبودار کر دیں۔ مثلاً قرنفل وغیرہ۔ سینہ سے خون آرہا ہو تو قابض دواؤں کے ساتھ لطیف چیزوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ دواؤں کے اثرات مقام ماؤف تک پہونچ سکیں۔ نیز مخدرات کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مریض سوسکے اور کھانسی میں سکون ہو۔ فلونیا اس کے لئے عمدہ ہے۔ پوست انار جلا کر سرکہ میں ملائیں اور نفث الدم کے مریض کے سینہ پر طلاء کریں یا تخم کتاں، صبر، افیون، شب، زاج، سرکہ میں ملا کر طلاء کریں۔ (اُہرن)

## خون کے باب میں:

خون معدہ یا جگر سے ضربہ جیسے خارجی سبب یار گوں کے پھٹنے اور فاسد ہونے کی وجہ سے آتا ہے۔ (فرق ظاہر نہیں کیا ہے) خون کہیں سے بھی آرہا ہو تو اس کے لئے سب سے پہلے باسلیق کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد کہرباء اور گل ارمنی مختوم کی ٹکیاں بارش کے پانی میں ڈال کر طباشیر کے ساتھ پئیں۔

صمغ لوز رودی ۷.۵ گرام، کہرباء ۷، بسد ۷، دھنیا خشک ۷، طباشیر ۷، گردسماق ۷، تخم رجلہ ۷، گلنار ۷، لحیۃ التیس ۷، نشاستہ ۷، شاخ گوزن سوختہ ۷، اقاقیا مغسول ۷، شب یمانی ساڑھے ۱۰ گرام، افیون ۷ گرام۔ مقدار خوراک ۱۰.۵ گرام ہمراہ آب باراں۔ کھانے میں چاول مسور مقشر، اور رجلہ دیں۔ معدہ اور جگر پر قابض ٹھنڈے ضماد رکھیں۔

منہ سے خون کا نکلنا قئے کے ذریعہ سے ہو تو اس کا تعلق معدہ اور اس کے اطراف سے ہوتا ہے۔ قئے کے ساتھ ان کا مقامات پر درد ہوتا ہے اور اگر خون کا تعلق آلہ تنفس سے ہو تو یہ کھانسی کے ذریعہ نکلتا ہے۔ اس میں درد سینہ، اور حلق کے آگے سے ہوتا ہے۔ کھنکھار کے ذریعہ خون خارج ہو تو اس کا تعلق تالو کے بالائی حصہ وغیرہ سے ہوتا ہے۔ اس میں درد سر کے اندر ہوتا ہے۔ آلہ تنفس سے خارج ہونے والا خون یا تو پھیپھڑے سے ہوگا یا سینہ کی تجویفوں سے، سینہ سے آنے والا خون مائل بہ سیاہی ہوگا۔ یہ جما ہوا اور گاڑھا ہوتا ہے کیونکہ طویل مسافت طے کر کے آتا ہے اسی لئے منجمد ہو جاتا ہے پھیپھڑے سے آنے والا خون پتلا اور چمکدار ہوتا ہے۔

کھانسی کے ذریعہ خارج ہونے والا جھاگ دار خون اس بات کی علامت ہے کہ پھیپھڑے کے

اندر زخم ہے کیونکہ خون پتلا اور مائل بہ سفیدی اسی وقت ہوتا ہے جب پھیپھڑے کے گوشت میں زخم ہوتا ہے۔ جھاگ دار سفید خون انجام کار میں لامحالہ پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کھانسی کے ذریعہ چمکدار اور سرخ خون خارج ہو تو اس کا تعلق پھیپھڑے کی شریانوں سے ہوتا ہے۔ امتلاء اور فساد کی وجہ سے شریانیں جب پھٹتی ہیں تو یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ رگیں فاسد ہو جاتی ہیں تو خون سرخ نہیں سیاہ ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا کیفیتوں کا عمومی علاج یہ ہے کہ قابض، چپکانے اور خشک کرنے والی دوائیں استعمال کی جائیں۔ اس کے ساتھ کچھ لطیف چیزیں بھی اثرات کو پہونچانے کے لئے شامل کی جائیں۔ نفث الدم کا تعلق مرئی وغیرہ سے ہو تو گرم لطیف اشیاء کی نہیں بلکہ تھوڑا حس کو سکون پہونچانے کے لئے مخدرات کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ مقامات بیحد حساس ہوتے ہیں۔ ابتدا فصد سے کریں، جسم پر غالب کیموس کو کم کریں، مریض کو کم بولنے کی تاکید کریں، وہ بیٹھے یا سوئے تو تن کر رہے تاکہ سینہ کے بعض حصے بعض حصوں پر نہ آپڑیں۔ ایسی صورت میں کھانسی میں تحریک ہوگی اور مقام ماؤف کا اندمال مشکل ہو جائے گا۔ خون تالو سے آتا ہو تو سر پر قابض اور سرد دوائیں رکھیں اور اس بات کی تدبیر کریں کہ خون جذب ہو کر تالو اور پھر ناک کی جانب آجائے بشرطیکہ اس کا امکان ہو سینہ سے خون آنے پر سینہ کے اوپر پوست کندر، پوست انار، گلنار، گردچکی، وغیرہ سے تیار کردہ ضماد رکھیں۔ بارد اور مرطوب تدبیر ایسے مریضوں کے لئے جو حدت دم کی وجہ سے خون تھوکتے ہیں مفید ہیں۔ رگوں کے اندر شگاف سخت ٹھنڈک اور چوٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ سخت ٹھنڈک کی وجہ سے آئے ہوئے شگاف میں نرم تکمید سے کام لیں، مغری دوائیں مصالحہ جات کے پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ نفث الدم میں بارش کا پانی مفید ہے یا وہ نسخہ مفید ہوتا ہے جس میں گلاب، طباشیر اور گل ارمنی شامل کی گئی ہو۔ حرارت کی وجہ سے نفث الدم ہو تو ابتدا میں فصد سے کام لیں۔ صفراء کا بار بار مسہل دیں، یہ بنیادی علاج ہے۔ اس کے بعد ماء الشعیر وغیرہ جس سے خون کے اندر تبرید اور تعدیل ہوتی ہو پلائیں۔ نفث الدم میں شاذنہ ۵ گرام غبار کی طرح بنا کر پلائی جاتی ہے۔ یہ مفید ہوتی ہے۔ سینہ پر ٹھنڈے ضماد رکھیں۔

## مفرد ادویات:

تلخ ادویات نفث الدم میں نقصان دہ ہیں چونکہ یہاں قاطع کی نہیں قابض اور مغری ادویات کی ضرورت ہوتی ہے (سرابیون)۔

بعض حالات کے اندر ورم جگر کی وجہ سے نفث الدم ہوتا ہے۔ اس کا تذکرہ جالینوس نے نہیں کیا ہے۔ (ارسطراطیس)

# تیسرا باب

## سینہ اور پھیپھڑے سے پیپ تھوکنا، سل، ریہ کا ورم حار، ریہ قصبۃ الریہ اور سینہ کے تمام مقامات میں قرحوں کے اندر پیپ پڑنا و جمع ہو جانا، سینہ کی فضا اور اورام کے اندر پیپ کا جمع ہونا، سینہ، پھیپھڑے اور آلات تنفس سے نفث الدم، پھیپھڑے کا نکل آنا اور اس کا سوء مزاج۔

ذات الریہ، ذات الجنب، اور نفث الدم کو سل سے الگ کرنا ضروری ہے کیونکہ سل ایک ایسی بیماری ہے جو مذکورہ کیفیات، نزلوں اور طویل کھانسی کا لازمہ ہوتی ہے اور ہلکے طویل بخاروں اور تحلیل اعضاء (اعضاء کا پگھلنا) کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ لہذا سل کی علامات وغیرہ کا الگ سے ایک باب ہونا ضروری ہے۔ چاہیں تو اس پر غور کرتے رہیں کیونکہ ایسا زیادہ تر ہوتا ہے کہ ذات الریہ سل کے بغیر پڑا رہتا ہے۔ جالینوس نے اندرونی زخموں کے باب میں جو کچھ کہا ہے اس کا ذکر ہم نے بھی کر دیا ہے۔ اس کا تذکرہ جالینوس نے یہاں لا کر کیا ہے تا کہ علاج اور علامات سب اکٹھا بیان ہو جائیں۔

اطباء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قئے کے ذریعہ خون کا آنا معدہ سے ہوتا ہے یا مرئی سے۔ کھانسی کے ذریعہ خون آلات تنفس اور کھنکھار کے ذریعہ خارج ہونے والا حلق اور کوے کے قرب وجوار سے آتا ہے۔ بارہا مشاہدہ ہو چکا ہے کہ سر سے بکثرت خون سر سے نیچے آتا ہے بالخصوص جب کہ حلق آس پاس کوے سے داخل ہو کر گرتا ہے تو مریض خون تھوکتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس وقت خون حنجرہ کے اندر آتا ہے تو کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا یہاں اچھی طرح غور کر کے دیکھ لیں تا کہ تیزی سے خون بلا کسی تکلیف کے بند ہو جائے تو جاہلوں کی طرح یہ گمان نہ ہو سکے کہ اطباء حاذقین کا یہ خیال کہ

کھانسی کے ذریعہ خون کا نکلنا خراب بیماری ہے یہ باطل خیال ہے کیونکہ پھیپھڑے کے اندر نہایت سخت آفت آچکی ہوتی ہے کیونکہ ایسی حالت میں کسی چھوٹی رگ کا ٹوٹنا ممکن نہیں ہوتا ہے بایں ہمہ یہ ممکن ہے کہ کھانسی کے ذریعہ عروقی فساد کی وجہ سے اچانک بہ کثرت خون چڑھ آئے۔ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد انسان خون تھوکتا ہے تو اس کے بعد یہ حالت پیش آسکتی ہے کہ چیخ وپکار اور سقطہ کے ظاہری سبب کے بغیر بھی انسان کثرت سے خون تھوکنے لگے۔ بعض اوقات اس حالت میں پھیپھڑے کے کچھ اجزاء بھی نکل آتے ہیں۔اسی لئے طبیب کے لئے ضروری ہے کہ نکلنے والے خون کا توجہ سے جائزہ لے اور دیکھے کہ آیا خون کے ساتھ کوئی چیز بھی شامل ہے نیز کیا خون جھاگدار ہے۔
جھاگ دار خون اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ خون پھیپڑے سے آرہا ہے، اسی طرح خون کے ساتھ پھیپھڑے کا کچھ حصہ، عروقی طبقات کی کوئی چیز یا پھیپھڑے کے گوشت کا کوئی ٹکڑا موجود ہو تو یہ حالت اس شخص کی ہرگز نہیں ہوسکتی جو سینہ سے خون خارج کرتا ہو۔اسی طرح پھیپھڑے سے خون خارج کرنے والے مریض کو کچھ بھی درد نہیں ہوتا کیونکہ سینہ میں اعصاب زیادہ اور پھیپھڑے میں کم ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے کے اندر جو اعصاب بھی ہیں وہ بھی صرف اس کی جھلی کے اندر منقسم ہوجاتے ہیں آگے نہیں بڑھتے گردن تک پھیلتے نہیں ہے۔ سینہ کے اندر کثرت سے اعصاب ہوتے ہیں یہ تمام کا تمام عضلات کا مجموعہ ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہاں شدید حس ہوتی ہے۔ پھر یہ سخت ہوتا ہے اور پھیپھڑا نرم ہوتا ہے۔مدافعت نہیں کرتا اسی لئے اس میں درد کم ہوتا ہے۔

سینہ کے کسی بھی حصہ میں انسان درد محسوس کرے، ساتھ ہی کھانسی کے ذریعہ خون بھی تھوکے مگر خون زیادہ مقدار میں نہ ہو سرخ ہو، بلکہ سیاہ اور منجمد ہو کر تھکا بن چکا ہو تو ایسی صورت میں بیماری سینہ کے اندر ہوتی ہے۔ سینہ سے پھیپھڑے کے اندر خون اسی طرح آجاتا ہے جس طرح پیپ آجاتی ہے۔نفث الدم کے بعد زخم پیدا ہوتے ہیں، جو زخم پھیپھڑے کے اندر ہوتے وہ مشکل العلاج ہوتے ہیں یا اصلاًان سے صحت نہیں ہوتی۔ سینہ کے زخموں کا حال یہ ہے کہ اس میں اکثر رگیں جو پھٹتی ہیں وہ باریک ہوتی ہیں۔ یہیں سے خون آتا ہے۔مزمن ہونے کے باوجود یہ مندمل ہوجاتی ہیں ،لہٰذا یہ زخم ایسے نہیں ہیں کہ صحتیابی ان سے مشکل ہو۔

پھیپھڑے کے زخم گو کسی وقت درست ہوگئے ہوں مگر ان کی مدت دراز ہوجاتی ہے تو سینہ کے اندر ایک سخت قسم کا ناصوری بقایا موجود رہتا ہے جس پر ایک پرت پڑجاتی ہے جو معمولی سبب سے کھل جاتی ہے چنانچہ نفث الدم دوبارہ ہونے لگتا ہے۔ آلات غذائی سے اوپر آنے والے تمام خون قے کے ذریعہ اوپر آتے ہیں کھانسی کے ذریعہ نہیں۔ جائزہ لے کر دیکھ لیں ہوسکتا ہے حلق کے اندر کوئی

جونک لپٹی ہو۔ کسی شخص کو دیکھیں کہ مسلسل خون تھوک رہا ہو سابق میں بھی کوئی درد محسوس کیا ہو نہ سر میں بوجھ، نہ اسے چوٹ آئی اور اس وقت بھی اسے درد محسوس نہ ہو رہا ہو تو اس کے نتھنوں کا جائزہ لے لیں اور حلق کو بھی روشنی میں دیکھ لیں، جائزہ اچھی طرح لیں ہو سکتا ہے ایسی حالت یہاں کسی جونک کے لپٹ جانے سے پیدا ہو گئی ہو۔ مریض سے پوچھ لیں کہ کوئی ایسا پانی تو نہیں پیا تھا جس میں جونک رہی ہو۔ (جالینوس)

منہ سے خون یا قئے کے ذریعہ نکلتا ہے یا کھانسی کے ذریعہ یا ہلکے طور پر یا سختی کے ساتھ کھنکھارنے کے بعد۔ کھانسی کے ذریعہ نکلنے والا خون پھیپھڑے سے تعلق رکھتا ہے یا سینہ سے۔ قئے کے ذریعہ آنے والا خون مری، فم معدہ یا قعر معدہ سے آتا ہے۔ یہ صورت حال پھیپھڑے میں نہیں ہوتی کیونکہ قصبۃ الریہ کے اندر کوئی ایسی رگ نہیں ہوتی جس سے معتد بہ مقدار میں خون نکلے کھنکھارنے سے خون کا آنا یا تو کوے، حلق اور اطراف حلق سے ہوتا ہے یا سر سے آتا ہے۔ جائزہ لے کر دیکھ لیں پھر اسی کے مطابق تدبیر کریں۔ اس کا ذکر ہم باب المعدہ میں اور کھنکھارنے کے ذریعہ خون کے آنے کا ذکر باب الحلق میں کریں گے۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کے اندر کسی وقت بھی شدید درد نہیں ہوتا۔ باقی بوجھ کا احساس اس جگہ بہت ہوتا ہے۔ تناؤ کا احساس تو عظم القص تک اور یہاں عظم الصلب تک پہنچتا ہے کیونکہ پھیپھڑے کی جھلیاں اس جگہ باہم مربوط ہوتی ہیں۔ جھاگ دار خون کے ساتھ سینہ کے اندر بوجھ کے اور تیزی بخار بھی ہو تو ایسی صورت میں پھیپھڑے کے اندر ورم حار ہوتا ہے۔ بوجھ کم ہو، اسی طرح ضیق تنفس بھی کم ہو مگر التہاب تیز اور نا قابل برداشت حد تک ہو تو پھیپھڑے کے اندر ورم کا پتہ دیتا ہے اسی کی حمرہ کہتے ہیں۔

خون زیادہ آئے یا کسی ظاہری سبب کے بعد آئے تو یہ پھیپھڑے کی کسی رگ کے کھل جانے کی علامت ہے۔ شریانوں کو زیادہ تر تیز آواز کھول دیتی ہے۔ بشر طیکہ تیز آواز رفتہ رفتہ نہ ہو کیونکہ رفتہ رفتہ آواز کا ہونا وہی کام کرتا ہے جو جسم کے لئے ہلکی مالش کا ہوتا ہے۔ اس سے جسم ریاضت کے لئے تیار ہو جاتا ہے ورنہ جسم میں پھٹ جائیں۔ یہ حالت تیزی سے ان لوگوں میں پیدا ہوتی ہے جو تیز آواز سننے کے عادی نہ ہوں، باقی چیخ و پکار سننے کے جو حضرات عادی ہوتے ہیں تو ان میں رگیں کم پھٹتی ہیں جیسا کہ ریاضت کے جو حضرات عادی ہوتے ہیں وہ اس کے کم شکار ہوتے ہیں۔ رگیں سخت ٹھنڈک سے بھی پھٹ جاتی ہیں سخت ٹھنڈک عروقی طبقات کو ٹھوس بنا دیتی ہے۔ یہ مشکل سے پھیل پاتے ہیں۔ اس طرح یہ طبقات پھٹنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

باقی جو خون شور و ہنگامہ اور چوٹ کے ظاہری سبب کے بغیر اور کثرت سے گرم پانی کے حمام،

گرم ملک کے اندر قیام اور گرم ماکولات و مشروبات کے استعمال سے تھوکنے میں خارج ہوتا ہے وہ پھیپھڑے کی رگوں کے پھٹنے سے خارج ہوتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا خون تھوکنے کے بعد دفعۃً زیادہ مقدار میں خون خارج ہو جائے اور ساتھ میں پھیپھڑے کے کچھ اجزاء یا کسی زخم کے چھلکے بھی آجائیں تو اس کا صحتیاب ہونا ممکن نہیں ہے زخم اگر قصبۃ الریہ میں ہو تو مریض کو درد محسوس ہوگا۔ پھیپھڑے میں ہونے کی صورت میں درد نہیں ہوتا۔ نیز نفث الدم بھی تھوڑا ہی ہوگا۔ قصبۃ الریہ سے خون آنے میں بھی درد زیادہ سخت نہ ہوگا۔ بہر حال درد ہوگا مگر پھیپھڑے سے خون آرہا ہوگا تو درد بالکل نہ ہوگا۔

سل کی ایک اور قسم ہے جس کی ابتداء نہ نفث الدم سے ہوتی ہے نہ پھوڑوں سے۔ یہ بہت کم ہوتی ہے۔

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اچانک کھانسنے کے بعد رقیق مراری خلط خارج کی۔ یہ خلط شوخ سرخ اور زرد کے مابین تھی اس کے ساتھ حدت قطعاً نہ تھی اسی طرح کی خلط وہ برابر خارج کرتا رہا۔ اس کے بعد اسے ہلکا بخار رہنے لگا۔ پھر اسے دق ہو گیا۔ بعد ازاں کھانسی کے ذریعہ اس نے تھوڑی پیپ خارج کی۔ چار ماہ کے بعد پیپ کے ساتھ اس نے تھوڑا خون خارج کیا۔ جس کے بعد جسم پگھلنا شروع ہوا اور بخار بڑھنے لگا۔ طاقت گھٹنے لگی اور سل زدہ مریض کی طرح اس کی وفات ہو گئی۔

اسی طرح کچھ اور مریض سامنے آئے۔ میں نے ہر چند ان کا علاج کیا مگر فائدہ نہ ہوا۔ یہ تمام مریض پھیپھڑے سے ایسے ٹکڑے خارج کرتے رہے جو متعفن تھے۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ ان کے پھیپھڑوں کے اندر اسی طرح کی متعفن حالت پیدا ہو گئی جو خارج میں پیدا ہو جاتی ہے۔ البتہ پھیپھڑے کے اندر آپریشن کرنا اور اسے داغنا خارجی اعضاء کی طرح ممکن نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ایک تیسرے مریض پر میں نے بڑی توجہ کی۔ شموم اور ماکول و مشروب کے ذریعہ اس کے پھیپھڑے کو بری طرح خشک کرنا شروع کیا۔ چنانچہ دن بھر اسے اندروخوردن نام کی دوا سونگھنے اور سوتے وقت خوشبودار روغنیات کی نتھنوں پر مالش کرنے کا حکم دیا مشرودیطوس، امروسیا، اُثاناسیا اور تریاق پلایا مگر یہ مریض ایک سال کے بعد مر گیا غالباً زیادہ دیر تک زندہ مذکورہ تدبیر کی وجہ سے اور موت کے معین وقت کے باعث رہ سکا۔ (جالینوس)

پھیپھڑے کے زخم تر ہوں تو معالج کا کام یہ ہے کہ انہیں مندمل کرے۔ پرانے ہو جائیں تو انہیں خشک کرنے کا اہتمام کرے۔ میرے خیال میں دودھ اس حالت میں مضر ہے۔ اس کا فائدہ شروع میں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

رگوں کے کھل جانے سے جو نفث الدم ہوتا ہے وہ انجام کے اعتبار سے نفث الدم کی قسموں

میں داخل ہے اس کا علاج ممکن حد تک فصد کھولنا اور جسم کو ٹھنڈک پہونچانا ہے۔ نیز اس حالت میں مبرد اور مغری ادویات استعمال کی جائیں۔ (مؤلف)

ناخن کا ٹیڑھا ہو جانا پھیپھڑے کے اندر زخم ہو جانے کی علامت ہے۔ چہرہ کی سرخی ورم ریۂ کی علامت ہے۔ ورم حارئہ سے رگوں کے اندر تڑپ نہیں پیدا ہوتی کیونکہ پھیپھڑے کے اندر کوئی حس نہیں ہوتی۔ ذات الریۂ کے ساتھ عسر تنفس، کھانسی اور ثقیل درد ہوتا ہے جو پورے سینہ کے اندر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ نبض موجی ہو جاتی ہے، زیادہ تر تبدیل شدہ بلغمی چیزیں خارج ہوتی ہیں۔ تنفس گرم ہوتا ہے ساتھ میں تیز بخار اور تنفس عظیم ہوتا ہے۔ ورم ریۂ زیادہ تر بلغمی ہوتا ہے کیونکہ عضو متخلخل (پولا) ہونے کے باعث پھیپھڑا صرف غلیظ مادہ ہی قبول کرتا ہے۔ لطیف مادہ یہاں چپک نہیں پاتا بلکہ تحلیل ہو کر بہ آسانی بہہ جاتا ہے۔ نفث الدم کا تعلق سر سے ہو تو کھنکھارنے کے ذریعہ خون خارج ہوگا، پیشتر سر میں بوجھ اور چہرہ میں سرخی ہوگی خون کا تعلق قصبۃ الریۂ سے ہو تو تھوڑا تھوڑا خون تھوڑی کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا، سینہ میں ہلکا ہلکا درد ہوگا۔ خون کا تعلق پھیپھڑے سے ہو تو اس کے ساتھ بغیر کسی درد کے زیادہ مقدار میں خون خارج ہوگا۔ گرم اور جھاگ دار ہوگا۔ خون کا تعلق سینہ سے ہو تو یکبارگی خارج ہوگا۔ تھکے کی صورت ہوگا۔ سینہ کے اندر درد محسوس ہوگا۔ خون کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا۔ کوئی رگ پھٹ گئی ہے تو اس کا اندازہ کسی ظاہری سبب کے تحت کثرت سے خون خارج ہونے سے ہوگا۔ عروقی فساد کی پہچان یہ ہے کہ زیادہ خون آئے گا۔ تھوڑا تھوڑا آئے گا تو سیاہ اور جھاگ دار ہوگا۔ رگوں کے منہ کھل جانے کی پہچان جو جسم میں دموی امتلاء اور استفراغ کے بند ہو جانے کے باعث ہوا کرتا ہے یہ ہے کہ خون تھوڑا تھوڑا درد کے بغیر آئے گا۔

نفث الدم ریوی، چوٹ، چیخ و پکار، از حد برودت، اور گرم غذاؤں، حرارت امتلاء، کثرت حمام ،یا بالفعل گرم ماکول و مشروب کی وجہ سے رگوں کے منہ کھل جانے سے واقع ہوتا ہے۔

نیز یہ نفث الدم عروقی فساد سے بھی ہوتا ہے جو گرم مزاج اور نمکین بلغم سے رونما ہوتا ہے۔

مریضان سل کی آنکھیں دھنس جاتی ہیں ناک کے کنارے تیز ہو جاتے ہیں، کنپٹیاں چپک جاتی ہیں۔ دونوں شانے اور کہنیاں ابھر آتی ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے معلق ہو گئی ہوں۔ دونوں پنکھوں کی طرح جسم سے الگ نمایاں ہو جاتی ہیں، ناخون ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

اسی کو مجنح سمجھیں کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ کہنیاں پہلوؤں سے دور ہو جائیں۔ یہی پنکھے (پر) کی شکل ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مریضان سل کا تنفس بدبودار ہوتا ہے۔

پھیپھڑے کے زخم مزمن ہو جائیں اور تیزی سے مندمل نہ ہوں تو انہیں لطیف، اور خشک کردینے والی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ زخم خشک ہو جائے۔ مریض کے رہنے کی جگہ خشک مقام ہو۔ اسی طرح کی تدبیریں اختیار کی جائیں اور اسی طرح کی ادویات استعمال کی جائیں تو مریض کی عمر اللہ کے حکم سے بڑھ جائے گی۔ ان ادویات میں سب سے پہلی دوا اندروماخش ہے جو حلقومی ادویات میں داخل ہے۔ اسے دار چینی، سنبل، زعفران، ساذج، لبان، مر، اذخر، جیسی لطیف و قابض رب السوس جیسی مغری اور بنج اور افیون جیسی مخدر ادویات کے ساتھ مرکب کریں، نزلہ زیادہ ہو اور تکلیف دہ ہو تو مخدرات میں اضافہ کر دیں۔ اسی طرح سخت تکلیف دہ خشونت موجود ہو تو مغری ادویات میں اضافہ کریں۔

## عمدہ دوا کا نسخہ:

دار چینی ۵.۷ ۳ گرام، کندر ۵.۷ ۳ گرام، عصارہ سوس ۵.۷ ۳ گرام، مر ۱۸ گرام، کیترا ۱۷ ۲ گرام، حماما ۱۸ گرام شہد خالص بقدر ضرورت۔

یہ در حقیقت ایک عمدہ دوا اس شخص کے لئے ہے جس کے پھیپھڑے میں زخم ہو نیز پھیپھڑے کے تمام مزمن امراض میں یہ مفید ہے کیونکہ دار چینی کا جوہر لطیف اور مجفف ہوتا ہے۔ حماما کا اس کے بعد دوسرا انمبر ہے چونکہ یہ دونوں خشکی پیدا کرتی ہے ہیں لہذا اس کے ساتھ عصارہ سوس اور کیترا شامل کیا گیا جو مغری ہیں، مر و زعفران نضج پیدا کرتے ہیں۔ تحلیل کرتے ہیں اور تھوڑی خشکی لاتے ہیں۔

## ان دواؤں میں جن کو پھیپھڑے کے زخم خشک کرنے کیلئے تیار کیا جاتا ہے، حسب ذیل دوائیں شامل ہیں:

دار چینی، سلیخہ، مر، زعفران، نورستہ کلی اذخر، روغن بلسان، سنبل، حماما، کندر، گلنار، لیحیۃ التیس، سک، گل مختوم، صمغ، افیون، بنج، مغاث، وغیرہ۔

لطیف مدربول تخموں، مصالحہ جات، مغری اور تھوڑی مخدر ادویات سے مرکب دوائیں پھیپھڑے کے زخموں میں مفید ہیں۔

## پھیپھڑے کے زخموں میں مفید امیروسیا کا نسخہ:

سنبل ۳، زعفران ۳، مر ۳، قسط ۳، سلیخہ ۳، دار چینی ۳ گرام، اذخر ۳، فلفل سیاہ ۳، فلفل سفید ۳،

جند بید ستر ۳، زراوند ۳، صمغ بطم ۳، میعہ ۳، تخم بنج سفید ۳، انیسون ۵.۴ گرام، تخم کرفس ۵.۴ گرام، کیترا ۷ ۲گرام، ۱۴۷ گرام شراب کے اندر کیترا کو حل کریں۔ تمام دواؤں کو شہد میں شامل کرلیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام، بخار کی صورت میں پانی اور سرکہ، ورنہ ماءالعسل کے ہمراہ۔

## پھیپھڑے کے زخموں کو خشک کرنے کی عمدہ دوا:

طراشیث ۲۵ گرام، مر ۲۵ گرام، جند بید ستر ۲۱ گرام، کندر ۲۵ گرام، عصارہ سماق ۳۲ گرام، سکبنج ۲۱ گرام، انیسون ۳۲ گرام، افیون ۲۸ گرام، تخم کرفس ۲۸ گرام، جاوشیر ۱۸ گرام، تخم بنج ۲۸ گرام، معیہ ۲۸ گرام، زعفران ۳۲ گرام، حلتیت ۵.۴ گرام، جوزبوا ۲۸ گرام، فراسیون ۵.۴ گرام، پوست یبروج ۳۵ گرام، دار فلفل ۲۸ گرام، فلفل سفید ۱۸ گرام، رعی الحمام ۵.۴ گرام، شہد بقدر ضرورت۔

## نفث الدم کے لئے:

۱۔ نفث الدم زیادہ ہونے پر استفراغ ممنوع ہے۔

۲۔ نفث الدم کے لئے جو بیماری مفید ہے وہ رگوں کا کھلنا، پھٹنا، یا فاسد ہو جانا ہے۔ عروقی فساد کا علاج یہ ہے کہ مقام ماؤف پر گوشت اُگ آئے، رگوں کا منہ قابض ادویہ سے بند کیا جائے، رگوں میں شگاف ہونے پر گل بجیرہ جیسی مندمل کرنے والی ادویہ استعمال کی جائیں۔ فاسد مقام پر گوشت ایسی دواؤں سے اُگتا ہے جو جید الکیموس ہوں اور گوشت اگانے والی ہوں۔ سینہ اور پھیپھڑے سے پیپ آنے میں مذکورہ دواؤں کے ساتھ گرم لطیف دوائیں شامل کی جائیں تاکہ اثرات پہونچ سکیں، گویہ لطیف دوائیں بیحد خراب اور نفث الدم کے مخالف ہوتی ہیں مگر دیگر دواؤں کے اثرات پہونچانے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ معدہ اور اطراف معدہ سے خون آنے میں ان دواؤں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مذکورہ بالا دواؤں کے اندر اس قدر سردادویات بھی شامل کردی جاتی ہیں جو سن کردینے کی حد تک نہیں ہوتی ہیں۔ یہ دوائیں برودت پہونچا کر مفید ہوتی ہیں نیز گہری نیند لاتی ہیں، جس سے فائدہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس سے کھانسی میں سکون بھی ہو جاتا ہے۔ خون کا بہاؤ بھی رک جاتا ہے۔ خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ یہ ہے نفث الدم کی دواؤں کا ضابطہ، مثلاً عصارہ لحیۃ التیس، حب الآس، گلنار، قیاپا، مازو، گل مختوم، صمغ عربی، کہرباء، نشاستہ، افیون، تخم خشخاش، بنج، مر، دار چینی، سلیخہ، قرص بنا کر شرباً استعمال کریں۔

## نفث الدم کی دوائیں:

افیون ۷ ۲ گرام، صمغ عربی ۵. ۴ گرام، نشاستہ ۲۵. ۲ گرام، قاقیا ۲۵. ۲ گرام ۔ یہ ایک خوراک ہے نوش کریں۔ یہ معدہ کے لئے موزوں ہے ۔ ان میں تھوڑی دار چینی شامل کردی جائے تو پھیپھڑے کے لئے موزوں ہو جائے گی۔ نفث الدم ریوی میں پینے والی دواؤں کو میں نے دیکھا ہے کہ ان کے اندر گرمی پیدا کرنے والی دوائیں داخل نہیں کی جاتیں۔ لہٰذا یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

## نفث الدم کے لئے قرص کا عمدہ نسخہ:

قاقیا، گلنار، عصارہ لحیۃ التیس، تخم گلاب، گل مختوم، کندر، صمغ عربی، تخم بنج، افیون، عصارہ پرسیان دار ا میں قرص بنالیں اور سرکہ کے ساتھ استعمال کریں۔ خون زیادہ آرہا ہو تو عصارہ لسان الحمل کے ہمراہ استعمال کریں۔

## نفث الدم کے لئے طاقتور نسخہ:

تخم شوکران ۹ گرام، تخم بنج ۵. ۴ گرام، نشاستہ ۵. ۴ گرام، سنبل ۲۵. ۲ گرام، گل بحیرہ ۵. ۴ گرام، انیسون ۳ گرام۔ مقدار خوراک ۵. ۴ گرام۔ بارش کا پانی یا پانی کے اندر طباشیر شامل کر کے پینا مفید ہے۔ (جالینوس)

بادروج سینہ اور پھیپھڑے کو بیحد خشک کرتا ہے۔ لہٰذا سل کے دوسرے اسٹیج جہاں زخم کو خشک کرنا مقصود ہو اس کا استعمال موزوں ہے (مؤلف)

نفث الدم کے اندر ہونے والے درد کے لئے مسکن ادویہ مخدرات اور ایسے تخموں سے تیار کی جاتی ہیں جو مدر بول ہوتے ہیں۔

## نفث الدم میں استعمال کی جانے والی دواء البزور کا نسخہ:

تخم کرفس اجزء، بادیان اجزء، سلیخہ ½ جزء، افیون ½ جزء۔ پانی کے ساتھ قرص بنالیں۔

## دیگر:

تخم بنج اجزء، تخم کرفس اجزء، افیون اجزء، گلاب خشک اجزء، زعفران ½ جز۔ ۰۵. ۴ گرام کی قرص تیار کریں۔

## تکونے قرص:

تخم بنج ۴، تخم کرفس ۴، افیون ۰۵. ۴ گرام، انیسون ۰۵. ۴ گرام۔ قرص بنالیں۔ ایک قرص صبح وشام ہمراہ آب سرد۔

مذکورہ قرص نفث الدم میں مفید ہیں خواہ مریض سل کے قریب کیوں نہ پہونچ گیا ہو۔ اطباء نے اسے مخدرات اور مدربول ادویہ سے تیار کیا ہے۔ تمام مادوں کو کھینچنے کے لئے بھی یہ عمدہ ہیں۔ تمام دردوں کے لئے مسکن ہیں صرف قولنج میں مفید نہیں ہیں۔ ازالہ قولنج کے لئے مخدرات کو طاقتور اور غالب ہونا چاہئے۔

نفث الدم، سل اور ان مریضوں کے لئے مفید قرص کا نسخہ جن سینہ پر انصباب نزلہ ہوتا ہو اور خراب مواد اترتے ہوں۔

## نسخہ:

تخم قثاء مقشر، تخم کتاں، تخم خشخاش، تخم کرفس، تخم بنج، افیون، خیساندۂ کندر میں گوندھ کردیں۔ (جالینوس)

## حرارت اور پیاس غالب ہو تو حسب ذیل تخموں سے کام لیں:

تخم خیار، تخم قثاء، تخم کدو، تخم رجلہ، خشخاش، تخم بنج، افیون۔ اسے تخم کرفس اور انیسون کے ہمراہ پلائیں تاکہ اثرات اندر پہونچ سکیں۔ حرارت نہ ہو تو اس کے ساتھ نانخواہ، سنبل، مر، دارچینی، شامل کریں۔ باب الربو میں ہم ایسی دواؤں کا تذکرہ کرچکے ہیں جس تھوکنے اور ازالہ مادہ وغیرہ میں سہولت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کے اندر دبیلہ (پھوڑے) کا علاج یہ ہے کہ لطیف اور خشک کرنے والی دوائیں اور

رقیق شراب استعمال کی جائے۔ شراب تھوڑی پی جائے۔

مخدر تخموں کی ادویات سخت کھانسی کے وقت موزوں ہیں جیسا کہ نفث الدم اور خراب نزلوں میں کھانسی کے لئے یہ استعمال ہوتی ہیں (جالینوس)

میرے خیال میں دودھ پینے سے پھیپھڑا صاف ہو جاتا ہے اور اس کی پنیریت سے تغزیہ حاصل کرتا ہے۔ پھیپھڑے کو مرطوب نہیں کرتا ہے۔ جسم کو البتہ مرطوب کر دیتا ہے۔ دودھ زخم کو مرطوب کر دے تو ضرورت کے برعکس اس کا عمل ہوگا کیونکہ پھیپھڑے کے زخم میں بنیاد یہ ہے کہ ممکن حد تک وہ خشک ہو جائے بایں ہمہ سل کے مریض کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ جسم کے اندر رطوبت آئے اور اعضاء کی اصلی رطوبتوں کی حفاظت کی جائے۔ دل کے اوپر خشک مزاج غالب نہ ہونے دیا جائے کیونکہ جس کو پھیپھڑے کا زخم ہوتا ہے وہ دق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا باب میں دودھ بیحد موافق ہوگا۔ متفقہ طور پر یہ سینہ، پھیپھڑا اور پھیپھڑے کے اطراف کے لئے مفید ہے۔ (مؤلف)

قصبۃ الریہ میں زخم ہو تو مریض کو گدی کے بل لٹائیں اور حکم دیں کہ وہ دوا کو منہ میں رکھ کر رفتہ رفتہ اندر داخل کرے۔ اپنے تمام عضلات کو ڈھیلا کر دے۔ اس طرح قصبہ الریہ میں کھانسی کی تحریک ہوئے بغیر دوا کا ایک عمدہ حصہ داخل ہو جائے گا۔ اس بات کا شدت سے خیال رکھیں کہ قصبۃ الریہ میں یکبارگی بہت ساری چیز داخل نہ ہو۔ ورنہ کھانسی اٹھے گی اور سخت نقصان ہوگا۔ واضح رہے کہ دیوار پر پانی جس طرح بہتا ہے اسی طرح قصبۃ الریہ کی دیوار پر رطوبت بہے گی تو کھانسی پیدا نہ ہوگی مگر قصبۃ الریہ کی تجویف جو ہوا کی گذرگاہ ہے اور جس کے ذریعہ تنفس ہوتا ہے کے وسط میں کوئی دوا گرے گی تو گرتے ہی کھانسی پیدا ہوگی۔

شہد کی چیزیں سینہ اور پھیپھڑے کے تمام زخموں کے لئے ہم نے جو ایجاد کیا ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ قابض دوائیں داخل کرتے ہیں تو معدہ میں وہ دیر تک رک جاتی ہیں۔ اور ان کے اثرات آگے نہیں بڑھتے، لہٰذا شہد ان ادویات کے لئے ایک تیز رفتار سواری کی مانند ہوتی ہے جو ان ادویات کو مقام ماؤف تک پہونچاتی ہے بایں ہمہ شہد کے اندر کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے جو زخموں کے لئے مضر ثابت ہو۔

سینہ اندر دبیلہ (پھوڑا) ہو اور پیپ اور سینہ کے گوشت میں تعفن پیدا ہو گیا ہو تو اکثر ہڈیاں متاثر ہو جاتی ہیں حتی کہ متعفن ہڈیوں کو مجبوراً کاٹ دینا پڑتا ہے اکثر حالات کے اندر اس پسلی کے اوپر جو پسلیوں پر استر کرنے والی متعفن جھلی کی وجہ سے عفونت زدہ رہ جاتی ہے کوئی چیز چپکی ہوئی ہوتی ہے۔

اس حالت کے اندر ہمارا معمول یہ ہے کہ زخم کے اندر جب ہم ماء العسل کی پچکاری دیتے ہیں تو مریض کو حکم دیتے ہیں کہ بیمار پہلو کے بل لیٹے اور بار بار لیٹے، بعض دفعہ اس پہلو کو ہلکے طور پر حرکت بھی دے، پھر قرحہ کے جوف میں جو کچھ ماء العسل رہ جاتا ہے جو اسے "جاذبۃ القیح" آلہ کے ذریعہ نکال لیتے ہیں۔ ایسا کر لینے کے بعد جب ہمیں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ پیپ تمام کی تمام قرحہ کی ریزش سمیت خارج ہو چکی ہے تو اس وقت یہاں ہم دوائیں پہونچاتے ہیں۔

پھیپھڑے کے زخموں کو ہم شہد کھلا کر اور ماء العسل کے ذریعہ صاف کرتے ہیں۔ (جالینوس)

پھیپھڑے کے زخموں کو صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو شہد اور ماء العسل سے صاف کئے جاتے ہیں کیونکہ یہ تنقیہ کے علاوہ غذا کا کام بھی دیتے ہیں، نیز اندرونی زخموں کے لئے مضر نہیں ہوتے۔ (مؤلف)

کھانسی کے ذریعہ قصبۃ الریہ کے چھلے کی کوئی چیز نکل آتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھیپھڑے کے اندر کوئی بڑا زخم موجود ہے کیونکہ قصبۃ الریہ کا چھلہ اپنے بندھن سے آزاد ہو جائے گا تو اس سے پہلے ہی انسان مر جائے گا۔ یہ بڑے بڑے چھلے ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے کے اندر فساد اور تعفن گرم رطوبتوں سے بہت جلد پیدا ہوتا ہے، کھانسی کے زور سے پھیپھڑے کی کوئی بڑی رگ کٹ کر نکل آئے گی۔ یہ رگ پھیپھڑے کی ہوگی قصبۃ الریہ کی نہ ہوگی کیونکہ قصبۃ الریہ کی رگیں بال کی طرح باریک ہوتی ہیں۔ پھیپھڑے کو زخموں اور ورموں کا احساس نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہاں کوئی عصب نہیں آتا ہے۔ (جالیونس)

یہاں اعصاب بھی آتے ہیں تو نا قابل اعتناء، اور وہ بھی پھیپھڑے کی جھلی میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کے ورم کے نتیجہ میں ضیق تنفس لاحق ہوتا ہے حتی کہ مریض گلا گھٹنے کی کیفیت محسوس کرنے لگتا ہے چنانچہ بیٹھ کر خود کو سیدھا کر لیتا ہے تنفس سے جو کچھ خارج ہوتا ہے وہ بے حد گرم ہوتا ہے۔ بالخصوص جب کہ ورم حمرہ قسم کا ہوتا ہے۔ عظیم تنفس اور سرد ہوا لینے کے بعد مریضوں کو آرام ہوتا ہے۔ انہیں مائل بہ سرخی، یا زردی یا جھاگ دار، یا سبز یا سیادہ نفث الدم ہوتا ہے۔ اکثر اس حالت کے ساتھ انہیں سینہ کے جوف میں بوجھ اور ایسا درد ہوتا ہے جو جسم کی گہرائی سے شروع ہو کر عظم القص اور پھر عظم الصلب کے گوشہ تک محسوس ہوتا ہے بخار تیز ہو جاتا ہے نبض موجی چلتی ہے۔ رخسار کی ہڈی بیحد سرخ ہو جاتی ہے جس آدمی کے پھیپھڑے میں کوئی بیماری ہوتی ہے اس کا چہرہ ڈھیلا اور سفید ہو جاتا ہے بشرطیکہ ورم حار نہ ہو۔

نفث الدم کا مریض سرخ چیزوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ خون جسم کے ظاہری حصوں کی جانب کھنچ اٹھتا ہے۔ اس سے رنگ کی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے (جالینوس)

میرے خیال میں ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ مریض کو خون یاد آجاتا ہے۔ (مؤلف)

جن مریضوں کی کہنیاں پروں کی مانند ہو جاتی ہیں (یعنی مریضان سل) چونکہ ان کے سینے تنگ ہوتے ہیں اس لئے معمولی سبب سے انہیں نفث الدم تیزی سے ہونے لگتا ہے۔

ذات الریہ کے جن مریضوں کے بالائے جسم یا سینہ کے مقامات کے زیریں حصوں میں پھوڑے نکل آتے ہیں تو یہ پھوڑے پیپ لے کر نواصیر بن جاتے ہیں اور مریض نجات پا جاتے ہیں۔ (جالینوس)

کیونکہ سینہ کی فضا میں پیپ کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ (مؤلف)

ذات الریہ میں بخار ہو جو زائل نہ ہوتا ہو، درد اور الم کم نہ ہوتا ہو، مریض قابل اعتناء کوئی چیز تھوکتا نہ ہو۔ اچھی طرح شکم بھی نہ چلے، نہ ایسا پیشاب ہو جس کے اندر بہت زیادہ رسوب پایا جائے۔ ایسے حالات کے اندر بیماری محفوظ ہو، تو مذکورہ بالا پھوڑے کی امید رکھیں کیونکہ مذکورہ باتوں میں سے کسی ایک بات کی موجودگی بحران کا پتہ دیتی ہے پھر مریض کو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔

پسلیوں کے سروں کے نیچے تھوڑا التہاب پایا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ پھوڑے سینہ کے نیچے ہیں۔ جو پھوڑے سینے کے بالائی حصوں میں نمایاں ہوتے ہیں اور مریض کی پسلیوں کے سروں کے سامنے کا حصہ پتلا ہو، سوء تنفس ایک مدت تک رہ کر کسی ظاہری سبب کے بغیر زائل ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مواد اوپر کو چڑھ رہا ہے جیسا کہ پسلیوں کے سروں کے نیچے حرارت کا ہونا اور ان کا تناؤ مواد کا نیچے کی طرف گرنا ظاہر کرتا ہے۔

پھیپھڑے کی خطرناک بیماریوں میں جو پھوڑے پیروں میں نکل آتے ہیں وہ سب کے سب مفید ہیں۔ سب سے افضل پھوڑے وہ ہوتے ہیں جو اس وقت نکلتے ہیں جب تھوک کے اندر نضج بالکل نمایاں ہونا چاہئے۔ ہوتا یہ ہے کہ تھوکی جانے والی چیز پہلے سرخی پھر پیپ کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور باہر کی جانب ابھرنے لگتی ہے تو اس کے بعد عرض اور الم جب بھی ظاہر ہوں گے تو مریض یقینی طور پر محفوظ اور سالم رہے گا۔ پھوڑے کے اندر تسکین نہ ہوگی تاوقتیکہ درد تیزی کے ساتھ رفع نہ ہو جائے۔ تھوکی جانے والی چیز ناپختہ ہوگی، غیر واجبی طور پر ہوگی، پیشاب کے اندر عمدہ رسوب نہ ہوگا تو وہ جوڑ فاسد ہوئے بغیر نہ رہے گا جس میں پھوڑا نکلے گا پھر اس کی وجہ سے سخت سدہ لاحق ہوگا۔

ذات الریہ کی مشکل بیماریوں میں پنڈلیوں کے اندر پھوڑوں کا نکلنا لامحالہ محمود ہے۔ بات یوں

ہے کہ یہ مقام ماؤف سے دور اور نیچے کی جانب مائل ہوتے ہیں خاص کر جب کہ نضج بھی ہو چکا ہو۔ نضج کی علامت یہ ہے کہ تھوک تبدیل ہو جاتا ہے اور بغیر کسی دشواری کے بکثرت استفراغ ہو تا ہے۔ مریض کے نضج سے پہلے پنڈلی کے اندر پھوڑا نکلنے سے مریض اس خطرے سے باہر نکل آتا ہے جس کا ذات الریۂ میں اندیشہ ہو تا ہے۔ البتہ اس کا جوڑ کی صحت ذرا مشکل سے ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ حالت مزمن بھی ہو جاتی ہے۔ نکلنے کے بعد یہ پھوڑے غائب ہو جائیں اور جس چیز کو باہر خارج کرنا ضروری ہو وہ خارج نہ ہو سکے، بخار بھی مسلسل ہو تو یہ صورت خراب ہوتی ہے۔ یہاں مریض کی عقل خراب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی کیونکہ پھوڑا تحلیل نہیں ہو تا۔ یہ صورت حال نہ ہو تو بخار ساکن ہو جاتا ہے بلکہ اندر کی جانب لوٹ جاتا ہے۔ اس حالت کے ساتھ ضیق تنفس بھی ہو تو مریض مر جائے گا۔

پھیپھڑے کی وجہ سے جو پیپ پیدا ہو جاتی ہے اس سے زیادہ تر مشائخ (بوڑھے) اور ڈھلتی عمر کے لوگ مر جاتے ہیں۔ پیپ کے بقیہ سارے حالات میں نوجوان زیادہ مرتے ہیں کیونکہ پھیپھڑا اور سینہ کے مریض اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ اس حالت سے بچ کر باقی رہ سکیں ایسا اس وقت ممکن ہے جب طاقت زیادہ موجود ہو۔ ضعف قوت کی وجہ سے بوڑھے حضرات مذکورہ صورت حال سے بہت کم بچ پاتے ہیں۔ نوجوانوں کے اندر چونکہ طاقت زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ تیزی سے صاف ہو جاتے ہیں۔ پیپ کی بقیہ قسموں سے مراد وہ ہیں جن کے ساتھ شدید بخار ہو، مثلاً کان کے اندر پھوڑا ہے۔ یہاں نوجوان خطرے کی زد میں زیادہ رہتے ہیں کیونکہ کثرت حرارت کی وجہ سے ان کے بخار زیادہ سخت ہو تا ہے۔ (جالینوس)

نفث الدم، چوٹ، اچھل کود، شور ہنگامہ، سخت ٹھنڈک یا زمین پر بستر کے بغیر سونے سے لاحق ہو تا ہے۔ (جالینوس)

کسی آدمی کو سل ہو اور کھانسی کے ذریعہ آنے والی شئے بدبودار ہو، سر کے بال بھی جھڑ رہے ہوں تو یہ موت کی علامت ہے کیونکہ اس وقت بال اس لئے گرتے ہیں کہ غذا کم ہو جاتی ہے اور جسم میں جو کچھ پہونچتی ہے وہ فاسد ہو جاتی ہے۔ بال گرنے کے بعد دست آنے کی بیماری ہو جائے تو مریض مر جاتا ہے کیونکہ بالوں کا گرنا اس بات کی علامت ہے کہ اخلاط کم ہو گئے ہیں، مریض کمزور ہو چکا ہے۔ اسی کے ساتھ دست بھی آنے لگیں تو اس حالت کی سرحد موت سے قریب تر ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے طاقت اصلاً زائل ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

تھوک میں جھاگ دار خون ہو تو اس کا تعلق پھیپھڑے کے گوشت سے ہو تا ہے۔ یہ پھیپھڑے

کے اندر زخم ہونے کی خصوصی علامت ہے۔ چیخنے وغیرہ کی وجہ سے شوخ سرخ خون زیادہ مقدار میں خارج ہو اور جھاگ دار نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ گئی ہے۔ جھاگ دار خون کا تعلق پھیپھڑے کے گوشت کے جوہر سے خصوصی ہوتا ہے۔ سل کے مریض کو دست آجائے تو مر جاتا ہے۔ (جالینوس)

برف، پالا اور اس پر ٹھنڈی ہونے والی چیزوں کے استعمال سے بہ کثرت خون پھوٹ جاتا ہے کیونکہ سینہ کی رگیں اس سے پھٹ جاتی ہیں اور پھیپھڑے اور سینہ کو نقصان پہونچنے لگتا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب، ذات الریہ کا سبب بن جائے تو خراب ہوتا ہے۔ ذات الجنب کے سبب کا ذکر ہم کر چکے ہیں، ذات الریہ قرانیطس کا سبب بن جائے تو یہ بھی خراب ہوتا ہے کیونکہ یہ حالت تب ہی ہوتی ہے جب ورم کی موجب خلط بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

سل کا مریض برابر دبلا ہوتا جاتا ہے۔ جب تک اسے کھانسنے کی طاقت ہوتی ہے زندہ رہتا ہے، اس سے پھیپھڑا صاف ہوتا رہتا ہے۔ کھانسنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے تو پھیپھڑے کی رگیں مسدود ہونے لگتی ہیں اور اختناق کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس طرح مریض مر جاتا ہے۔ سل سے مرنے کی وجہ یہی ہوتی ہے (جالینوس)

مریض سل کے دونوں جبڑوں پر باقلا جیسے دانے نکل آئیں تو باون دنوں کے اندر مر جائے گا۔ گدی کے اوپر سیاہ باقلا جیسا کوئی دانہ نکل آئے اور سمائے نہیں نیز اسی کے ساتھ کثرت سے نیند بھی آنے لگے تو چالیس دنوں کے اندر سل کا یہ مریض مر جائے گا۔

کسی کے قدم کے بیرونی حصہ پر سیاہ ورم انڈے کے برابر نمایاں ہو جائے اور اسے بول کی شکایت بھی ہو جائے، لمبی ککڑی اور خربوزہ کھانے کی خواہش بھی ظاہر کرنے لگے تو یہ تین مہینوں کے اندر مر جائے گا۔ (جالینوس)

## ذات الریہ کی علامات:

تیز بخار، سینہ کے اندر بوجھ کا احساس، شانوں اور پہلوؤں اور پشت میں درد، مریض گدی کے بل سوئے گا، پہلوؤں کے بل نہیں لیٹے گا۔ اختناق کی کیفیت تقریباً نہ ہو گی۔ چہرہ گلاب کی طرح سرخ ہو گا۔ تنفس بلند اور تیز ہو گا، آنکھیں مرطوب ہوں گی اور ٹھنڈک کی خواہش کرے گا۔ زبان کھردری ہو جائے گی، نبض صغیر ہو گی، گردن موٹی ہو گی چہرا پھولا ہوا ہو گا۔ آنکھوں کی حرکت سست ہو گی

اطراف ٹھنڈے اور ان کا رنگ بدلا ہوا ہوگا۔ زبان بڑھ جائے گی۔ بیماری ذات الجنب کی منتقل ہو جائے تو تنفس خفیف ہو جائے گا۔ (جالینوس)

پھیپھڑے کے اندر پیدا ہونے والے زخم خبیث ہوتے ہیں کیونکہ پھیپھڑے میں مسلسل حرکت ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے یہاں دوائیں دیر میں پہونچتی ہیں۔ (جالینوس)

پھیپھڑے کے زخم دو قسم کے ہوتے ہیں ان میں ایک وہاں ہوتا ہے جو پھیپھڑے کا تر حصہ ہوتا ہے یہاں ورم حار اور بخار ہو جانے سے پہلے پہلے پچھنہ لگانے کی فوری ضرورت ہوتی ہے اس کے بعد وہ زخم ہیں جن سے مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ان کا مندمل ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ مریض کو مفید دوائیں پلا کر یہاں خشکی طاری کی جاتی ہے تاکہ پھیپھڑے کے اندر زخم کے باوجود وہ دیر تک زندہ رہ سکے۔

پھیپھڑے کے اندر دائمی نزلہ جو رقیق اور تیز ہونے کی صورت میں پھیپھڑے پر مسلسل گر رہا ہو زخم پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے آلات تنفس کے اندر فساد پیدا ہو جاتا ہے فساد ابتدائی حالت میں اور کم ہوگا...... (۱)

ابتداءمیں مناسب علاج میں عجلت سے کام لیا جائے تو مریض مکمل طور پر صحتیاب ہو جائے گا۔ برداشت کی طاقت ہو تو اس علاج کے لئے فصد کھولیں، سر کو گرمی پہونچائیں، استرے سے سر کو مونڈ دیں اور خشک دوا سے اسے لت پت کر دیں۔ اس کے بعد اترنے والی پیپ کو خشک کریں، یہ دوا تافسیا کے نام سے معروف ہے۔ اس سلسلہ میں استعمال کی جانے والی دواؤں میں سب سے زیادہ طاقتور یہی دوا ہے۔ مستعمل ادویات میں تخم حرف، اور بیٹ کبوتر اس سے کم تر ہیں۔ میں اس دوا کو زیادہ تر استعمال کرتا ہوں۔ ایسے تخموں کو پلانا بھی مفید ہے جن میں سلیخہ اور افیون شامل کر دی گئی ہوں، اس طرح کی دواء سے سر سے اترنے والا مواد گاڑھا ہو کر خشک ہو جائے گا۔ مکمل علاج کا تذکرہ ہم نے شریف خاتون کے علاج کا ذکر کرتے ہوئے کر دیا ہے۔ (جالینوس)

کچھ لوگوں کے اندر سل کی بیماری اس طرح بھی پیدا ہوتے ہوئے دیکھی ہے کہ پیشتر نفث الدم بالکل نہ تھا۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کچھ لوگوں کو مراری خلط کی قئے کرتے دیکھا ہے۔ یہ قئے مسلسل ہوتی رہی حتی کہ وہ سل کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ اس کا تذکرہ ہم نے کر دیا ہے باقی سل کے تمام اسباب کا تذکرہ تو یہاں کریں گے۔ (مؤلف)

نمکین بلغم جو سر سے اتر کر پھیپھڑے میں آتا ہے وہ نہایت خراب قسم کی سل پیدا کرتا ہے۔ (طیماوس)

---

(۱) عبارت غیر واضح اور مٹی ہوئی ہے۔

جو حضرات سینوں پر انصباب نزلہ کے کثرت سے شکار ہوتے ہیں وہ سل کے لئے تیار رہتے ہیں، بالخصوص جب کہ نزلہ کے اندر حدت اور سینہ تنگ ہو، مزاج مراری ہو، مریض کم گوشت ہو ،نزلے سینوں پر زیادہ اترتے ہوں تو یہ وہ حالت ہے جس میں انسان سل کے لئے بیحد مستعد ہوتا ہے کیونکہ یہ نزلے گرم اور تیز ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کی کریوں کے حاد (Acute) امراض ابتدائی ہوتے ہیں یا پھر ایسے ہوتے ہیں جن سے صحت مشکل ہوتی ہے۔ ان کریوں کو جو جھلی ڈھانکتی ہے یعنی اندر سے قصبۃ الریہ پر استر کرنے والی جھلی کے حاد امراض میں صحتیابی جلد ہوتی ہے البتہ یہاں سخت تعفن پیدا ہو جائے جس سے فساد اس حد تک رونما ہو جائے کہ کریوں کے نیچے کے حصے کھل جائیں تو صحت ہونا مشکل ہوتا ہے۔
(جالینوس)

پھیپھڑے میں قصبۃ الریہ کی شاخوں تک جو شریانیں ہوتی ہیں وہ دراصل ایسے راستے ہیں جن سے ہوا تو گزرتی ہے مگر جسم جب تک طبعی حالت میں رہتا ہے ان سے خون نہیں گزرتا ہے۔ اگر یہ راستے غیر طبعی حالت میں ہو جائیں حتی کہ ان سے خون گزرنے لگے تو پھیپھڑے کی شاخوں تک خون پہونچنے لگے گا۔ اس سے کھانسی اور نفث الدم کی شکایت پیدا ہو گی۔ (جالینوس)

واضح رہے کہ کھانسی کے ذریعہ انسان خون تھوکے اور معاملہ خطرناک نظر آئے تو کوئی ضروری نہیں ہے کہ اس کا علاج مشکل اور صحت کا ہونا دشوار ہو کیونکہ یہ حالت ہو سکتا ہے کہ مذکورہ بیماری کی وجہ سے ہو، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بواسیر وغیرہ کی طرح رگوں کے کھل جانے سے لاحق ہوئی ہو البتہ نفث الدم کے ساتھ خراب اعراض نظر آئیں اور سابق میں خراب اسباب رہے ہوں تو اس وقت بیماری کے خراب ہونے کی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ حالات کے اندر اندیشہ نہ کریں۔ علاج یہ ہے کہ نفث الدم بہ افراط ہو تو قابض ادویہ استعمال کریں۔ فصد کھولیں اور امتلائی حالت کو ہلکا کریں۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کے زخم میں گل ارمنی بیحد مفید ہے کیونکہ پھیپھڑے کے زخم کو خشک کرتی ہے حتی کہ اس کے بعد مریض کو کھانسی نہیں آتی۔ الا یہ کہ تدبیر کے اندر کوئی غلطی واقع ہو گئی ہو۔ یہ خشک کرنے میں بیحد مؤثر ہے۔ پھیپھڑے کے زخم کو بیحد خشک کرنے والی ادویات سے فائدہ ہوتا ہے حتی کہ مریض خود کو مکمل طور پر صحتیاب تصور کرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح خشک ہوا بھی مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریض روم سے نوبہ کو ہجرت کر جاتے تھے۔ یہاں جو مریض آگیا ہے اور تدبیر کے اندر کوئی غلطی واقع نہیں ہوئی تو سالوں زندہ رہا۔ باقی جن لوگوں نے خود کو آزاد رکھا، تدبیر کے اندر بگاڑ پیدا

کرلیاوہ مرض کی جانب واپس ہو گئے۔ میرے خیال میں پھیپھڑے کے زخم خشک کرنے والی ادویات سے زرد اور خشک ہو جاتے ہیں، حتی کہ گو مندمل نہ ہوں مگر ڈھک جاتے ہیں۔ جیسا کہ نواصیر میں حالت ہوتی ہے کیونکہ انہیں بھی صاف کر کے خشک دوا کے ذریعہ علاج کیا جائے تو سکڑ کر ڈھک جاتے ہیں۔ (جالینوس)

مریض برابر تندرست معلوم ہوتا ہے الایہ کہ امتلائی کیفیت یا تدبیر کے اندر کوئی غلطی واقع ہو جائے تو الگ بات ہے۔ (مؤلف)

نفث الدم کی سب سے بری، خبیث اور پھیپھڑے کو جلد خراب کر دینے والی قسم وہ ہے جو بعض لوگوں کے اندر فساد پیدا ہو جانے سے وجود میں آتی ہے۔ دوسری وہ ہے جو خود پھیپھڑے کے اندر کسی آفت کے لاحق ہونے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ حالت نفث الدم سے اور بالخصوص اس وقت ہوتی ہے جب یہ کسی رگ کے پھٹ جانے سے واقع ہوتی ہے۔ (جالینوس)

جو جسم سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں وہ وہی ہوتے ہیں جن کے سینے تنگ، کم ابھرے ہوئے اور شانے ابھرے ہوئے، پیچھے کی جانب نمایاں ہوتے ہیں، یہ شانے کیا معلوم ہوتے ہیں جیسے پر۔ جن جسموں کے سر تیزی سے بھر جاتے ہیں وہ ان سے تیز نزلے اتر کر پھیپھڑے میں اترنے لگتے ہیں ان میں ان دونوں چیزوں کے بیک وقت اجتماع سے مریض، سل کے بالکل قریب آجاتا ہے کیونکہ مسلسل نزلہ کا اتر نادیر تک اترتے رہنے سے سل کا باعث ہو جاتا ہے۔ یا پھر ایسا ہو گا کہ ضعف اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ جائے گی۔ (جالینوس)

مذکورہ مریضوں میں انصباب نزلہ سے کھانسی پیدا ہو گی، سینہ کی تنگی کی وجہ سے کھانسی ان کے لئے مضر ہے۔ یہ کھانسی رگوں کے پھٹ جانے کا باعث بنے گی اس کے بعد حاد نزلہ کا نصباب ہونے لگے تو بیماری اور مستحکم ہو جائے گی۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کی بیماری اور خاص کر نفث الدم کی تیاری کے لئے سینہ کی تجویف کا تنگ ہونا کافی ہے سل کی بیماری میں گرفتار ہونے والے زیادہ تر ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے سر کے بال کم، بکھرے ہوئے، سفید، جلد پر دھبے، شانے پروں کے مانند پیچھے کو ابھرے ہوئے، پیشاب مائل بہ سرخی اور آنکھیں ہموار ہوتی ہیں۔ بارد مزاج والے خاص کر مرطوب المزاج حضرات سر سے انصباب نزلہ کے لئے مستعد رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ سل کی بیماری کے لئے بھی تیار رہتے ہیں۔ مزاج چونکہ سرد اور سینے تنگ ہوتے ہیں اس لئے عورتیں مردوں کے مقابلہ میں سل کی بیماری میں زیادہ گرفتار ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

جن حضرات کے شانے پیچھے کی جانب پروں کی مانند ابھرے ہوئے ہیں وہ سینہ سے ہونے والے نفث الدم میں تیزی سے مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کے اندر ریاح اور نفخ کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ اپنا مشاہدہ ہے چنانچہ یہی بات بیماری میں مبتلا ہونے کے لئے سازگار ہوتی ہے۔ میرے خیال میں چونکہ ان حضرات کے دل چھوٹے ہیں اور ایسا محض سینوں کے چھوٹے ہونے سے ہوتا ہے اس لئے ان میں ریاح زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ دل جب چھوٹا ہوتا ہے تو پورے جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔

جن نزلوں کے اندر حدت اور حرارت ہوتی ہے وہ پھیپھڑے کے اندر پختہ ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ نفث الدم بھی ایسی صورت میں لازم ہے کیونکہ یہ نزلے آگے بڑھ کر پھیپھڑے کے اندر اپنی حدت سے فساد پیدا کر دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ خبیث اور خراب ہوتے ہیں۔ باقی جن نزلوں کے اندر حدت نہیں ہوتی وہ پختہ ہو کر بلغم کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں۔ شدت سوزش کی وجہ سے اگر یہ کسی حال میں باقی رہ جاتے ہیں تو سخت کھانسی کے باعث ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس سے سر بری طرح ہل جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے امتلائی کیفیت رونما ہو جاتی ہے چنانچہ اس کیفیت سے بھی نزلہ کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ کھانسی کی شدت سے کبھی پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی حالت ناپسندیدہ اور خراب ہوتی ہے کیونکہ خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ حالت خراب ہوتی ہے۔ نفث الدم ہو یا نہ ہو۔ (جالینوس)

اطباء کا معمولی ہے اور صحیح معمول ہے کہ قرحہ ریہ کے مریض کو خشک ملک میں منتقل کر دیتے ہیں جیسا کہ سل کے مریضوں کو وہ روما سے نوبہ میں منتقل کر دیا کرتے ہیں۔ (جالینوس)

اس مسئلہ پر غور کر لینا ضروری ہے یہ بات ظاہر ہے کہ اطباء ان مریضوں کو جن کے پھیپھڑے کا زخم مستحکم ہو جاتا ہے خشک ہوا میں منتقل کر دیتے ہیں اور صحت سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ علاج صرف خشک کر دینے کا ہوتا ہے چنانچہ پھیپھڑا خشک حالت میں پڑا رہتا ہے (مؤلف)

پھیپھڑے کے زخموں میں قدماء کا طریقہ یہ تھا کہ گرم مکواتوں کو سینہ پر رکھ کر داغ دیتے تھے۔ اس میں عجلت کرنی چاہئے۔ یہاں یہ انتظار روا نہیں ہے کہ پھیپھڑے کے زخم خراب ہو جائیں درد بڑھ جائے۔

سل کے مریض موت کے قریب پہونچتے ہیں تو تنفس اس قدر صغیر ہو جاتا ہے کہ بڑے غور کے بعد ہی محسوس ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سخت جسم کے لوگ اور ٹھنڈے ملک، گرم ملک اور نرم جسم کے لوگوں کے مقابلہ میں اس بات کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں کہ پھیپھڑے کی زیریں رگیں ان کی پھٹ جائیں۔ (بقراط)

## نفث الدم کی دوا:

کندر، دم الاخوین، گلنار، کہرباء، خشخاش سیاہ، مصطغ عربی، گل ارمنی، زراوند چینی، سب کے سب معتدل اجزاء کے ساتھ۔ مقدار خوراک ۴.۵ گرام، مشروب کے طور پر۔ دہی، لوہے کے ذریعہ گرم کیا ہوا دودھ پینا اور سینہ پر مازو کا ضماد رکھنا مفید ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا کہنا ہے کہ پھیپھڑے کے بڑے زخم میں مریض کو میں مصالحہ جات اور خشک دوائیں پلاتا تھا۔ مقصود یہ تھا کہ اس سے زخم کی بعض عفونتیں خشک ہو جائیں۔ مریضوں کو امروسیا، مثر ودیطوس تریاق، اور بجر نانا یا دیتا تھا تا کہ رطوبت خشک ہو جائے۔

پھیپھڑے کے پرانے زخموں میں قطران ایک چھوٹا چمچہ صبح کو چاٹتے ہیں۔

## بدبودار بلغم اور پرانی کھانسی کے لئے مفید بخور کا نسخہ:

زرنیخ سرخ کو بھیڑ کے گھی میں پیس کر جھر بیری کے پتہ پر طلاء کریں اور خشک کرلیں پھر ایک یا دو پتوں کا جب چاہیں بخور دیں۔

## دیگر:

زرنیخ زرد، زراوند طویل، پوست، بیخ کبر، گھی میں پیس لیں اور ۴.۵ گرام کی گولیاں بنا کر روئی میں محفوظ رکھ لیں۔ بوقت ضرورت دن میں تین بار مریض کو دھونی دیں یا پھر قنہ کی دھونی دیں، یا زرنیخ یا جوز بوا صغیر کو روغن شیرج میں گوندھیں اور ۴.۵ گرام لے کر دھونی دیں۔ (اُہران)

## نفث الدم کے لئے:

دودھ کو چھاچھ کی صورت میں پئیں وہ اس طرح کہ دودھ دوہ کر اس کی بالائی اتار لیں پھر اس کے اندر لوہے کے گرم ٹکڑے ڈال کر جوش دیں۔ اور تھوڑا تھوڑا استعمال کریں۔ (طبری)

پھیپھڑے کے اندر ورم حار ہو جاتا ہے تو قبل اس کے کہ اس کے اندر پیپ پڑے، پختہ اور سرخ ہو گرم بخار پکڑ لیتا ہے۔ ورم پختہ ہو جاتا ہے اور اس میں ہیجان آ جاتا ہے تو بخار کم ہونے لگتا ہے اور پھر ہلکا ہو کر مسلسل باقی رہتا ہے جسم کمزور ہو جاتا ہے اور ناخون کبڑے ہو جاتے ہیں۔ (اُہرن)

# چوتھا باب

## ذات الریہ اور ذات الجنب میں فرق

ذات الریہ میں ضیق تنفس زیادہ ہوگا حتی کہ مریض کو اپنا گلا گھٹتا ہوا محسوس ہوگا۔ تنفس بھی مشقت کے بعد لیتا ہے۔ (طبری).........(۱)

جو مریض بلغم تھوکے گا، سینہ میں درد ہوگا۔

ذات الجنب میں مریض کو عظیم تنفس لینے کی قدرت ہوگی گو تنفس حسب مادہ مختلف ہوگا۔ سینہ کے اندر درد پہلو میں ہوگا۔ ان دونوں حالتوں کے درمیان اچھی طرح فرق کرلیں۔ (مؤلف)

ذات الریہ میں نبض لین اور موجی ہوگی۔ ذات الجنب میں صلب، کمزور اور متواتر ہوگی۔ رخسار کی ہڈیاں سرخ نہ ہوں گی۔ (جالینوس)

خون کے باب میں غور کریں خواہ کسی پہلو ہو مگر نفث الدم پر درد ہوتا ہو تو فصد کھول دیں اگر درد پورے سینہ میں ہو رہا ہو تو دونوں ہاتھوں کی اکحل کی فصد کھول دیں، اگر نفث الدم زیادہ ہو جائے تو پنڈلیاں، بازو باندھ کر پیروں بالخصوص تلووں کی مالش کریں اور گرم روغن اس پر لگائیں۔ (اُھرن)

نفث الدم کے بعد بیحد سخت ضیق تنفس ہو، کرب اور بے چینی ہو، ٹھنڈا پسینہ آئے تو یہ جان لیں کہ خون منجمد ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں قابض ادویات ہرگز نہ دیں۔ ملطف ادویات سے کام لیں۔ سکنجبین اور بزوردین حتی کہ خون کے اندر لطافت پیدا ہو کر اس کا تنقیہ ہو جائے۔ دواء الکرکم، سکنجبین، گرم پانی ۵. ۳ گرام، اسی طرح عرق کراث وغیرہ محللات خون مفید ہیں۔ نفث الدم میں لوہے کے ذریعہ پکا ہوا چھاچھ اور سینہ پر قابض ضماد مفید ہیں۔ اس میں یہ بھی مفید ہے کہ سرکہ میں اون تر کرکے یا پوست انار سرکہ میں پیس کر سینہ پر رکھا جائے۔ (مؤلف)

---

(۱) یہاں نسخہ کے اندر بیاض ہے۔

## عمدہ ضماد:

اس کو سینہ پر رکھا جائے تو نفث الدم، معدہ پر طلاء کیا جائے تو قے اور آنتوں پر رکھا جائے تو اسہال کو روک دیتا ہے۔ مقوی اور قابض ہے۔

لبان، گلنار، اقاقیا، مامیثا، شب، راسن، گل سرخ، تخم بنج، پوست بیروج، مر، صبر، زعفران سب کو پیس کر عمدہ سرکہ میں گوندھ لیں اور بطور طلاء استعمال کریں۔ (مؤلف)

## سینہ کے پرانے زخموں کے لئے:

قطران کا ایک چھوٹا چمچہ مریض کو صبح کو دیں۔ یہ عمدہ ہے یا قنہ سائلہ تھوڑا لے کر تھوڑی شہد میں ملائیں اور چٹائیں۔

کئی ایک کی زبانی سنا بھی ہے اور مسلسل خبروں سے ثابت بھی ہے کہ کچھ لوگوں کو نفث الدم کے بعد پیپ تھوکنے کی شکایت ہوئی تو ان میں سے کچھ بکری کے دودھ کچھ گدھی کے دودھ سے صحتیاب ہو گئے۔ ایک مریض تو صرف بیس دنوں کے اندر صحتیاب ہوا۔ اس کے والد گدھی کا دودھ دوہ کر فوراً نہیں آدھے گھنٹہ یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد پلاتے تھے، اسے فوری افاقہ ہوا۔ یہ ایک نوخیز نوجوان تھا۔ (اُھرن)

ذات الریہ ایک ورم حار ہوتا ہے جو پھیپھڑے کو لاحق ہوتا ہے۔ زیادہ تر شدید نزلہ، یا ذبحہ، یا ربو، یا شوصہ، یا دیگر بیماریوں کی موجودگی میں لاحق ہوتا ہے کبھی اس بیماری کی شروعات اپنے تیئں خود ہوتی ہے۔ ساتھ میں عسر تنفس، محرقہ نما تیز بخار، سینہ میں بوجھ، کھنچاؤ، چہرے میں بیش امتلائی کیفیت، التہاب اور شعلوں کی طرح اوپر چڑھتے ہوئے بخارات موجود ہوتے ہیں۔ رخسار کی دونوں ہڈیاں، آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، پلکیں اوپر تک نیچے کی جانب مائل ہوتی ہیں۔ پلکوں کی رگوں میں امتلائی کیفیت ہوتی ہے۔ آنکھوں کی جھلیاں کیا لگتی ہیں جیسے ابھری ہوئی چربیاں ہوں۔ ان اعراض کے اندر جس قدر حرارت ہوتی ہے اسی قدر ورم میں حرارت ملتی ہے۔ بیماری کسی اور بیماری کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہو تو مریض فصد سے پرہیز کرے بالخصوص جب کہ سابقہ بیماری مزمن ہو چکی ہو اور شروع میں مریض فصد لے چکا ہو۔ آرام کی حالت میں حقنے اور پچھنے استعمال کریں۔ سینہ اور پسلیوں پر شگاف لگا کر کثرت سے پچھنے لگائیں۔ بیماری ابتداء میں ہو تو علاج فصد سے کریں، یا پنڈلی پر پچھنہ لگائیں۔ تدبیر میں لطافت سے کام لیں، مرخی ادویات کا ضماد سینہ پر رکھیں تاکہ درد میں سکون ہو شکم کو نرم کریں، اور کھانسی میں دی جانے والی نرم غذائیں استعمال کریں۔

سینہ سے پیپ تھوکنے کی وجہ سینہ کا کوئی پھوڑا، نفث الدم جو زائل نہ ہوا ہو، ذات الجنب، یا سر سے اترنے والا تیز قسم کا دائمی نزلہ ہوتا ہے۔

سینہ کا پھوڑا اگر ہے تو اس کی علامت شدید خشک کھانسی، سینہ کے اندر بوجھ، شدید درد کے ساتھ کھانسی کا آنا اور کبھی رطوبت کا اخراج ہوا کرتا ہے اخراج رطوبت کے بعد مریض ہلکا پن محسوس کرتا ہے مگر اس سے صحت نہیں ہوتی۔ بخار کے ساتھ کپکپی ہوتی ہے۔ گفتگو تیز ہوتی ہے ایسا تنفس کی اذیت سے بچنے کے لئے ہوتا ہے۔ پھوڑا پھوٹتا ہے تو کبھی پیپ خارج ہوتی ہے کبھی دردی نما چیز باہر آتی ہے۔ مریض کبھی کھانسی، پیشاب یا پاخانہ آنے سے صاف ہو جاتے ہیں، اس طرح سل میں مبتلا ہونے سے بچ جاتے ہیں۔ تیز قئے اگر نہیں آتی تو مریض سل میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ اس اثناء میں پھیپھڑے کے اندر زخم ہو چکا ہوتا ہے۔ سل میں مبتلا ہو جانے کے بعد رخسار کی دونوں ہڈیاں بے رنگ ہو جاتی ہیں گوشت کم ہو جاتا ہے، ناخن ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں چکنائی لئے ہوئے سفیدی اور زردی کی جانب مائل ہوتی ہیں۔ اس بیماری کے اندر مریض اگر مبتلا نہیں ہوتے تو شکم میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے، پسلیوں کے سروں کا نچلا حصہ اوپر کی جانب کھنچ اٹھتا ہے۔ شدید پیاس لاحق ہوتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے جن لوگوں کو قئے ہوتی ہے ان کی قئے میں بیحد خراب بو ہوتی ہے۔

ایسے مریضوں کا علاج یہ ہے کہ انہیں پھوڑے پکانے کی دوائیں دی جائیں۔ اس کے لئے گرم اسفنج کے ذریعہ سینکائی کی جائے۔ آردجو، انجیر خشک پکا کر، تھوڑی علک البطم، بیٹ کبوتر، نطرون اور خطمی کا ضماد رکھا جائے۔ مریض اسی پہلو لیٹے جس پہلو میں پھوڑا ہو۔ وقتاً فوقتاً شربت شہد اور آش جو گھونٹ گھونٹ لیتا رہے۔ مریض میں جب بھی قوت آجائے شربت زوفا وحاشا ہمراہ شہد استعمال کرے۔ پھوڑے کے پھٹنے میں نمکین مچھلی کھانے اور بوقت خواب اس گولی کے استعمال سے مدد ملتی ہے جس میں ایارج اور حنظل پڑا ہو۔ پیپ کا خارج ہونا شروع ہو جائے تو زوفا ابال کر، اصل السوس اور ایرسا شربت شہد، زیت اور خربوز میں پکا کر دیں۔ زخم کی صفائی میں دشواری ہو تو مرکب دوائیں مثلاً وہ دوا جو فراسیون مفرد سے اور وہ مرکب جو کرسنہ سے تیار کیا گیا ہو دیں۔ سل کی جانب منتقل ہو جانے والے مریض کو چٹنی میں کراث شامی ملا کر دیں، چٹنی جو اور خندروس کی بنائیں، پینے میں بارش کا پانی اور ماء العسل استعمال کریں۔ سینوں پر پہلے تخم کتاں اور آٹے سے مرکب ادویہ استعمال کریں۔ دونوں کا حلبہ، خیار، زیت، شہد اور برگ خطمی کے جوشاندہ میں ضماد بنائیں اور استعمال کریں۔ پھر ایک زمانہ کے بعد مرہم استعمال کریں جو موم، گھی، روغن غار، بیخ سوسن اور مرہم سسالیوس سے تیار کئے گئے ہوں سینہ پر دائمی نزلہ کے اندر خلاف سے تیار شدہ ضماد رکھیں اور نہار منہ سادہ شربت

استعمال کریں جو مانع نزلہ ہوں۔ سل مزمن میں مریضوں کو کبھی مثرودیطوس اور تریاق افاعی دیں۔ ان کے لئے گل ارمنی بھی مفید ہے گو سل کی بیماری کھانسی سے شروع ہوئی اور مسکن سعال گولیوں سے کھانسی کو تسکین ہو جاتی رہی ہو پھر بھی گل ارمنی مفید ہے کیونکہ یہ قرحہ کی محافظ ہوتی ہے۔ اسے بڑھنے سے روک دیتی ہے مریضان سل کو اطراف میں ورم رخو اسی طرح پیدا ہو جاتا ہے جس طرح یہ حبن (مرض استسقاء) میں لاحق ہوتا ہے۔ نیز سوء مزاج بھی ہو جاتا ہے۔(بولس)

ایک ایسا شخص میرے علم ہے جس کے پھیپھڑے کے اندر زخم ہو گیا تھا۔ اس نے مسلسل دودھ استعمال کرنا شروع کیا، دودھ کے ساتھ سمیند روٹی اور اطریہ (۱) کھاتا تھا۔ شراب بالکل ترک کردی تھی شراب کی خواہش ہوتی تو دودھ پی لیتا تھا۔ چنانچہ خراب قسم کے متعفن زخم سے اسے نجات مل گئی۔ اور مکمل طور پر صحتیاب ہو گیا۔

## پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی اور جسم کے تمام داخلی حصوں میں موجود ورم ریوی کے پیپ زدہ ہونے کی علامات:

شدید بخار، مختلف اوقات میں طاری ہونے والی کپکپی، ثقل، مقام ماؤف پر چبھن، تڑپ، ان علامات کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ ورم سمٹنا چاہتا ہے۔

بیمار طاقتور نظر آئے، تھوکی جانے والی پیپ پتلی ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کا تعلق سینہ سے ہے۔ یہ چودہ دنوں کے اندر صحتیاب ہو جائے گا۔ پیپ کل کی کل گاڑھی اور جامد ہو تو صحتیابی کے لئے چودہ دنوں سے زیادہ مدت کی ضرورت ہو گی۔ بایں ہمہ مریض کمزور ہو تو ساٹھ دن تک پیپ کا اثر رہے گا۔

نفث الدم میں خیال کر کے دیکھیں کہ پیپ گاڑھی آرہی ہے یا پتلی اور کیا پیپ ہے بھی یا نہیں۔ پیپ موجود ہو اور بخار بھی ہو تو مریض کو ماء الشعیر دیں۔ شکم خشک ہو تو عصارہ بادام یعنی بادام سے تیار شدہ چٹنی دیں اور اس کے مشابہ سبزیاں کھلائیں۔ شکم نرم ہو تو امکان کی حد تک حفاظت کریں۔ چٹنیاں نہ دیں، صاف روٹی کسی عصارہ کے ہمراہ دیں۔ تھوکی جانے والی پیپ گاڑھی ہو مگر ساتھ میں مرہ (پت) نہ ہو نہ بخار ہو تو ماء العسل پلائیں کیونکہ یہ مفید ہے۔ پیپ خراب ہو جاتی ہے تو ماء العسل سب سے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت زخم پر میل آجاتا ہے۔ ایسی حالت میں عصارۂ حلبہ گھی یا دودھ کے ساتھ پکا کر پلائیں۔

پیپ کے خارج ہونے میں سہولت پیدا کریں، اس کے ساتھ شہد یا گھی میں شامل کر دیں تو

---

(۱) اطریہ ایک قسم کا کھانا، دھاگے کے مانند، آٹے سے تیار کرتے ہیں (سوئیاں)

بہتر ہے۔ یہ جوشاندہ قبل از طعام پلائیں۔ ماء العسل تمام اوقات میں دیں اور نیم گرم دیں۔

سل کی بیماری طویل ہو جاتی ہے تو مریض کی طاقت گر جاتی ہے۔ اخراج بلغم کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے تنفس میں تنگی آجاتی ہے۔ اس صورت حال کے اندر جو کی دلیہ کے ساتھ کبوتر کا بچہ اور چوزہ پکا کر مریض کو پلائیں۔ مرغ کا خصیہ کھلائیں تاکہ مریض میں طاقت پیدا ہو اور گلا گھٹنے کی کیفیت نہ ہونے پائے۔ امکان کی حد تک مریض کی طبیعت کی حفاظت کریں۔ طبیعت نرم ہو گی تو دی جانے والی غذا مفید نہ ہو گی۔ شکم نرمی دے تو مریض کو چوزے بھون کر دیں۔ ٹھنڈی غذائیں جن سے رطوبتیں جاری ہوں، دیں۔ اس سے شکم کو قوت ہو گی اور وہ رکے گا۔ طاقت زیادہ کمزور ہو تو تھوڑے نمک کے ساتھ بھیجے بھون کر دیں۔ زیادہ نمک شکم کو نرم کر دیتا ہے، تاہم تھوڑا نمک شامل نہ کیا جائے تو غذا ہضم نہ ہو گی۔ پائے، بادام، چلغوزہ، منقی تھوڑی طاقت آجانے کے بعد دیں۔ زیادہ کمزوری دیکھیں حتی کہ مریض کھانہ سکے تو یہ قیاس آرائی کریں کہ پیپ سینہ کے اندر ٹوٹ چکی ہے۔ کیفیت ہلکی ہو تو دودھ پلائیں، اس سے طاقت پہونچے گی۔ الا یہ کہ شدید حرارت ہو، اسی صورت میں دودھ مفید نہ ہو گا البتہ بخار نرم ہو تو دودھ پلا کر قوت واپس لاتے ہیں۔ (اسکندر)

## دودھ کے بارے میں:

پیپ بدبودار ہو تنقیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور دودھ پلانا ضروری ہو تو گدھی کے دودھ کا انتخاب کریں۔ کیونکہ تنقیہ کی اس کے اندر بیحد صلاحیت موجود ہوتی ہے، نیز اونٹنی کا دودھ دیں اس سے تھوکنے اور تنفس میں سہولت پیدا ہو گی البتہ شدید بخار کی حالت میں دودھ نہ دیں۔ بیماری کے شروع میں دودھ نہ پلائیں۔ مذکورہ دودھ مریض کو ناپسند ہوں تو بکری اور گائے کا دودھ دیں۔ دودھ سے اسہال آنے لگے تو دودھ کا چھاچھ پکا کر پلائیں اور بطور غذا کے بھی استعمال کریں۔ بعض اوقات اس کے اندر سمیذ روٹی، سوئیاں یا جاورس یا چاول ڈال کر کھلائیں۔ اس سے تنقیہ ہو گا اور زخموں کا گوشت اگے گا۔ بخار کی موجودگی میں ٹھنڈی غذائیں دیں۔ اگر یہ نہ ہو تو کثرات شامی کا پتہ، بند گوبھی اور ہلیون (Asparagus) دیں۔ یہ تنقیہ کرتی ہیں۔ چڑیوں کا گوشت بھون کر دیں شوربہ سے زخموں پر میل آجاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مرغیاں، تیتر، بٹیر، چکور، اور گوریاں جو فربہ نہ ہوں دی جائیں۔ مریض شوربا پسند کرے تو اس میں شہد اور کراث شامی کا پتہ شامل کر دیں۔ خشکی پیدا کرنا مقصود ہو تو مسور، بند گوبھی، اطریہ (سوئیاں) نشاستہ وغیرہ شامل کریں۔ نمکین ایک یا دو بار کھالی جائے تو اس سے اخراج بلغم وغیرہ میں آسانی ہوتی ہے کثرت استعمال سے زخم خواہ کتنے خراب ہوں خشک ہو کر سخت ہو جاتے

ہیں۔لہذا نمکین سے پرہیز کریں۔
جن لوگوں کا بلغم تیز اور نمکین ہوتا ہے ان کے لئے بے مزہ غذائیں نہایت عمدہ ہوتی ہیں، باقی جو مریض لاغر نہ ہوئے ہوں ان کے لئے مفید ہے کہ سیر وسیاحت کریں، جہازوں پر سمندر کا لطف اٹھائیں اور حمام کریں، جو لاغر ہو چکے ہوں ان کے لئے دودھ، روغنیات اور چربیوں کی ہلکی مالش، اور سوپ مفید ہے (بولس)

پھیپھڑے کے اندر ورم حار ہوتا ہے تو ورم حار معدہ کی طرح مریض کو پیاس نہیں لگتی۔ تنفس ٹھنڈا، رنگ سرخ اور زبانیں سخت کھردری ہوتی ہیں، مریض ٹھنڈی ہوا میں رہنا چاہتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے محروم ہونے کے باعث یہ بات نہایت سکون بخش ہوتی ہے۔ (اسکندر)

کتابوں کے مطالعہ سے حسب ذیل دوا میں نے ترتیب دی ہے۔

## غذاءدوائی:

ایسے مریض کے لئے جو کھانسی کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو یا جسے رطوبت کی ضرورت ہو۔ آرد چنا، آرد باقلا اور نشاستہ۔ گائے کے دودھ میں حلوہ بنالیں اور روغن بادام اور شکر ملا کر استعمال کریں۔ اس کے بعد دوسرے دن آبزن میں بیٹھیں۔ آبزن میں خشخاش ڈال دیں تو اور بہتر ہوگا۔ حرارت غالب ہو تو مذکورہ چیز عصارۂ جو اور دودھ سے تیار کریں۔ بخار زیادہ تیز ہو تو دودھ خارج کر کے عصارۂ جو، روغن بادام، شکر اور اطریہ یا اس کے اندر حواری کی بھوسی ڈال کر استعمال کریں۔

(مؤلف)

## گدھی کا دودھ استعمال کرنے کا طریقہ:

اس سے پھیپھڑے کی تمام بیماریوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ گدھی کا دودھ دوہ کر استعمال کریں، اور نصف النہار تک انتظار کریں پھر چڑیوں کے گوشت کی یخنی لیں اور اس کے اوپر ملی ہوئی (Mixed) شراب پی لیں، شراب سے ثقل اور کھٹاس محسوس ہو تو اس میں شکر ملائیں اسی طرح تین ہفتہ علاج کریں۔ (طبیب نامعلوم)

سل کی بیماری انہیں پیش آتی ہے جن کے سینہ تنگ، گردن لمبی اور شانے پروں کی طرح معلق ہوتے ہیں۔

سل کے مریض کے اندر طاقت ہو تو اسے گدھی کا دودھ پلائیں۔ (شمعون) اس لئے کہ

گدھی کے دودھ سے شکم چلنے لگتا ہے۔اس کی شہادت خود شمعون نے دی ہے۔(مؤلف)

پیپ تھوکنے کی پرانی بیماری، پرانی کھانسی اور بدبودار تھوک کے لئے صبح کو قطران ایک چھوٹا چمچہ استعمال کریں۔(ابن ماسویہ)

## سل کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ سر سے اترنے والے نزلہ کی وجہ سے پیدا شدہ

۲۔ نفث الدم کے بعد پیدا ہونے والی بیماری کی وجہ سے پیدا شدہ

۳۔ کسی عضور کے فضلہ کو پھیپھڑا قبول کرلے، جو پھیپھڑے میں چپک کر متعفن ہو جائے اور قرحہ پیدا کردے۔

نفث الدم کی وجہ سے جو لوگ سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں، وہی ہوتے ہیں جن کے جسموں میں حرارت کی وجہ سے امتلائی کفیت سر تک پہونچ جاتی ہے اور نزلے سینہ کی جانب اترنے لگتے ہیں۔

سل کی موجودگی میں ہونے والے بخار دقی ہوتے ہیں جو کبھی جدا نہیں ہوتے نیز وہ باریک (دقیق) بخار بھی ہوتے ہیں جو روزانہ باری سے آتے ہیں۔

سل کے اندر بلغم تقریباً پختہ نہیں ہوتا۔اس کا اوپر چڑھنا اور تھوکنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ بلغم خارج ہوتا بھی ہے تو تھوڑا، بدرنگ، خراب اور تیزی سے تلف ہو جاتا ہے۔ جس سل میں بلغم تیزی سے پختہ ہوتا ہے اور اخراج بہ آسانی ہوتا ہے وہ زیادہ دیر تک باقی رہتا ہے۔

بخار کی عدم موجودگی میں گول بلغم کا خارج ہونا اس بات کی علامت ہے کہ مریض دبلا ہو جائے گا۔اس طرح کا بلغم خارج کرتے ہوئے ایک مخلوق کو میں نے دیکھا ہے کہ ایک زمانہ تک ان کے جسم دبلے ہوتے رہے اور سل کے مریضوں کی طرح فوت ہو گئے۔ بیماری کے شروع میں جن لوگوں کے سینوں میں پیپ ہوتی ہے پھیپھڑے کے فاسد ہونے سے پہلے یہ حالت ہوتی ہے۔

اطباء قدیم نے قرحہ ریوی کے مریضوں کو حکم دیا کہ کثرت سے گرم ہوا ناک کے اندر داخل کریں۔زیادہ داخل کرنے سے زخم صاف ہوگا اور گرم ہوا سے پھیپھڑا خشک ہوگا۔بیماری کے شروع میں حالت گمبھیر ہو جانے اور ڈھیلا پن پیدا ہونے سے پہلے پہلے یہ عمل کیا جائے گا۔(جالینوس)

### دودھ پینے کے بارے میں:

عورتیں مریضوں کو دودھ پلائیں تو تیزی سے آسانی پیدا ہوتی اور پھیپھڑے کا زخم سرعت

سے مندمل ہو جائے گا۔

## سینہ کی پیپ کے بارے میں:

ذات الجنب وغیرہ کی وجہ سے کوئی پھوڑا پک کر پھوٹ جاتا ہے تو سینہ کے اندر پیپ آجاتی ہے۔ شروع میں، یعنی پھوڑا نکلتے وقت سینہ کے اندر بوجھ، تناؤ اس کے بعد باریک بخاروں کا ہیجان، خشک کھانسی، ذات الجنب کی ابتدائی حالت کی طرح، لاحق ہوتی ہے۔

پھوڑا پختہ ہو کر پیپ زدہ ہو جانے کا رجحان رکھتا ہے تو پیپ کی وجہ سے وہ پھوٹ جائے گا اور شدید کپکپی طاری ہو گی۔ غدہ کے اندر سرخی آجائے گی کھانسی ابھرے گی، انگلیاں گرم ہو جائیں گی خاصل کر انگلیوں کے اندرنی حصے۔ پیپ تھوڑی ہوتی ہے تو کبھی اخراج کے ذریعہ صاف ہو جاتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے تو انجام سل تک پہونچتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے پیپ بول اور براز کی نالیوں میں چلی جاتی ہے اور کسی طرح کی خون آشامی نہیں ہوتی۔ کبھی یہ بات طبیعت کے مخفی راستوں سے ہو جایا کرتی ہے پیپ اور بلغم کے اندر فرق یہ ہے کہ آگ پر رکھنے سے پیپ کے اندر سے بو خارج ہو گی کیونکہ یہ بدبودار ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پانی میں تہ نشیں ہو جائے گی بلغم تیر تا رہے گا۔ کس جانب پیپ ہے اس کا اندازہ یوں ہو گا کہ مریض کو یکے بعد دیگر مختلف پہلوؤں پر لٹائیں جس جانب وہ اوپر کی جانب کوئی ثقل معلق (لٹکا ہوا) محسوس نہ کرے، اس میں پیپ نہ ہو گی ھر پیپ کی آواز بھی آئے گی۔

ضماد رکھیں، ماء الشعیر یا ماء اللبن پلائیں۔ پیپ پیدا کرنا چاہیں تو یہ دیکھیں کہ نضج ہو گیا ہے یا نہیں۔ نضج کی علامت یہ ہے کہ بخار میں سکون ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں فراسیون، حاشا، انجیر، اور شہد کا جوشاندہ پلائیں نمکین مچھلی کے کھانے اور بوقت خواب تو قایا پینے سے پیپ بسرعت بنتی ہے۔

قئے سے پیپ کو مدد ملتی ہے مگر اس میں بیحد بڑا شگاف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے خالص پیپ کرنے لگتی ہے اور گلا گھٹنے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس میں خطرہ ہے۔ پیپ پھٹے تو یہ دیکھیں کہ اگر کم ہے اور تھوکنے سے تنقیہ ہو سکتا ہے تو ماء العسل، ایرسا، حاشا اور زوفا دیکر اخراج میں طبیعت کے لئے سہولت پیدا کر دیں۔ غذا ملین اور مسہل دیں۔ چالیس دن تک اخراج ہوتا رہے تو فبہا ورنہ سل ہو جائے گا اور یہ دیکھیں کہ مشکل ہو تو جاذبہ القیح (پیپ کھینچنے کا آلہ) کے ذریعہ پیپ کھینچ لیں اور یہ دیکھیں کہ پیپ بہت زیادہ ہے تو باریک داغنے کے آلہ کو گرم کریں اور اس کے ذریعہ سینہ کو چھید کر جاذبہ القیح کے ذریعہ رفتہ رفتہ پیپ کو چوس لیں، اور اسے ماء العسل سے دھوتے رہیں پیپ جذب

کرنے کے بعد جگہ کو مندمل کرنے کی جانب توجہ دیں (روفس)

ذات الریہ فلغمونی پھیپھڑے میں ہوتا ہے۔ زیادہ تر زکام، خناق اور ربو کے بعد ہوتا ہے نیز ذات الجنب یا سر سے اترنے والے بعض تیز قسم نزلوں کے بعد بھی ہوتا ہے جو پھیپھڑے کی جانب آتے ہوں اور پھیپھڑا انہیں دفع کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ بعض اوقات پھیپھڑے کے اندر یہ حالت ابتدائی طور پر پیدا ہوتی ہے۔ درد کے ساتھ ضیق تنفس، تیز بخار، ثقل، سینہ کے اندر تناؤ، امتلائی کیفیت، سرخی، چہرے میں سرخی خاص کر رخسار کی دونوں ہڈیاں سرخ ہوجاتی ہیں کیونکہ یہاں تیز بخارات چڑھ کر آتے ہیں۔ ذات الریہ بعض ان بیماریوں کے بعد پیدا ہو جن کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور اس حالت میں مریضوں کی فصد کھول دی گئی ہو تو اب فصد نہ کھولیں اس کے بعد پیٹ کو خالی کر کے روغن بادام تلخ اور فانیذ کے ساتھ ماء الشعیر دیں۔ درد اور حرارت میں سکون ہو جائے تو جو کا حلوہ جو روغن بادام اور شہد سے تیار کیا گیا ہو دیں، اخراج ہونا شروع ہو جائے تو زوفا اور ایرسا کا جوشاندہ دیں۔ حرارت جب تک رہے سینہ پر بنفشہ، موم سفید اور لعاب اسپغول کے ذریعہ ہلکی مالش کریں حرارت اوپر آجائے تو گھی، ہڈی کے گودے وغیرہ کے ذریعہ مالش کریں۔

(ابن سرابیون)

کتاب الفصول میں بقراط کا حسب ذیل بیان پڑھا ہے:

حرارت غریزی کمزور ہو جائے حتی کہ بجھنے کے قریب ہو، پھر مریض سل کا خود معمول یہ ہو کہ اس باب میں اس کی حالت افزوں ہو جاتی ہو تو کبھی اسے اختلاط (بد عقلی فساد عقل) کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

ذات الریہ کے مریض کا تنفس سخت متواتر اور عظیم ہوتا ہے۔

زخموں کی وجہ سے پھیپھڑے کے اندر درد نہیں ہوتا۔ البتہ ثقل ہوتا ہے۔ تناؤ کثرت سے ہوتا ہے جو عظم القص سے پشت کی ہڈی تک پہونچتا ہے کیونکہ پھیپھڑے کو جو جھلیاں احاطہ کرتی ہیں وہ مذکورہ مقامات سے مربوط ہیں۔ اس میں فلغمونی قسم کا جو ہوتا ہے اس میں ضیق تنفس بہ کثرت ثقل، بخار اور رخسار کی ہڈیوں میں سرخی ہوتی ہے البتہ التہاب ناقابل برداشت ہو اور مریض کمزور و ناتواں ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ورم حمرہ ہے (جالینوس)

اور اگر التہاب کم، بخار میں سکون اور ثقل زیادہ ہو تو ورم بلغمی ہوگا۔ (مؤلف)

سوء مزاج ریہ بلا مادہ غیر مساوی ہو تو کھانسی پیدا کرے گا اور مساوی ہو تو تھوڑا ہونے کی صورت میں تنفس تبدیل کردے گا۔ تیز اور گرم ہونے کی صورت میں ہوائے سرد میں سانس لینے

اور آب سرد پینے کی خواہش پیدا کرے گا۔ زیادہ مدت گذر جانے کے بعد بخار بھی آئیں گے۔ سرد ہونے کی صورت میں برعکس اسباب لاحق ہوں گے۔ یعنی ہوائے گرم میں سانس لینے اور آب گرم پینے کی خواہش ہو گی بشر طیکہ سوء مزاج تھوڑا ہو، زیادہ ہونے کی صورت میں پھیپھڑے کے اندر مواد بھر جائے گا۔ (جالینوس)

اس کے بعد ربو لاحق ہو گا۔ یہاں ایسے ربو کا علاج کرنا درست ہو گا جس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

گول بلغم مریض کو زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد سل اور لاغری کی حد تک پہونچا دیتا ہے کیونکہ اس سے سینہ کے اندر بہ کثرت حرارت کا پتہ چلتا ہے۔

سر سے اترنے والا دائمی نزلہ مریضوں کے اندر کھانسی اور گلا بیٹھنے کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ زیادہ مدت گزرنے پر کھانسی کے اندر سکون پیدا نہ ہو تو سل ہو جاتا ہے۔

## سل کی بڑی قسمیں دو ہیں:

ا۔ سر سے متواتر اترنے والے نزلہ سے پیدا شدہ سل۔

۲۔ نفس ریہ کے اندر پیدا شدہ آفتوں سے لاحق ہو جانے والا سل۔ زیادہ تر یہ قسم نفث الدم کا نتیجہ ہوتی ہے بالخصوص نفث الدم جب کہ درد سر سے لاحق ہوا ہو۔

## سل کی بنیادی قسمیں تین ہیں:

ا۔ سر سے اترنے والی چیز سے پیدا شدہ سل۔

۲۔ کسی بھی عضو سے اتر کر پھیپھڑے میں آنے والے مادہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا سل۔

۳۔ پھیپھڑے کے اندر ابتدائی طور پر ہونے والا سل۔ جیسے نفث الدم ریوی، پھیپھڑے کی جانب جو مادہ آتا ہے وہ زیادہ تر سینہ اور حجاب سے آتا ہے۔ کبھی جگر اور معدہ سے بھی آتا ہے۔

(جالینوس)

میامر میں حسب ذیل بیان پڑھ چکا ہوں:

کھانسی کی ایک قسم ایسی ہے جو قصبۃ الریہ کے کھردرے پن سے پیدا ہوتی ہے اس میں مملس ادویات مثلاً انگور کا گاڑھا رس، نشاستہ، انڈا اور کیترا استعمال کریں۔ (مؤلف)

## مرطوب کھانسی کے لئے بالخصوص عمدہ دوا:

شب ٦، افیون ٤، بارزد ٦، میعہ ٤۔ مقدار خوراک ٥. ٣ گرام۔ (جالینوس)

کبھی سینہ اور پھیپھڑے مرطوب ہو جاتے ہیں، ایسی حالت میں زاج سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ مقدار خوراک ٥ گرام۔ میرے نزدیک سل کو خشک کرنے کے لئے عجیب وغریب ہے۔ اسی طرح مذکورہ گولی بھی۔ (مؤلف)

سل کے جن مریضوں کا مزاج خشک ہوتا ہے خزاں کا موسم جس کے اندر شمالی ہوا موجود ہو انہیں مضر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے سینہ اور پھیپھڑے کے اندر اهتزاز پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شمالی ہوا جس کے اندر رطوبت نہ ہو مثلاً موسم سرما، اور حرارت نہ ہو، تو تھوڑا تحلیل کر دیتی ہے۔ اس لئے یہ نقصان پہونچانے کے لئے موافق ہوتی ہے۔ (مؤلف)

عروقی فساد کی وجہ سے نفث الدم ہو تو فصد نہ کھولیں۔ شہد جیسی غذاؤں اور ماء الشعیر جیسی معدل اشیاء کے ذریعہ تنقیہ کریں۔ خشک کرنے والی ایسی ادویات پلائیں جن سے سوزش نہ ہو۔ اور قرص کہرباء جیسی قابض دوائیں دیں۔ (ابن ماسویہ)

سل کی بیماری نفث الدم، ذات الجنب، ذات الریہ یا سر سے اترنے والے تیز نزلوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ نفث الدم سے بالخصوص سل کی جو بیماری ہوتی ہے وہ کسی رگ کے کھل جانے سے ہوتی ہے۔ اس میں نفث الدم زیادہ اور تیز ہونے لگتا ہے۔ نفث الدم کے لئے مستعد جو مریض ہوتے ہیں وہی سل کی بیماری کے لئے بھی مستعد ہوتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جن کے سینے تنگ، کم گہرے اور شانے گوشت سے خالی، اور پشت سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں کیا لگتا ہے جیسے پر ہوں، یہ لوگ نفث الدم کے لئے مستعد ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کی گردنیں لمبی ہوتی ہیں جنجرے ابھرے ہوتے ہیں، جسموں کے سرے تیزی سے بھر جاتے ہیں اور ان سروں سے ہمیشہ نزلہ اترتے رہتے ہیں۔ وہ طویل کھانسی اور سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ ساتھ میں ضعف سر بھی موجود ہو۔ اور اس سے بہ کثرت نزلہ کا انصباب ہوتا ہو۔ تیز سینہ کی بناوٹ بھی خراب ہو تو ایسے لوگ شدت سے سل کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ نفث الدم سے وہ حضرات دور ہوتے ہیں جن کے شانے سینوں سے چپکے ہوئے، گوشت کھردرے اور جسم ابھرے ہوئے ہوتے ہیں، انہیں نفث الدم نہیں ہوتا۔ ہوتا بھی ہے تو کم ہوتا ہے اور وہ بھی کسی بڑے سبب کے باعث جو اس حالت تک مجبوراً پہونچا دیتا ہے۔ اور وہ بھی جب یہ سبب گوشت اور رگوں کے اندر لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسا

مریض جلد صحتیاب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی پیپ کے لئے ایک جگہ ہوتی ہے۔ جہاں اس کا انصباب ہوتا ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ سینہ کی رگیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ ان میں کوئی بڑا شگاف پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہاں لحمی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے اور پھیپھڑے کے گوشت میں پیدا ہونے والا شگاف مشکل سے اچھا ہوتا ہے کیونکہ یہاں کی رگیں بڑی ہوتی ہیں گوشت کم اور ڈھیلا ہوتا ہے اور کریاں بڑی ہوتی ہیں۔ یہاں سے پیپ صرف کھانسی کے ذریعہ چوسی جاسکتی ہے۔ تر قرحہ کو مندمل ہونے کے لئے سکون کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھانسی سے اس میں حرکت ہوتی ہے اور وہ پھٹ جاتا ہے بایں ہمہ کھانسی اسے متورم بھی کردیتی ہے۔ یہ ورم پیپ اکٹھا کرنے لگتا ہے جسے تھوکنے کے لئے کھانسی کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح معاملہ گھوم جاتا ہے۔ نیز یہ بات بھی ہے کہ جن ادویات کے ذریعہ پھیپھڑے کا علاج ہوتا ہے انہیں ضرورت یہ ہوتی ہے کہ مقام ماؤف تک پہونچنے کے لئے بہت سارے مقامات سے گذریں، چنانچہ ان کا اثر کمزور ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے کے زخموں کو دیگر زخموں کی طرح خشک ہونے کے لئے گرم اور لطیف دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ دواؤں کو قرحہ تک پہونچا سکیں۔ قرحہ ریوی زیادہ تر بخار کے ساتھ ہوتا ہے اور بخار ان، مذکورہ اثر کو روکتا ہے لہذا کئی وجوہ سے پھیپھڑے کے زخموں کا علاج مشکل ہوتا ہے۔

حدت، ورم، یا عروقی فساد سے جن لوگوں کو سل ہو جاتا ہے انہیں مسلسل نرم بخار رہتا ہے، جسم لاغر ہو جاتا ہے، ناخون ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ناخون کے نیچے گوشت پگھل جاتا ہے۔ حالت دیر تک باقی رہتی ہے تو بال جھڑنے لگتے ہیں۔ تنقیہ سے اور زیادہ جھڑنے لگیں گے۔ اس کے بعد نفث الدم (اخراج) بند ہونے لگتا ہے یہ حالت موت کے قریب پیش آتی ہے کیونکہ اس وقت مریضوں کو دست آنے لگتے ہیں اور وہ مر جاتے ہیں۔ اس سے قبل اشتہا ختم ہو جاتی ہے، شکم تحلیل ہونے لگتا ہے۔ اخراج بلغم ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہی صورت سل کے مریضوں کی ہوتی ہے جب وہ مر رہے ہوتے ہیں۔ طاقت بالکل گر جاتی ہے ایسی صورت میں شروع سے مذکورہ علامات کے رونما ہونے کے وقت تک اخراج رک جاتا ہے تو یہ بیماری کے خراب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ شروع ہی سے اخراک کا رک جانا خراب سل کے اندر ہوتا ہے جس میں پختگی قطعاً نہیں آتی۔

(ابن سرابیون)

## بخار کی موجودگی میں پھیپھڑے کے زخم کا علاج:

آطفہ، تبرید، اور ترطیب کے ذریعہ، پھر زخم کو خشک کردینے کے بعد بخار میں سکون ہو جاتا

ہے، واضح رہے کہ عروقی فساد کے باعث پیدا شدہ پھیپھڑے کا زخم مندمل نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح کا زخم صحت کے لئے لمبی مدت چاہتا ہے۔ اس مدت کے اندر زخم متعفن ہو کر سخت ہو جاتا ہے چنانچہ پورا پھیپھڑا فاسد ہو جاتا ہے یا پھر فساد کے وقت پھیپھڑا خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور ناقابل اندمال صورت اختیار کر لیتا ہے۔ واضح رہے کہ عروقی فساد کے باعث پیدا شدہ زخم کا فوری تدارک نہ ہوا تو سل کا مذکورہ بالا انجام ہو کر رہتا ہے۔ ایسی حالت میں یعنی جب کہ عروقی فساد کا فوری علاج نہ کیا گیا تو ممکن حد تک زخم کو خشک کرنے پر توجہ دیں اور اس سے ہوشیار رہیں کہ سر سے پھیپھڑے کی جانب کسی چیز کا انصباب نہ ہونے پائے۔ اس کے لئے سر کا تنقیہ کر دینے والا مسہل استعمال کریں نیز مانع نزلہ ادویات سے کام لیں۔ اس مقصد کے لئے مریض کو دیاقوزہ دیں سر میں شدید امتلائی کیفیت موجود ہو تو قیفال کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد سر کا تنقیہ کر دینے والا مسہل دیں بشرطیکہ بخار یا نرم بخار نہ ہو، بخار اور نرم بخار ہونے کے صورت میں حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:

نسخہ:

تربد سفید ۵. ۳ گرام، صبر مغسول ۵. ۳ گرام، رب السوس ۲ گرام۔

حرارت بالکل نہ ہو تو حب افاویہ ماست کے ہمراہ دیں۔ حرارت شدید ہو اور کھردراپن ہو تو بنفشہ، اصل السوس، مویز منقی، سپستاں، عناب، خیار شبنر، اور ترنجبین کا جوشاندہ دیں۔ جسم کا تنقیہ ہو جانے پر سرطان کے ہمراہ ماء الشعیر جیسی مغری، معدل اور مجفف دوائیں استعمال کریں۔ بوقت خواب اسپغول اور گل ارمنی دیں۔ یہ بیحد مفید ہیں۔ پینے میں بارش کا پانی یا ایسا پانی دیں جس میں گل ارمنی، گل سرخ، طباشیر شامل کیا گیا ہو۔ کھردراپن بڑھا ہوا اور اخراج رکا ہوا ہو تو نرم غذاؤں اور دواؤں کا مسہل دیں اور حالت بہتر ہو تو ممکن حد تک مجفف و خشک کر دینے والی دوائیں دیں۔ بخار نہ ہو یا ہو مگر تھوڑا ہو تو دودھ استعمال کریں۔ جس جانور کا دودھ دیں اسے خشک چیزیں کھلائیں۔ عورتوں کا دودھ افضل ہے۔ جو مریض بیحد کمزور اور لاغر ہو چکا ہو اس کے لئے دودھ عمدہ ہوتا ہے۔

سل کی ایک قسم بخار کے بغیر ہوتی ہے پہلے طویل کھانسی اور بیحد لیسدار غلیظ بلغم خارج ہوتا ہے جو مچھلی کے سریش کی طرح ہوتا ہے۔ حرارت بالکل نہیں ہوتی۔ سل کی وجہ پھیپھڑے کا زخم بھی نہیں ہوتا بلکہ دائمی نزلہ ہوتا ہے جس کا انصباب پھیپھڑے پر کثرت سے ہوتا ہے قصبۃ الریہ کی وجہ سے پھیپھڑا تنگ ہو جاتا ہے۔ مسلسل کھانسی اور ضیق تنفس سے مریض کمزور اور لاغر ہو جاتے ہیں علاج ان کاربو کے علاج جیسا ہے۔ کراث شامی، ابہل، آب نخالہ، بادام صنوبر، اور بادام جیسی

مسہل دوائیں دیں۔ کثرتِ اخراج (بلغم) کا اہتمام کریں۔ حرارت جس قدر کم ہو اسی قدر ملطف کی قوت بڑھادیں۔ اخراج بلغم کی کثرت سے مریض بچ جائیں گے۔ ان کی موت اس لئے بھی ہوتی ہے کہ اخراج کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ ادویات اور ضماد کے ذریعہ خشکی پیدا کرنے سے احتراز کریں۔ اس کے برعکس ترطیب سے کام لیں۔ دودھ پلائیں تو اس کے ساتھ کچھ قاطع ادویات شامل کرلیں۔ زخم کی وجہ سے جو سل ہوتا ہے اسے ممکن حد تک ادویات اور ضماد کے ذریعہ خشک کریں۔ سینہ پر صبر، مر، اقاقیا، جوزالسرو، رامک، کہربا، اور خاکستر بند گوبھی کا ضماد رکھیں۔ روغن آس یا روغن گل کے ذریعہ تدہین کریں، حرارت موجود ہو تو برگ خلاف، طرفاء، گل سرخ اور صندل استعمال کریں (اسحاق)

یہاں اسحاق کی جو گفتگو پیش کی گئی ہے وہ مکمل خلاصہ ہے یہ ضرورت سے کم ہے۔

بہتر یہ ہے کہ فساد ریوی سے ابتداء یا ابتدا کے بعد رگ کے پھٹ جانے سے پھیپھڑے کی جو حالت ہوتی ہے اس کا نیز پیپ اور پھیپھڑے کے پھوڑے کا علاج ہم خود پیش کردیں۔ سل غلیظ کا جو علاج اسحاق نے پیش کیا ہے وہ برحق ہے یعنی اس کا علاج وہی ہے جو ربو کا ہے البتہ اس کے ساتھ حرارت بھی ہوتی ہے لہذا تھوڑی فصد کھول دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

یہ ارادہ کرلیں کہ سینہ سے پیپ کی صفائی منہ کے ذریعہ اخراج سے کرنی ہے تو تدبیر بھاری (غلیظ) اور ابھارنے والی کریں۔ اس موقع پر قاطع ادویات کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سینہ کا تنقیہ اخراج کے ذریعہ کرنا ہو تو ابھارنے کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ چیزیں ملین اور ملطف ہوں کوئی چیز مغلظ (گاڑھاپن پیدا کرنے والی) ہرگز نہ ہو۔ استفراغ تھوڑا تھوڑا کرنا چاہئے تاکہ طاقت نہ گرے خارج ہونے والی پیپ سفید ہو تو مریض کا بچ جانا اور اس کے زخموں کا مندمل ہو جانا زیادہ سزاوار ہے۔ پیپ اگر بدبودار اور خراب ہو تو یہ حالت اس بات کی زیادہ سزوار ہے کہ فاسد زخم کا تنقیہ کیا جائے۔ (ابن سرابیون)

## سل کے مراتب اور ابواب حسب ذیل ہیں:

۱۔ نفث الدم مزمن، ذات الجنب، پیپ کے بننے، ذات الریہ اور ذات الحجاب کی ابتدا۔

۲۔ پیدا ہونے والا تیز نزلہ جو پھیپھڑے کو فاسد کردے۔

۳۔ بکثرت غلیظ مادہ جس سے پھیپھڑا ابھر جائے۔ یہ جھاگ دار سل ہوتی ہے مؤخر الذکر دونوں قسمیں سر سے انصباب نزلہ کی پیداوار ہوتی ہیں۔

سینہ کی تجویف تک سرایت کرنے والے پھوڑے سے صحت ہو جاتی ہے، امعاء اور معدہ تک سرایت کرنے والے پھوڑے سے صحت تقریباً نہیں ہوتی، کوشش یہ ہونی چاہئے کہ پھوڑے کے شگاف کے مندمل ہونے سے پہلے وہ جگہ مندمل نہ ہو جس کا تنقیہ کیا جارہا ہے۔ (مؤلف)

سل کے مریضوں کی آنکھیں دھنس جاتی ہیں۔ ناک کا کنارہ تیز ہو جاتا ہے کنپٹیاں چپک جاتی ہیں۔ شانے اور کہنیاں اس حد تک اوپر اٹھ جاتی ہیں کہ جسم سے الگ ہو کر معلق ہو جاتی ہیں، کیا معلوم ہوتی ہیں جیسے پر لگے ہوئے ہیں۔ (جالینوس)

واضح رہے کہ مجنحین (وہ مریض جن کے شانے وغیرہ پر جیسے معلوم ہوں) وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی کنپٹیاں اور تمام بازو پہلوں سے دور ہو جاتے ہیں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ دونوں شانے پشت کے اندر سے ابھر کر اوپر اٹھ جاتے ہیں، کیونکہ بالارادہ یہ صورت اختیار کرتے ہیں تو بازو پہلو سے دور کرنا پڑتا ہے بالخصوص جب کہ اسی کے ساتھ اسے اوپر اٹھالیں۔ (مؤلف)

جس تھوک کے اندر زیادہ خون شامل نہ ہو، خون نہایت سرخ اور ایسا ذات الریہ کے شروع میں ہو تو یہ سلامتی کی نہایت اعلیٰ علامت ہے۔ بیماری کی اس حالت پر ایک ہفتہ یا اسے زیادہ عرصہ گزر جائے اور ٹھنڈک کا یہی حال ہو تو اس میں ہلاکت کا کم سے کم امکان ہوتا ہے (بقراط)

اس طرح کا تھوک اس بات کی علامت ہے کہ پھیپھڑے کا ورم دموی ہے یہ ورم چار سے سات دنوں کے اندر پک جاتا ہے۔ ساتویں دن کے بعد بھی علی حالہ باقی رہے تو یہ معلوم ہوگا کہ اس کا پکنا دشوار ہے۔ پکنے میں دیر ہو تو ایسا مریض یا طبیب کی غلطی سے ہو گیا پھر یہ بات ہوگی کہ مریض کی طاقت پہلے ہی گر چکی تھی۔ ورم کا بحالہ باقی رہنا عمدہ نہیں ہے (جالینوس)

## مفردات:

زفت رطب نفث الدم کے مریض کے لئے عمدہ ہے۔ دوسرے مریضوں میں اسے ۳۷.۵ گرام پلاتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ پیپ تھوکنے میں سہولت پیدا کرنے کے لئے شہد مفید ہے۔

ربو کے لئے وہ مٹی تجویز کی گئی ہے جو مریض سل کے زخموں کو خشک کر دیتی ہے حتی کہ کھانسی بند ہو جاتی ہے۔ صرف تھوڑی رہ جاتی ہے الا یہ کہ علاج میں کوئی غلطی واقع ہو جائے۔ نواصیر جس طرح چپک کر خشک ہو جاتے ہیں اسی طرح پھیپھڑے کے زخموں کو بھی خشک کر دینے والی دواؤں سے فائدہ پہونچتا ہے حتی کہ اکثر لوگوں کو اس کے استعمال سے اپنے صحتیاب ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد وہ خشک آب وہوا میں منتقل ہوئے اور اپنے تحفظ کی باتیں ترک کر دیں۔ علاج چھوڑ

دیا تو کھانسی دوبارہ عود کر آئی جیسا کہ نواصیر بھی جسمانی امتلاء سے مرطوب ہو جایا کرتے ہیں۔
(جالینوس)

قطران ۵۵ گرام چاٹنے سے پھیپھڑے کے زخم صاف اور تبدیل ہو جاتے ہیں۔ حب الغار پھیپھڑے کے زخم اور عسر تنفس کے لئے عمدہ ہے۔ غاریقون پھیپھڑے کے زخموں میں طلاء کے ہمراہ پلاتے ہیں۔ کراث نبطی قرحہ ریوی کے لئے عمدہ ہے۔ (دیاسقوریدوس)

جھاگ (کف دریا) سینہ اور پھیپھڑے کی بیماریوں کو پختہ کر دیتا ہے اور کھانسی میں مفید ہے۔
(اریباسیوس وبولس)

سرطان نہری کا شوربا اور گوشت سل کے مریضوں کے لئے عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)

سوس سینہ کی پیپ کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (خوز)

صمغ عربی بیحد ٹھنڈی اور خشک ہوتی ہے یہ پھیپھڑے کے زخموں کی مضرتوں کا ازالہ کر دیتی ہے۔ (ابوجریج)

نوجوان سل کی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو بوڑھا ہونے پر مر جائے گا۔ (بقراط)

بقراط نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ لوگوں کے اس خیال کو غلط بتایا کہ مریض سل کی عمر اتنی ہی لمبی ہوتی ہے جتنی اس کی عمر ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ذات الریہ کے مریضوں کو حکم دیا جائے کہ عورت کی چھاتی سے دودھ پئیں۔ (آرومن وابودیقس)

اس کا مطلب یہ ہے کہ سل کی ابتدا میں دودھ استعمال کیا جائے کیونکہ ذات الریہ نام ہے سل کی ابتدا کا۔ الا یہ کہ خیال ہو کہ تھوکی جانے والی شئے میں اس سے ہمیشہ نفع ہوتا ہے یا تھوک کے اندر بہت کم چیز ملتی ہو۔ تھوکی جانے والی چیز بمشقت تھوڑی تھوڑی تھوکی جا رہی ہو۔ یہ حالت پختہ ہونے کے لئے بہت کم ہے برعکس حال برعکس نتیجہ کا حامل ہے۔

## حرارت اور بخار کی موجودگی میں پیپ تھوکنے والے مریض کیلئے معجون کا عمدہ نسخہ:

لومڑی کا پھیپھڑا، بادیان، رب السوس، عصارۂ پرسیاوشاں، شکر پانی کے اندر شامل کر کے اور پکا کر گاڑھا کر لیں۔ (مؤلف)

البحران کے تیسرے مقالہ کے شروع میں جالینوس کا بیان ہے۔

"رعاف (نکسیر ٹوٹنا) ورم ریوی کے مشابہ نہیں ہے، یہ ذات الجنب کے مشابہ ہے"۔ مراد یہ ہے

100

کہ یہاں عمدہ بحران نہیں ہوتا۔ یہیں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ذات الجنب کے باب میں فصد کھول دینا۔ ذات الریہ کے مقابلہ میں زیادہ ضروری ہے ذات الریہ میں فصد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ الا یہ کہ فصد کے لئے اکثر علامات نمایاں ہو گئی ہوں۔ (مؤلف)

سل کی ایک قسم نہایت خراب، خبیث اور بسرعت موت طاری کردینے والی والی ہوتی ہے۔ اس قسم میں یا تو اصلاً تھوکی جانے والی شئے پختہ نہیں ہوتی یا ہوتی ہے مگر بدبودار اور کم ہوتی ہے مریض اوپر آنے والی چیز کو تھوڑا تھوڑا کھینچ پاتا ہے۔ اس کی ایک اور قسم ہوتی ہے، یہ خراب نہیں ہوتی ہے اور تادیر قائم رہتی ہے۔ یہ خوب پکتی اور تھوک کے ذریعہ بہ آسانی خارج ہوتی ہے۔ (جالینوس)

بچے دانت نکلنے کی عمر تک چونکہ ان کے اندر نشو و نما کی قوت زیادہ ہوتی ہے اسلئے بیحد دشوار امراض سے بچے رہتے ہیں بالخصوص دانت نکلتے وقت وہ کسی مشکل بیماری میں مبتلا نہیں ہوتے۔
(جالینوس)

یہ پھیپھڑے کے زخموں سے بالخصوص بچے رہتے ہیں۔ زخم ہو بھی جاتے ہیں تو تیزی سے مندمل ہو جاتے ہیں چونکہ مزاج مرطوب ہوتا ہے اس لئے ان کے اندر دق کی بیماری تقریباً نہیں ہوتی۔ کئی بچوں کے اندر ذات الریہ کا مستحکم زخم میں نے دیکھا ہے۔ یہ بچے مکمل طور پر صحتیاب ہوئے۔ (مؤلف)

بچوں کے تمام امراض بہت جلد پختہ ہوتے ہیں ان سے وہ بہت جلد صحتیاب ہو جاتے ہیں۔
(جالینوس)

سل کی بیماری دقیق لازم بخار سے خالی نہیں ہوتی۔ یہ بخار کئی بخاروں سے مرکب بھی ہوتا ہے، مثلاً پانچویں دن آنے والا بخار اور ناغہ دیکر آنے والا بخار (شطر الغب) روزانہ آنے والا اور ناغہ دے کر آنے والا بخار۔ سب سے زیادہ برا اور مہلک بخار وہ ہوتا ہے جو پانچویں دن آنے والے بخار سے مرکب ہوتا ہے۔ اس کے بعد ناغہ دے کر آنے والا بخار پھر روزانہ آنے والا بخار۔ (جالینوس)

سر کو منڈا کر اس پر خردل، تافشیا، اور بیٹ کبوتر کا طلاء اسوقت کرتے ہیں جب مادہ سر کی جانب اتر کر گرم گرم پھیپھڑے کی جانب آتا ہے اور بخار نہیں ہوتا۔ اس وقت فصد سے ابتدا کرنی چاہئے۔ سر مونڈا جائے اور مذکورہ ادویات کا اس پر طلاء کیا جائے۔ نزلہ کو روکنے کے لئے منوم، مخدر اور مغری ادویات استعمال کی جائیں۔

یہ عمل بیماری کے شروع میں کیا جاتا ہے بشرطیکہ نزلہ پھیپھڑے کو زخمی کرنے کی حد تک نہ بڑھ گیا ہو۔ مریض اس علاج سے مکمل صحتیاب ہو جاتا ہے۔ زخم ہو جانے کی صورت میں پھیپھڑے کو خشک کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے، مگر صحتیابی کے لئے کوئی راہ نہیں ہے۔ (جالینوس)

101

سل کی یہ تیسری قسم نہایت خبیث اور خراب قسم ہے۔ شروع میں مذکورہ تدبیر کے ذریعہ نزلہ روک کر اور خشک کرنے والی اور مخدر ادویات کے استعمال سے صحت لائی جاسکتی ہے۔ اس سل کی علامت یہ ہے کہ کھانسی کے بغیر نفث الدم ہوگا۔ نفث تیز نہ ہوگا حالت دیر تک باقی نہ رہے گی، نفث الدم بھی بار بار نہ ہوگا۔ البتہ نفث کی ابتدا میں یہ کیفیت رہے گی۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کا ایک پھوڑا مشاہدہ میں آیا جو سکڑ کر خون کرنے لگا پھر یہ خون پیپ بنا اور مریض صحتیاب ہو گیا۔ یہ پانچ سال کا بچہ تھا۔ (مؤلف)

## سل کی بیماری حسب ذیل اطوار سے لاحق ہوتی ہے

۱۔ ابتدائی طور پر پھیپھڑے میں پھوڑا ہو جائے۔

۲۔ پہلو میں پھوڑا ہو جائے اور پیپ کا انصباب سینہ کی جانب ہونے لگے اور سینہ صاف نہ ہو سکے۔

۳۔ نزلہ کا انصباب سر کہ جانب ہونے لگے۔

۴۔ ربو مزمن باعث بن جائے۔

۵۔ نفث الدم سبب بن جائے۔

یہ ساری قسمیں علاج سے جاتی رہتی ہیں، بہ شرطیہ کہ فساد پیدا نہ ہو۔ فساد پیدا ہو جانے کی صورت میں پھیپھڑے کو فقط خشک کیا جاتا ہے۔ دودھ سب سے عمدہ دوا ہے اس سے سل کی تمام قسموں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ یہ ردی خلط کی تعدیل کرتا ہے۔ اخراج کے اندر سہولت پیدا کرتا ہے۔ طاقت کو بڑھاتا ہے۔ قرحہ کو دھو کر صاف کر دیتا ہے اور مندمل بھی کر دیتا ہے کیونکہ یہ قرحہ کو سکوڑ دیتا ہے۔ (مؤلف)

ایک شخص کو ذات الریہ کی بیماری ہو گئی۔ صحتیاب ہوا تو بازو پیچھے کی جانب سے، داخلی پہلو سے اور پیش بازو کے دونوں مقامات انگلیوں تک بے حس ہو گئے۔ بعض لوگوں کی حرکت کے اندر بھی تھوڑی مضرت لاحق ہوئی ہے، ایسا اس لئے کہ جو مقامات ........ (۱) کے درمیان واقع ہیں ان میں پہلے اور دوسرے مقام سے نکلنے والے اعصاب کو مضرت لاحق ہوئی۔ (جالینوس)

ذات الریہ اور ذات الجنب کے مریض کو صحتیابی کے بعد بھی حس و حرکت کے اندر دشواری پیش آتی ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے باب الفالج کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

---

(۱) اصل میں بھی عبارت چھوٹی ہوئی ہے

102

## دودھ کے بیان میں:

دودھ پھیپھڑے کے زخم کو صحتیاب کر دیتا ہے کیونکہ اپنی مائیت سے اس کی صفائی کر دیتا ہے۔ پنیر سے قرحہ پر مہر لگا دیتا ہے یہ سل کے مریضوں کو قطعی طور پر صحتیاب کر دیتا ہے۔ البتہ جس مریض کا بخار طاقتور ہوتا ہے وہ لاغری کی حد تک پہونچ جاتا ہے تو دودھ کو ہضم کرنا اس کے بس سے باہر ہوتا ہے۔ دیگر لوگوں میں بخار کی حرارت سے دودھ میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ (فلاذیوس)

گدھی کا دودھ لکڑی کے پیالہ میں پینا چاہئے۔ جس پانی کے ہمراہ اسے پیا جائے وہ بارش کا پانی ہونا چاہئے۔ سینہ پر ایک بار تازہ مرہم بیرون تک رکھیں اور دوسری بار چاہیں تو طلاء کریں۔ احتباس تنفس میں ماء العسل دیں۔ رب السوس نہایت مؤثر ہے۔ اسے شب میں دیں، مریض اسے زبان کے نیچے رکھے۔ (فیلغریوس)

## پرانے سل اور کبڑے پن کے لئے نہایت عمدہ نسخہ:

روزانہ ایک کیکڑا آش جو کے ہمراہ جوش دیں۔ کھانے میں بیضہ کا گودا اور پیہ مرغ اور روغن بادام کے ساتھ نرم یخنی دیں۔ کھانے کے بعد مریض کو تھوڑا آبزن میں بٹھائیں۔ زیادہ دیر تک نہیں۔ اس کے بعد روغن بنفشہ سے ہلکی مالش کریں۔ (بختیشوع)

قصبۃ الرئہ میں پھوڑے اور ورم کی علامت یہ ہے کہ بخاری سخت ہوگا، پشت کے وسط میں تڑپ، جسم میں خارش، آواز بیٹھی ہوئی اور منہ کے بو مچھلی جیسی ہوگی۔ پھیپھڑے کے اندر کبھی پانی آجاتا ہے، اس کے ساتھ ہلکا بخار مسلسل ہوتا ہے سوء تنفس، اطراف میں ورم، مواد کا اخراج ہوتا ہے اور دیر تک ہوتا رہتا ہے۔ کبھی ایسے محسوس ہونے لگتا ہے جیسے استقاء کی بیماری ہو گئی ہے۔ کبھی یہ پانی شکم کے نیچے اتر آتا ہے ایسی صورت میں تنفس پہلے ہلکا پھر بھاری ہو جاتا ہے پہلو سے آپریشن کر کے پیپ کے علاج کی طرح علاج کریں۔ (بقراط)

پھیپھڑے کے پھوڑے کے ساتھ شدید بخار، گرم تنفس متواتر، منہ کی بدبو، طاقت میں ڈھیلا پن، شانے کے نیچے ہنسلی اور چھاتی میں تڑپ، سینہ کے اندر بوجھ اور مریض پر ہذیانی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ کچھ مریضوں میں ایسا ہوتا ہے کہ وہ کھانسی کی حد تک تڑپ محسوس نہیں کرتے۔ جھاگ سفید مادہ کا اخراج کرتے ہیں۔ شروع میں زبان سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ سیاہی تیزی سے نہ آئے تو پھوڑا پھوٹنے کے لئے بے قرار ہوگا زبان پر ہاتھ رکھیں گے تو وہ چپک جائے گا۔ مرطوب المزاج

103

مریضوں کے اندر درد زیادہ تیز ہوتا ہے۔ تھوک کے اندر شیرینی محسوس ہونے لگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھوڑے کے اندر پیپ پیدا ہو گئی ہے۔ چالیس دونوں کے اندر پیپ صاف ہو گئی تو ہو گئی ورنہ ایک سال تک باقی رہے گی۔ مریض کا تھوک بدبودار ہو گا تو ہلاک ہو جائے گا۔ (البقراط)

علاج سر کے استفراغ سے کریں تاکہ پھیپھڑے کی جانب بہہ کر کوئی چیز نہ آسکے۔ مریض کو شیریں حلوہ دیں تاکہ پھوڑا پک اور ڈھل جائے۔ چار یا پانچ دن تک یہ عمل کریں اور شیرینی ترک کر دیں اور کوشش کریں کہ مادہ اوپر آئے، شکم سہل ہو جائے تاکہ بخار کے لئے کوئی قابل قدر طاقت باقی نہ رہے۔ ورنہ طاقت گر جائے گی اور صحت ہونا ممکن نہ ہو گا۔ پیپ بہ کر سینہ کی جانب آ جائے تو ایسا محسوس ہو گا کہ افاقہ ہو گیا ہے مگر کچھ ہی دنوں کے بعد حالت خراب ہو جائے گی پندرہ دنوں سے پہلے پہلے جلد سے جلد پانی گرم کرو پھر مریض کو نہار منہ ایک کرسی پر بٹھا دو۔ ایک شخص شانوں کو پکڑ کر حرکت دے، آپ اپنا ہاتھ مریض کے سینہ کے دونوں جانب رکھ کر دیکھیں کہ پیپ کس پہلو ہے جس پہلو ہے اسے قطع کر دیں۔ بائیں پہلو کی پیپ زیادہ محفوظ ہوتی ہے۔ جس مریض کی بھی پیپ سینہ کی جانب آئے اور کچھ بھی اس کا اخراج نہ ہو اور نہ ہی ادویات کے ذریعہ اسے اوپر چڑھانے کی امید باقی ہو تو اس کا آپریشن کر دیں۔ کتاں کی ایک دھجی لیکر گل سرخ میں ڈبو کر پہلو پر چھڑک دیں جو مقام جلد از اجلد اخشک ہوتا ہے وہ وہی ہے جہاں پیپ کا اجتماع ہوتا ہے۔ اس کے سخت ہونے سے اس کی جگہ معلوم ہو جائے گی۔ لہذا وہیں آپریشن کریں۔ سر کو نزلوں سے محفوظ رکھیں۔ معدہ کو ٹھنڈی غذاؤں کے ذریعہ تقویت پہونچائیں۔ اس کے لئے مثال کے طور پر وہ غذا دیں جو توسس والے استعمال کرتے ہیں۔ (مؤلف)

# پانچواں باب

## ذات الجنب، ذات الجنب اور ورم کبد میں فرق اور ورم رئہ نیز ورم حجاب میں فرق

ذات الجنب میں جو چیزیں اکٹھا ملتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ تیز بخار۔
۲۔ پسلیوں کے اندر چبھن جیسا درد۔
۳۔ تنفس میں تبدیلی۔
۴۔ اور کھانسی۔

کھانسی تو آتی ہے مگر مریض کوئی چیز کھانسی کے ذریعہ تھوکتا نہیں ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ مرض قطعی طور پر پختہ نہیں ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ کوئی چیز تھوکتا بھی ہے تو وہ چیز نا محمود ہوتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ تھوکی جانے والی شئے کے اندر فقط نضج نہ ہو۔
۲۔ ناپختہ ہونے کے علاوہ فی نفسہ ردی اور خراب ہو۔

پختہ تھوک ان دونوں کے برعکس ہوتا ہے۔ اسی کو اطباء خصوصیت سے "بزاق" کہتے ہیں۔ ان کا معمول یہ ہے کہ "بزاق" اس تھوک کو وہ نہیں کہتے جو خون، مرارہ، بلغم یا جھاگ سے مشابہ ہو۔ ان تمام چیزوں کو وہ "نفث" سے تعبیر کرتے ہیں۔ "نفث" کے اندر خون، صفراء، اور سوداء کچھ بھی نہیں ہوتا ہے تو اسے وہ بزاق کا نام دیتے ہیں مرض پیدا ہونے کے بعد یہ بزاق تیزی سے پیدا ہو جاتا ہے تو کم ہوتا ہے۔ نفث کچھ بھی نہ ہو یا ہو مگر ناپختہ ہو تو مرض کے طویل ہونے کی علامت ہوتا ہے۔

105

خراب ہونے کے ساتھ خبیث بھی ہو تو موت کی خبر دیتا ہے۔ (جالینوس)

گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ بیماری کے بعد نفث کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ پیپ قطعاً پختہ نہیں ہوتی ہے۔ جس قدر نفث میں تاخیر ہو گی نضج کا زمانہ بھی اسی قدر دراز ہو گا۔ نفث ہونا کسی بیماری کے ہونے کی دلیل نہیں ہے البتہ یہ پختہ، محمود، اور ردی کیفیات سے خالی ہو حتی کہ بزاق سے کہا جاسکے اور بیماری کے بعد جلد رونما ہوا ہو تو بیماری کے کم ہونے کی دلیل ہے۔ ان صفات کے برعکس ہو تو اس بات کی علامت ہو گا کہ مرض فقط طول کھینچے گا بشرطیکہ نفث صرف ناپختگی کی حد تک ہو یعنی بزاق کے بعد برعکس کیفیات کم ہوں، جیسا کہ آگے ہم بیان کریں گے یا پھر وہ اس بات کی علامت ہو گا کہ موت قریب ہے۔ ایسا اس وقت ہو گا جب ناپختہ ہونے کے ساتھ "نفث" ردی اور خبیث ہو گا۔ (مؤلف)

جن چیزوں کو 'نفث" کہتے ہیں ان میں شوخ سرخ رنگ، زرد رنگ، جھاگ دار یا پتلا اس بات کی علامت ہے کہ محض نضج نہیں ہو سکتا ہے۔ ان سے کسی خطرہ کا اندازہ نہیں ہوتا مگر جس نفث کا رنگ نہایت سرخ، نہایت زرد، نہایت سبز، بیحد جھاگ دار، لیسدار، یا گول ہو گا وہ ردی ہونے کی علامت ہے۔ ان میں جو زیادہ سیاہ ہو گا وہ اور زیادہ ردی ہو گا۔ اسی کے ساتھ یہ دیکھیں کہ تنفس میں آسانی ہو رہی ہے مشکل۔ اگر اخراج بسہولت ہو رہا ہے تو عمدہ اور محمود اور برعکس ہے تو ردی ہو گا۔ (جالینوس)

اخراج میں آسان ہونا عمدہ ہونے کی علامت ہے، خارج ہونے والی شئے کا عمدہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ سبز یا سیاہ نفث بسہولت خارج ہو رہا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نفث محمود ہے۔ اخراج کی جہت محمود ہے۔ مثلاً دو نفث خراب ہونے میں برابر ہوں مگر ایک زیادہ آسانی سے خارج ہو رہا ہو تو اس کے اندر فساد کم ہو گا۔ برعکس صورت حال برعکس ہو گی۔ (مؤلف)

تقدمہ المعرفۃ میں بقراط کا ایک بیان ہے کہ اسے یہاں میں پیش کر رہا ہوں، وہ لکھتا ہے کہ "سینہ پھیپھڑا اور پسلیوں کے تمام دردوں میں بزاق کو بہ آسانی خارج ہونا چاہیئے۔ سرخ رنگ بزاق کے اندر بری طرح شامل ہو گا"۔

اس گفتگو نے ثابت کر دیا ہے کہ بقراط کے نزدیک ایک مذکورہ بالا "نفث طبعی" یہ ہے کہ سرخ رنگ اس کے اندر اچھی طرح شامل ہو۔ (جالینوس)

مذکورہ گفتگو سے واضح ہو گیا ہے کہ عمدہ اور قابل تعریف 'نفث" اس بیماری کے اندر وہ نہیں ہے جس کے اندر سرخی اور کوئی تبدیلی موجود ہو بلکہ وہ ہے جس میں تھوڑی سرخی اچھی طرح ملی جلی

106

ہو۔ عمدہ قسم کا اختلاط طاقت میں زیادہ ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ اختلاط جس قدر عمدہ ہو گا اسی قدر نفث ردی ہونے سے دور ہو گا۔ برعکس صورت برعکس ہو گی۔ اور جو شئے بزاق سے اچھی طرح ملی جلی نہ ہو گی وہ ردی ہو گی۔ (مؤلف)

بقراط کا خیال ہے کہ تمام چیزوں کے اندر اختلاط غیر مساوی اور مختلف ہی اختلاط ہو گا۔ تجربہ سے اس کی شہادت ملتی ہے کیونکہ سرخ رنگ اگر خالص ہے تو یہ خطرے کی علامت ہوتا ہے۔

"خالص" سے اس کی مراد یہ ہے کہ بزاق کے اندر ملی جلی نہ ہو۔ اس کے بعد اس نے کہا ہے کہ لیسدار سفید اور گول "نفث" غیر مفید ہے۔ اس کے بعد آگے اس نے بیحد خراب نفث کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نفث جب بیحد سبز یا جھاگ دار ہو اور نہایت خالص ہو حتی کہ سیاہ ہونے کا گمان پیدا کرنے لگے تو یہ مذکورہ نفثوں سے بیحد خراب ہے۔ اسی مثال پر اس نے ذات الجنب سے خصوصیت رکھنے والی چیز کا استدلال کیا ہے۔ انہی کے ساتھ تیز امراض کے ساتھ اس کی عمومی چیزوں پر بھی غور کریں۔ عمدہ علامتیں یہ ہیں کہ مریض مرض کو برداشت کرلے، تنفس صحیح ہو، درد نہ ہو، بزاق بہ آسانی خارج ہو، جسم متوازن طور پر گرم ہو، نرم ہو، پیاس نہ ہو، بول و براز، نیند اور پسینہ محمود ہو۔ آلات تنفس کی مخصوص عمدہ اور تمام تیز امراض کی مشترک علامات کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد بقراط نے ردی علامات کا تذکرہ کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ "ردی علامات یہ ہیں کہ بیماری کو برداشت کرنا مریض کے لئے گراں ثابت ہو۔ تنفس عظیم متواتر ہو، درد کے اندر سکون نہ ہو۔ (جالینوس)

مراد وہ درد ہے جو چبھن کی طرح پہلو میں محسوس ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بزاق کا اخراج بمشقت ہو، زوردار چھینک آتی ہو، جسم کے اندر بخار کی حرارت مختلف ہو، شکم اور دونوں پہلو بیحد گرم ہوں، پیشانی دونوں ہاتھ اور پیر سرد ہوں، بول و براز، نیند اور پسینہ سب خراب اور نا محمود ہوں۔

سیاہ نفث نا پختہ ہونے کے علاوہ موت اور ہلاکت کی علامت بھی ہے۔ ذات الجنب کے مریض میں نفث تیزی سے اور متداول طور پر رونما ہو تو مرض کی مدت کم ہوتی ہے لیکن یہ بیماری کے آخر میں رونما ہو تو بیماری طویل ہو گی۔ ذات الجنب میں آنے والے بخار بالعموم ناغہ دیکر آتے ہیں۔ نضج کی کوئی بھی علامت نظر آئے جو دوسری باری کے آنے سے پہلے رہی ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مرض کی مدت کم اور مریض محفوظ رہے گا۔ تندرستوں کے بزاق سے مشابہ بزاق آلات تنفس کے بیحد محفوظ ہونے کے علامت ہے۔ اس کے مخالف بزاق جس قدر مخالف ہو گا اسی

107

قدر آلات تنفس متاثر ہوں گے۔ طبعی بزاق کے برعکس بزاق اس بات کی علامت ہے کہ مادہ ناپختہ ہے نیز یہ کہ آلات تنفس بیحد کمزور ہیں۔اس کے اندر کوئی ردی چیز بھی موجود ہو تو یہ موت کی علامت ہے۔ (جالینوس)

نضج کی علامتیں جتنی مقدم ہوں گی اتنی ہی بیماری کی مدت کم ہو گی اور جس قدر ان کے اندر طاقت ہو گی اسی قدر بیماری محفوظ ہو گی۔ بزاق کی بات، ذات الریہ اور ذات الجنب کا پختہ ہونا "باب الزماں الامراض" میں بیان کیا گیا ہے۔ یہیں حسب ضرورت تمام تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔ اجمالی طور پر یہ بتا دینا یہاں کافی ہے کہ جس بزاق کے اندر خالص سرخی، زردی، جھاگ، اور لسی نہ ہو وہ اخراج میں آسان اور بے درد ہو گا۔جس مادہ سے ذات الجنب ہوا ہے اس کے پختہ ہونے پر مذکورہ بزاق کے علامت بننے کا مقام وہی ہے جو مقام پیشاب کے اندر سفید، چکنے اور بیٹھ جانے والے ثفل کا ہوتا ہے۔ مریض مادہ کا اخراج قطعانہ کرے گا۔ کھانسی اسے خشک آئے گی جیسا کہ بول مائی کا حال ہوا کرتا ہے۔ اگر پتلا اور تھوڑا اخراج ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض آہستہ آہستہ بیحد پختگی کی جانب منتقل ہو رہا ہے۔ یہ اس بات کی علامت نہیں ہے کہ ان علامات کو موجودگی میں ذات الجنب کی شروعات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ذات الجنب کا بڑھنا تو دور کی بات ہے۔ نفث بکثرت اور گاڑھے پن میں زیادہ بڑھنے لگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پختگی کی راہ شروع ہو گئی ہے۔نفث، پختہ، زیادہ آسان اور بغیر کسی درد کے ہونے لگے تو یہ مکمل نضج کی علامت ہے۔ یہ وقت انتہائے مرض کا ہوتا ہے۔ اس نفث کی مقدار کم ہو جائے تاہم گاڑھا پن اور اخراج کی آسانی باقی ہو اور کچھ بھی درد موجود نہ ہو تو اس حد تک پہونچنے کے بعد بیماری کا خاتمہ یا انحطاط ہونے لگتا ہے۔
(مؤلف)

ورم جس مقام پر ہوتا ہے وہ مقام پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی ہوتا ہے۔ ورم کی وجہ سے یہاں درد ہوتا ہے جو چبھنے والا ہوتا ہے اور اس کا حلقہ پھیلا ہوا ہوتا ہے کیونکہ ورم جھلی کے مقام پر ہوتا ہے اور حساس جھلیوں میں ورم کی یہی کیفیت ہوا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں جھلی آلات تنفس کا حیز ہوتی ہے۔ تنفس کے اندر اس پہلو سے تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ یہ دل سے قریب ہوتا ہے لہذا ورم کی التہابی کیفیت سے دل کو تھوڑا نقصان پہونچتا ہے۔ قلب کو اس طرح کا التہابی اثر پہونچنے سے بخار کا ہو جانا لازم ہوتا ہے۔ مقام تنفس پھیپھڑے سے بھی قریب ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کے اندر چونکہ تخلخل، نرمی، رقت اور ہر مرطوب جوہر کی بہ آسانی اور بہ سرعت قبول کر لینے کی صلاحیت ہوتی ہے اس لئے جھلی کے اندر جو رطوبت موجود ہوتی ہے پھیپھڑا لازمی طور پر اس کا کچھ حصہ قبول کر لیتا ہے ایسی

108

صورت میں لازماً کھانسی پیدا ہو گی۔ عام حالات میں یہ ضروری نہیں ہے کہ کچھ اخراج بھی ہو، البتہ غشائی ورم کی وجہ سے پھیپھڑے کی جانب بہ کثرت غلیظ مادہ بہہ کر آرہا ہو تو کھانسی کے ساتھ اخراج بھی ہو گا۔ مادہ تھوڑا اور رقیق ہو گا تو ہیجان تو پیدا کرے گا۔ کھانسی بھی آئے گی مگر اجتماع مادہ اور نضج کے بغیر اخراج نہ ہو سکے گا۔ اس طرح اس میں اضافہ اور گاڑھا پن پیدا ہو گا۔ ذات الجنب چونکہ ایک ایسے عضو کے ورم کا نام ہے جو سخت، تنگ، اور اپنے اندر کی تمام رطوبتوں کو محبوس کر لیتا ہے اس لئے شروع میں اخراج نہیں ہوتا مگر یہ عضو نرم ہو کر ڈھیلا پڑتا ہے اور کوئی چیز پھیپھڑے کی جانب بہہ کر آنے لگتی ہے تو کھانسی بڑھ جاتی ہے اور اس وقت اخراج ہونے لگتا ہے۔ نکلنے والے مادہ کے رنگ سے ورم کی باعث خلط کو پہچانا جا سکتا ہے چنانچہ مادہ جھاگ دار ہوتا ہے تو خلط بلغمی ہوتی ہے۔ مائل بہ سرخی ہوتا ہے تو مادہ صفراوی ہوتا ہے۔ اسی طرح مائل بہ سخت زردی ہوتا ہے تو اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ صفراء کے اندر بہ کثرت مائی رطوبتیں شامل ہو گئی ہیں۔ یہ مادہ مائل بہ باریک زردی ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خالص مرارہ کے اندر جو رطوبت شامل ہوئی ہے وہ زیادہ شامل ہو گئی ہے۔

مادہ سیاہ ہوتا ہے تو خلط مائل بہ سیاہی ہوتی ہے۔ شوخ سرخی کی جانب مائل ہوتا ہے تو زیادہ تر شوخ رنگ کا میلان رکھتا ہے۔ یہ زیادہ تر خون اور کم تر صفراء ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرح کا مادہ کم تکلیف دہ اور ہلاکت کا زیادہ رجحان رکھتا ہے۔ مذکورہ اعراض یعنی چبھن، بخار، ضیق تنفس کی قوت مریض کی قوت کا پتہ دیتی ہے۔ یہ اعراض کمزور ہیں تو مریض کے کمزور ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ ذات الجنب میں نبض تناؤ کے ساتھ صلب ہوتی ہے کیونکہ کسی عصبی عضو کی بیماری مساوی ہوا کرتی ہے۔ بیماری یہاں ورم کی ہوتی ہے چونکہ اس کے ساتھ شدید بخار ہوتا ہے اس لئے نبض سریع متواتر اور عظیم ہو جاتی ہے۔ نبض مذکورہ اعراض کے تحت بیماری کے سخت ہونے کا پتہ دیتی ہے۔ برعکس صورت سے برعکس حالت کا پتہ چلتا ہے۔ (جالینوس)

## سینہ اور پھیپھڑے کے ورم کو پکانے کیلئے قرص کا عمدہ نسخہ:

تخم خطمی، خیار، خبازی، خربزہ، کدو، رب السوس، گل ناخونہ، بنفشہ، کیترا، لعاب تخم کتاں میں قرص تیار کریں اور عرق انجیر کے ساتھ استعمال کریں۔ (جالینوس)

نضج کا پتہ دینے والا بزاق پھر بھی بزاق سفید، لیسدار، مائل بہ زردی یا خون آمیز نہیں ہوا کرتا۔ ان بزاقوں کے اندر بعض خطرہ کی علامت ہیں مثلاً مائل بہ زردی اور پان کے رنگ کا بزاق۔ تھوڑا سیاہ

109

بزاق بھی موت کی بڑی علامت ہوتا ہے بشرطیکہ سیاہ ہونے کے ساتھ بدبودار بھی ہو۔ کچھ بزاق موت کی ہلکی علامت ہوتے ہیں۔ مثلاً سیاہ جو بدبودار نہ ہو۔ یہ ہیں ہر خارج ہونے والے مادہ کی چار علامتیں۔ خارج ہونے والی اشیاء جو منجمد ہوتی ہیں، میں مقدار، کیفیت اور اخراج مادہ کا وقت اور اخراج دیکھا جاتا ہے۔ مقدار کم بھی ہوتی ہے اور زیادہ بھی۔ کیفیت کا جہاں تک تعلق ہے اس کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔

ا۔ قوام یہ غلیظ پانی ہوتا ہے۔

۲۔ رقیق (پتلا)۔

۳۔ رنگ۔ سفید۔ آتشی، سخت سرخ یا سیاہ ہو سکتا ہے۔

۴۔ بو۔ بدبودار یا غیر بدبودار ہوگی۔ شکل گول یا گول نہیں ہوگی۔ اخراج مادہ کا وقت ابتدا میں ہوتا ہے اور انتہا میں بھی۔ طریق اخراج یہ ہے کہ کھانسی کے بغیر مادہ بہ آسانی یا سخت کھانسی کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔

## مادہ کی قسمیں تین ہیں:

ا۔ پختہ یہ ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔ ۲۔ ناپختہ اس کی بے شمار مختلف قسمیں ہیں۔ قوام اور رنگ۔ قوام پتلا اور گاڑھا دونوں ہوتا ہے۔ یہ دونوں اس بات کی علامت ہیں کہ مادہ تھوڑا ہے۔ رنگ سرخ یا بے حد آتشی ہوتا ہے۔ دونوں ہی بڑے خطرے کی علامت ہیں، کچھ رنگ ایسے ہیں جو موت کا پتہ دیتے ہیں۔

تھوکنے سے بزاق کا تھوڑا اور پختہ خارج ہو تو ایسی صورت میں بیماری کے اعراض بھی موجود رہیں تو بیماری میں اضافہ ہوگا۔ برعکس ازیں اعراض میں سکون ہو تو انحطاط مرض کی دلیل ہے۔
(جالینوس)

ذات الجنب میں جس چیز کا اخراج ہوتا ہے وہ ورم پیدا کرنے والی خلط کی پیپ ہوتی ہے۔ دستور کے مطابق یہ پیپ جاری نہیں ہوتی تو اس کا ترشح ہونے لگتا ہے۔ نکلنے والی چیز کبھی سیاہ ہوتی ہے جو ابتدا میں نہیں ہوتی بلکہ مرض پر ایک مدت گزر جانے کے بعد ہوتی ہے۔ اس سے پہلے بالعموم زرد چیز کا اخراج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں ورم حار ضربان (تڑپ) سے محسوس نہیں ہوتا کیونکہ ورم پسلیوں کو استر کرنے والی جھلی میں ہوتا ہے اور اس سے شریانوں کی ملاقات مدافعت کی حد تک نہیں ہوا کرتی۔ ورم حار اگر

110

پسلیوں کے مابین عضلہ کے اندر ہوتا ہے تو اس کی موجودگی میں دردناک حد تک تڑپ موجود ہوتی ہے کیونکہ شریانوں کے انبساط سے ورم پر دباؤ پڑتا ہے۔(جالینوس)

اس مقام پر تڑپ کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ورم باہر کی جانب مائل ہے۔ لہذا یہ ذات الجنب نہیں ہوتا۔ ہوسکتا ہے اس کا منہ باہر کی جانب کھل جائے۔ کھانسی کے ساتھ تھوڑی چبھن بھی ہو جو سخت اور دردناک حد تک نہ ہو، ضیق تنفس اور بخار بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ورم اندر سے پسلیوں کو ڈھانکنے والی جھلی کے اندر ہے۔ یہ حقیقی ذات الجنب ہوتا ہے۔ باہر کی جانب پھٹ کر بہنے کی اس سے امید رکھنا مناسب نہیں ہے۔(مؤلف)

کیونکہ پسلیوں کو استر کرنے والی جھلی پسلیوں کے سروں کے نیچے سے چل کر ہنسلی تک پہونچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذات الجنب میں درد کبھی ہنسلی کی جانب ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ورم ادھر کے اجزاء میں ہوتا ہے۔ درد کبھی حجاب کے نزدیک ہوتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ ورم نچلے اجزاء کے اندر ہوتا ہے۔

ذات الجنب کے مریض سینہ کے اندر بوجھ اور ایک ایسا درد محسوس کرتے ہیں جو غیر صدری حصہ سے شروع ہو کر عظم القص کے گوشہ تک اور یہاں سے پشت کی ہڈی تک جاتا ہے، ساتھ میں تیز بخار، چبھن والا درد، رنگین یا جھاگ دار مادہ خارج ہوتا ہے۔ بالعموم مادہ کے اوپر مراریت غالب ہوتی ہے۔

فرض کرلیں کہ کوئی شخص تنفس کے وقت پیچھے کی پسلیوں میں درد محسوس کر رہا ہے اس پر ذات الجنب کے ہونے کا حکم لگانا مناسب نہیں ہے۔ یہاں یہ دیکھیں کہ مریض کھانستے وقت کوئی چیز خارج کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی چیز مذکورہ بیان کے مطابق تبدیل شدہ رنگ کے ساتھ خارج کرتا ہے تو ذات الجنب کا فیصلہ کریں گے۔ کھانسی بالکل نہ آتی ہو تو ذات الجنب کا ہونا جائز ہے۔ الا یہ کہ ورم میں نضج نہ ہوا ہو، مادہ بیحد کثافت کے ساتھ جھلی کے اندر محتبس ہو حتی کہ کسی چیز کا ترشح نہ ہوتا ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پیچھے کی پسلیوں میں جو درد اٹھ رہا ہو وہ ورم کبد کے نتیجہ میں ہو۔ ہوتا یہ ہے کہ جگر میں معلق ہونے والے اعضاء جو بعض جسموں کے اندر پسلیوں کے ساتھ مربوط ہوتے ہیں وہ اندر کی جانب کھنچتے اور پھیلتے ہیں تو اس سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ درد پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی تک پہونچتا ہے۔ البتہ ذات الجنب رگوں کی نبض، ورم کبد کے اندر پیدا ہونے والی نبض سے مشابہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح یہ بھی ہے کہ جو چیزیں ورم کبد میں براز کے اندر خارج ہوتی ہیں وہ ذات الجنب میں خارج نہیں ہوتیں البتہ اس طرح کے استفراغات اور اورام کبدی میں ہمیشہ نہیں بلکہ ضعف کبد کی

111

موجودگی میں پائے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں داہنی جانب ٹٹول کر دیکھیں، ورم ہے تو فبہا، جگر متورم ہوگا۔ ورم محسوس نہ ہو تو ممکن ہے کہ کبد میں ورم ہو مگر مقعر حصہ میں یا محدب حصہ میں اس مقام پر ہو جسے پیچھے کی پسلیاں پوشیدہ رکھتی ہیں۔ ایسی صورت میں مریض کو حکم دیں جس قدر ہو سکے لمبا سانس لے۔ اس کے بعد پوچھیں کہ ثقل بالائی اعضاء میں معلق ہے یا ان اعضاء کے اندر کسی مقام پر محسوس کر رہا ہے جو جگر پر مشتمل ہیں۔ (جالینوس)

ٹھیک ہے لمبے سانس پر مریض ثقل محسوس کرے تو یہ ورم کبد کی، اور درد محسوس کرے تو ذات الجنب کی علامت ہے۔ کبھی تنگی تنفس بھی ہوتی ہے کیونکہ ورم کبد سے حجاب پر دباؤ پڑتا ہے۔ حجاب اس کی مزاحمت کرتا ہے اور مریض کچھ کھانسنے لگتا ہے مگر نبض سے امتیاز ہو جائے گا ذات الجنب میں نبض صلب مساوی اور ورم کبد میں لین ہوتی ہے۔ (مؤلف)

(جالینوس) نے وہ علامات پیش نہیں کی ہیں جن کے ذریعہ ورم کبد اور ذات الجنب میں امتیاز قائم کرنا ممکن ہو کیونکہ ورم کی موجودگی میں کھانسی، ضیق تنفس، پیچھے کی پسلیوں میں درد اور بخار بھی ہو سکتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ درد چبھنے والا بھی نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

مرض طویل ہو جاتا ہے تو اصل بات روشنی میں آتی ہے۔ ورم کبد میں زبان سیاہ، اور ذات الجنب کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پورے جسم میں تغیر واقع ہو جاتا ہے (جالینوس)

## ذات الجنب میں پیپ کی علامات:

تنفس سے ربو کے مریض کی طرح سینہ بری طرح پھیلتا، تیز اور متواتر ہوتا ہے۔ بخار اور اس کی شدت ہو، پسلیوں کے اندر مریض بوجھ کا اثر محسوس کرتا ہو، ایک پہلو ہو تیزی سے دوسرا پہلو بدلے تو پیپ کی آواز میں اضطراب پیدا ہوتا ہو، کبھی یہ آواز خود نہیں بلکہ مریض سن لیتا ہو، تو سمجھ لیں پیپ پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا یقین اس طرح ہو جاتا ہے کہ مریض کی بیماری سخت تو ہو مگر وہ کوئی لائق اعتنا چیز نہ تھوکتا ہو۔ (جالینوس)

ورم اگر پسلیوں پر چپکنے والے ظاہری عضلات ہو تو اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی زخم ہو جسے حس لاحق ہوتی ہو، ورم اگر پسلیوں کے مابین واقع ہونے والے عضلات کے اندر ہو تو دبانے پر مریض درد محسوس کرے گا۔ چبھن، بخار، اور تنگی تنفس کا احساس ویسا نہ ہوگا جیسا پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ورم ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ پسلیوں پر استر کنے والی جھلی کے اندر ورم ہوتا ہے تو مریض حس کے ذریعہ درد محسوس نہیں کرتا۔ خالص ذات الجنب یہ ہے کہ یہ جھلی مریض

112

ہو جائے (جالینوس)

میرے خیال میں یہ جھلی متورم نہیں ہوتی بلکہ عضلاتی سطح متورم ہوتی ہے جو اس جھلی سے اتصال رکھتی ہے۔ (مؤلف)

بیماری اس جھلی کے اندر دوسرے بالائی حصہ میں ہوتی ہے تو درد سینہ کی ہڈیوں تک پہونچتا ہے۔ نچلے حصوں میں ہوتا ہے تو درد پسلیوں کے سروں تک پہونچتا ہے۔ ان تمام ورموں میں لازمی طور پر تیز بخار ہوتا ہے کیونکہ یہ دل سے قریب ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی غلاف قلب سے متصل ہوتی ہے نبض سے پتہ چلے گا کہ ورم پسلیوں کو ڈھانکنے والی جھلی میں ہے۔ یا اس جھلی سے چپکنے والے عضلات میں ہے۔ چنانچہ نبض کے اندر صلابت اور پھیلاؤ جھلی کے اندر ورم ہونے کی علامت ہے۔ ورم غشاء اور ورم ریہ کے درمیان فرق یہ ہے کہ ورم ریہ کے اندر نبض کے اندر صلابت نہ ہوگی۔ اس ورم سے جو پیپ بہتی ہے وہ پھیپھڑے کے اندر داخل ہوتی ہے اور کھانسی کے ذریعہ رفع ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بیماری کے باعث خلط کا رنگ کیا ہے۔ طاقتور اور سخت بیماری کے اندر سخت پیپ تھوکنے والے کی پیپ کو جمع کیا جائے تو آٹھ قوطولی وزن ہوگا۔ ایک قوطولی ۱۹ اوقیہ کا ہوتا ہے۔ کبھی پیپ اس سے زیادہ بھی خارج ہوتی ہے۔

# چھٹا باب

## سینے کی فضا سے پھیپھڑے کے اندر پیپ داخل ہونے کا سبب

اعضاء آلمہ کے پانچویں مقالہ کے اندر اچھی طرح اور مکمل طور پر بیان کیا جا چکا ہے۔

پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی اور اس سے چپکنے والے عضلات کے اندر ورم ذات الجنب کی بیماری میں لاحق ہوتے ہیں۔ اس بیماری کے کچھ لازمی عوارض ہوتے ہیں۔ مثلاً تیز بخار، چبھنے والا درد، تناؤ تنفس صغیر اور متواتر، نبض صلب اور متمدد، کھانسی جو بالعموم رنگین تھوک کے ساتھ ہوتی ہے کبھی تھوک کے بغیر بھی ہوتی ہے۔ یہ کیفیت فوری موت کا باعث ہوتی ہے یا دوسری بیماری کے مقابلہ میں زیادہ طویل ہوتی ہے۔، تھوک کی عدم موجودگی کبھی فقط قلتِ مادہ کی وجہ سے ہوتی ہے، بیماری کی خباثت وجہ نہیں ہوتی۔ خبیث بیماری کی علامت یہ ہے کہ درد اور بخار میں شدت ہوتی ہے۔ اس بیماری کے اندر درد ہوتا ہے مگر کسی مادہ کا اخراج نہیں ہوتا۔ درد اوپر اٹھ کر ہنسلی کی ہڈیوں تک پہونچتا ہے یا نیچے پسلیوں کے سروں تک آتا ہے۔

پسلیوں کے اندر دیگر اورام بھی ہوتے ہیں جن کے ساتھ بخار ہوتا ہے، ان میں تنفس بھی متواتر اور صغیر ہوتا ہے۔ البتہ مریض کو چیز تھوکتا نہیں ہے۔ یہ کیفیت خالص ذات الجنب جس کے ہمراہ اخراج مادہ نہیں ہوتا کے لئے انتہا ہوتی ہے۔ دونوں کیفیتوں میں فرق یہ ہے کہ خالص ذات الجنب میں گو مریض کچھ تھوکتا نہیں ہے مگر اس کے ساتھ خشک کھانسی لازماً ہوتی ہے مذکورہ کیفیت میں کھانسی شروع میں ہوتی ہے، نبض کے اندر صلابت ہوتی ہے نہ تمدد، بخار تیز ہوتا ہے، تنگی تنفس کم ہوتی ہے، پسلیوں پر دبانے سے درد پیدا ہوتا ہے پھوڑا بیرونی کی جانب مائل ہوتا ہے۔ پختہ ہو جائے اور پیپ نہ پڑے تو آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے (جالینوس)

یہ ہے خالص ذات الجنب جس میں ورم پسلیوں پر چپکنے والے عضلات کے اندر ہوتا ہے۔

(مؤلف)

114

ذات الجنب میں تڑپ (ضربان) پیدا نہیں ہوتی، گو ورم حار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر تڑپنے والی کوئی رگ نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

اس میں چبھن ہوتی ہے۔ چبھن جھلیوں کے دردوں میں خصوصیت سے ہوتی ہے۔ ذات الجنب کے اندر ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے بالکل بالائی جزء میں ہو تو یہاں ہنسلی کی ہڈی اپنی صلابت کے باعث درد کا سبب بنتی ہے۔ درد نچلے جزء کے اندر ہو تو اس کا سبب اپنی حرکت کی وجہ سے حجاب بنتا ہے۔ ذات الجنب میں نبض منشاری ہوتی ہے کیونکہ ورم سخت جھلی کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الجنب اور ورم جگر میں ہنسلی کی ہڈی نیچے کی جانب کھینچ رکھتی ہے۔ ذات الجنب میں اسے پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کھینچتی ہے اور ورم جگر میں ورید اجوف کیونکہ یہ جب سخت ہوتی ہے تو ہنسلی کی ہڈی پر لپٹ اٹھتی ہے۔ پھیپھڑے کے اندر پیپ تب ہی داخل ہوتی ہے جب اسپر سینہ کا دباؤ نہایت سخت اور تیز ہو جاتا ہے۔ طبیعت طاقتور ہوتی ہے تو اپنے دفاع کے لئے ایسا کرتی ہے جب کہ موذی اشیاء کو دفع کرتے وقت طبعی قوتیں ماشراپیدا کر دیتی ہیں۔ ہچکی اور چھینک کی لوح۔ پیپ طاقتور کھانسی کے ذریعے ہی دفع ہو سکتی ہے، ایسا اسی وقت ممکن ہے جب جسم کے اندر سخت طاقت موجود ہو۔ یہی وجہ ہے کہ طاقت کمزور ہوتی ہے تو پیپ زدہ اکثر مریض مر جاتے ہیں کیونکہ شدید دباؤ سخت طاقت کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

ورم داخلی عضلات میں ہوتا ہے تو اس کے ساتھ مریض تھوکتا ہے کیونکہ اس میں کبھی مادہ بہہ کر جھلی اور معدہ تک آتا ہے۔ دبانے پر درد بہت کم مگر سانس لیتے وقت تیز ہوتا ہے۔ نبض میں زیادہ صلابت ذات الجنب خالص میں ہوتی ہے۔ پھر ان وروموں میں ہوتی ہے جو جھلی سے متصل عضلات کے اندر ہوتے ہیں۔ تنگی تنفس، کھانسی اور صلابت نبض بہت کم ہوتی ہے حتی کہ صلابت بالکل ہی نہیں ہوتی۔ سب سے زیادہ درد ان وروموں میں ہوتا ہے جو بیرونی عضلات میں ہوتے ہیں۔ جھلی سے متصل عضلہ میں درد جھلی کے اشتراک اور جھلی میں درد متصلہ عضلہ کے اشتراک سے ہوتا ہے۔

## ذات الجنب اور ذات الریہ میں فرق:

عسر تنفس، کھانسی، تھوکی جانے والی شے کے رنگ میں تغیر اور بخار میں دونوں مشترک ہیں مگر ذات الجنب میں درد پہلو میں اور ذات الریہ میں درد سینہ کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں درد چبھنے والا اور ذات الریہ میں فقط بیماری کی حد تک ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں نبض صلب اور منشاری مگر ذات الریہ میں موجی اور لین ہوتی ہے۔ ذات الجنب میں ورم بالعموم مراری ہوتا ہے کیونکہ ماؤف جھلی صرف

115

لطیف خلط کو قبول کرتی ہے۔ ورم اگر جھلی سے خالی مقام پر ہو تو فصد کھولیں۔ علامت یہ ہے کہ درد پیچھے کی پسلیوں میں ہوتا ہے۔ ورم پسلیوں کو ڈھانکنے والی جھلی میں نہ ہو بلکہ پسلیوں سے چپکنے والے گوشت کے اندر ہو تو نبض صلب اور منشاری نہ ہو گی۔ نہ ہی بخار زیادہ ہو گا، نہ ہی تنگی تنفس سخت ہو گی، ٹٹولنے پر ورم کا نکلا ہوا سر احمسوس ہو گا۔ (جالینوس)

بقراط کہتا ہے کہ ذات الجنب کے اندر درد پسلیوں کے سروں کے نیچے ہو، مریض ہنسلی کی ہڈی میں کوئی تکلیف محسوس نہ کرے تو خربق سیاہ یا بلیون دے کر شکم کو نرم کریں۔ (جالینوس)

بلیون حب النیل کو کہتے ہیں۔ اس میں شک ہے (مؤلف)

خارج ہونے والی بزاق تندرست انسانوں کے بزاق سے غایت درجہ مشابہت رکھتا ہو تو یہ آلات تنفس کی حد درجہ صحت کی علامت ہوتا ہے۔ تندرستوں کے بزاق سے مشابہت جس قدر کم ہو گی اسی قدر آلات تنفس طبعی حالت سے دور ہوں گے۔ ناپختہ تھوک، پیشتر اعضاء تنفس کے ضعف کی علامت ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ''نفث سیاہ'' جیسی ردی علامت بھی ہو تو ہلاکت کی یہ نہایت زوردار علامت ہو گی۔ (جالینوس)

ذات الجنب کے بارے میں ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں، اس پر دیگر امراض کی پیشگی دریافت پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اس جھلی کے اندر پیدا ہونے والا ورم خالص دموی ہوا کرتا ہے البتہ یہ ورم حار ہوتا ہے۔ دم صفراوی اور دم بلغمی سے بھی یہ ورم ہوتا ہے۔ دم بلغمی سے پیدا شدہ، جھاگ دار ہو گا۔ دم سوداوی سے بھی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ ''اسہروس (۱)'' ہوتا ہے۔

دم سوداوی سے ہونے والا ورم پکنے میں دشوار اور طویل المدت ہوتا ہے۔ تحلیل بھی دیر میں ہوتا ہے۔ حتی کہ بیماری کے شروع میں کھانسی کے ذریعہ جو تھوک خارج ہوتا ہے اس کا رنگ بھی تبدیل نہیں ہوتا۔ تبدیل ہوتا بھی ہے تو بہت تھوڑا۔ کیونکہ ناپختہ ورم سے کسی چیز کا ترشح بالکل نہیں ہوا کرتا۔ زیادہ عرصہ گزر جانے کے بعد مریض ''نفث سیاہ'' خارج کرتا ہے۔ سیاہی، خون کے اندر سوداء کا جس قدر غلبہ ہو گا اسی قدر ہو گی۔ کبھی نفث مقدار امیں کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ خون پر جب بھی مرہ ُ صفراء کا غلبہ ہو گا نفث کا رنگ زرد یا زردی سے مشابہ یا پیپ کے رنگ کی حد تک شوخ زردی سے ملا جلا ہو گا۔ شوخ رنگ لازماً تمام قسموں میں زیادہ سخت ہوتا ہے اسی لئے زیادہ ردی ہوتا ہے۔ خون پر بلغم کا غلبہ ہو گا تو نفث جھاگ کے مشابہ ہو گا۔ نفث سرخ اس وقت ہوتا ہے جب ورم فلغمونی ہوتا ہے۔ نفث، بیماری کے شروع میں یا آخر میں، آسان یا دشوار، کم یا بیش ہوتا ہے۔ ذات

---

(۱) کذا

116

الجنب کی اس بیماری میں کبھی تناؤ چبھن سے زیادہ اور کبھی چبھن زیادہ ہوتی ہے۔ چبھن میں سوزش اور بخار بھی ہو تو یہ بیماری کے حسب حال ہوگا۔ یعنی بیماری جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر سوزش اور بخار بھی ہوگا۔ اسی طرح جس قدر بیماری زیادہ ہوگی پیاس میں شدت بھی اسی قدر ہوگی۔ بے خوابی، فساد عقل، ضعف قوت اور استرخائی کیفیت سب بیماری کے حسب حال ہوں گے۔ لہذا ان تمام باتوں کو نظر میں رکھیں۔ نجات کی علامتیں غالب ہوں گی تو مریض بچ جائے گا۔ بر عکس صورت بر عکس انجام کی ذمہ دار ہوگی۔ بخار، بے خوابی، پیاس، فساد عقل، ضعف قوت، بھوک کے اندر گراوٹ، دشواری تنفس، اور نفث کے اندر بیحد مذموم علامتیں ہوتی ہیں۔ بر عکس علامات محمود ہوتی ہیں۔

موجب ورم خلط کی خرابی اور کثرت ردی علامات ہیں، بر عکس کیفیت، عمدہ علامت ہے۔ خرابی کی پہچان نفث کے رنگ سے مگر مقدار کی پہچان نفث کی مقدار سے نہ ہوگی، ہوتا یہ ہے کہ ابتداء میں مریض زیادہ چیز خارج نہیں کرتا کیونکہ یہ چیز پختہ ہو رہی ہوتی ہے۔ خلط کبھی زیادہ ہوتی ہے، پھر مریض آخر میں زیادہ چیز خارج کرنے لگتا ہے۔ خلط کبھی کم ہوتی ہے۔ مگر نفث شروع میں زیادہ ہوتا ہے کیونکہ شروع ہی میں مریض کل کا کل خارج کر دیتا ہے یہ صورت عمدہ ہوتی ہے۔ پہلی صورت بیحد خراب ہے۔

خلط کی مقدار کتنی ہے؟ اسے یہ دیکھ کر معلوم کریں کہ "نفث" کے ساتھ نضج (پختگی) ہو چکا ہے۔ حتی کہ نفث گو سیاہ ہو مگر پختہ بزاق کے ساتھ ملا جلا ہو اور کھانسی سے بہ آسانی اوپر آجاتا ہو۔ تنفس آسان ہو، درد تھوڑا اور بے خوابی کم ہو۔ نفث شروع ہونے سے پہلے بزاق میں ملی جلی کیفیت ہو تو یہ کیفیت کم اور پھر بالکل ختم ہو جائے گی۔ سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ نفث کے لئے مریض ہلکا ہوگا، اسے برداشت کرے گا، جسم اور حرکتیں ہلکی ہوں گی۔

خلط زیادہ ہو جائے گی تو یہ ناپختہ تھوک کے ہمراہ ملے گی، بزاق میں ملی جلی نہ ہوگی، عسر تنفس ہوگا، بخار آئے گا، سھر اور فساد عقل لاحق ہوگا۔ یا پھر مریض بحالہ باقی رہے گا اور آخر میں مریض کی قوت برداشت اور طاقت گھٹ جائے گی۔ ایسی کیفیت کو نبض سے پہچانا جا سکتا ہے۔

لہذا علامتوں کی طاقت پر نظر کریں۔ ذات الجنب کے مریض میں درد سینہ کے سب سے شریف حصہ اور دل سے قریب ہو، اس کے ساتھ عسر تنفس شدید، بخار تیز، بے خوابی، درد، زوال اشتہا اور فساد عقل بھی موجود ہو، ساتھ میں نفث سیاہ ہو، نہ مراری شوخ، بلکہ شروع میں سرخ، زرد یا جھاگ دار ہو تو تھوڑی ہی مدت کے بعد تبدیلی ہو کر نضج کی جانب مائل ہوگا۔ ایسی حالت کے اندر یہ مناسب نہیں ہے کہ ان بیماریوں کی شدت سے گھبرا اٹھیں۔ یہ یاد رکھیں کہ یہ سب کچھ اس لئے ہے

117

کہ ورم نے پیپ جمع کرلی ہے۔ بقراط کا قول ہے کہ پیپ کی پیدائش کے وقت درد اور بخار بہت زیادہ اور خراب علامتیں ملنے لگتی ہیں۔ قوت معاونت کرتی ہے تو صحیح نفث ہوتا ہے، مریض صحتیاب ہونے لگتا ہے، چنانچہ نہایت پختہ مادہ خارج کرتا ہے۔ اور پھر مذکورہ اعراض سب کے سب ساکن ہونے لگتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ نضج سرعت بحران کا پتہ دیتی ہے اور صحت کی حقیقت کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔ لہذا نفث کے اندر نضج کی طاقت کو دیکھیں کہ اسی بیماری کے اندر کس طرح وہ مذکورہ علامات پر غالب ہے۔ یہی بات ہر اس بیماری کے اندر دیکھیں جہاں نضج مطلوب ہوتا ہے کیونکہ سینہ کے جو امراض بھی ہیں ان میں یہی ایک علامت پائی جاتی ہے۔ یعنی نفث کا نضج طاقت میں تمام ردی علامتوں سے مقدم ہوتی ہے۔ قوت ارادی معاونت کرتی ہے تو مریض پختہ مادہ سب کا سب خارج کرنے لگتا ہے۔ اس طرح نضج تمام کو پہنچتا ہے۔ قوت مساعدت میں کرتی تو قوت طبعیہ کا دوش نہیں ہوتا، یہ ارادی قوت ہوتی ہے جو تنقیہ کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے۔ قوت طبعیہ کا کیا فرض ہے وہ معلوم ہے۔ یہ بات ان امراض کے اندر ہوتی ہے جن کا تنقیہ قوت ارادی سے ہوتا ہے۔ باقی وہ امراض جن میں نضج کے بعد فضلات کا اخراج طبعی قوت کے ذریعہ ہوتا ہے تو ان میں ایسا نہیں ہے۔ نضج اچھی طرح مکمل ہو جاتا ہے تو فضلات ایک طاقتور قوت کے ذریعہ دفع ہو جاتے ہیں مگر سینہ اور پھیپھڑے کے اندر جو چیز نضج پاتی ہے وہ کھانسی کے ذریعہ اخراج کی، اور عضلاتی قوت کی صحت کی محتاج ہوا کرتی ہے۔

ذات الجنب میں موجب مرض، مراری خلط ہوتی ہے تو فصد کھولنا ممنوع ہے۔ مراری خلط کا علم "نفث" (تھوکی جانے والی شئے) سے ہوگا۔ (جالینوس)

یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ نفث دموی ہوتا ہے پھر مراری ہو جاتا ہے تو بیماری بحران کی جانب رواں دواں ہوتی ہے۔ (جالینوس)

یہ بھی محل نظر ہے۔ (مؤلف)

سینہ، پھیپھڑا، اور پسلیوں پر ہونے والی تمام بیماریوں میں مناسب یہ ہے کہ "بزاق" نفث، سہل اور تیزی سے خارج ہو۔ تیزی سے خارج ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ابتداء مرض میں ایسا ہو، نفث جب اس کیفیت کا حامل ہوگا تو بالعموم سہل اور آسان ہوگا۔ بزاق کا خارج کرنا مشکل اس لئے ہوتا ہے کہ سینہ میں درد کی تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا رقیق ہونے کی وجہ سے اور ضعف قوت کے باعث بزاق منجمد نہیں ہو پاتا، یا پھر یہ کیفیت غلیظ مادہ کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ غلیظ مادہ چپکتا ہے اور توڑنے کے لئے شدید طاقت درکار ہوتی ہے۔ یا اس کی وجہ رقیق مادہ ہوتا ہے کیونکہ رقیق مادہ محرک ہوا کے ذریعہ

118.

نہیں ہوتا۔ یہ ہوا کے اثر سے آزاد رہتا ہے اور ہوا کے ارد گرد آسانی سے بہتا رہتا ہے۔ پس آسانی کے ساتھ نفث کا ہونا مذکورہ بالا آفات سے محفوظ ہونے کی علامت ہے اور اس کا تیزی سے خارج ہونا بیماری کی مدت کے کم ہونے کی بشارت دیتا ہے۔

نفث کے اندر ایک سرخی نظر آئے گی جو تھوک سے بری طرح ملی جلی ہوگی۔ مرارہ جو خارج ہوتا ہے وہ بزاق کے اندر بری طرح ملا جلا ہوتا ہے، یہ خالص نہیں ہوتا کیونکہ خالص ہونا بیماری کی خرابی اور کثرت کی علامت ہے۔ ابتدائے مرض میں بیحد تاخیر سے ہونے والا نفث سرخ او خالص زرد ہوتا ہے۔ یہ سخت کھانسی کے ذریعہ خارج ہوتا ہے اور ردی ہوتا ہے۔ سرخ جب خالص ہوتا ہے تو ردی ہوا کرتا ہے۔ سفید، لیسدار، اور گول عمدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ سوختہ بلغم سے بنتا ہے۔ مادہ جسقدر خبیث ہوگا اسی قدر خبیث اس سے پیدا ہونے والا ورم ہوگا۔ بلغم طبعی سے جسقدر رہتا ہوا یہ بلغم ہوگا اسی قدر اس سے بننے والا ورم خراب ہوگا۔ الغرض دموی اور بلغمی مادہ نسبتہً کم خراب ہوتے ہیں۔ صفراوی اور سوداوی دونوں خراب ہوتے ہیں کیونکہ اعضاء کو فاسد کردیتے ہیں۔ صفراوی سخت بخاروں کے ہمراہ اور سوداوی دشوار اور طویل المدت ہوتا ہے۔ سبز جھاگ دار بھی خراب ہوتا ہے کیونکہ سبز زنجاری پیپ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جھاگ دار کثرت رطوبت کی آئینہ وار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ شدید اضطراب اور اضطرابی حرارت بھی ہوتی ہے۔ ان سب سے زیادہ خراب، سیاہ ہوتا ہے۔ پھیپھڑے سے خلط خارج نہ ہوتی ہو بلکہ پھیپھڑے کے اندر بھری ہوتی ہے اور حلق کے اندر جوش کی کیفیت پیدا کرتی ہو تو یہ بھی خراب ہوتی ہے۔ کوئی بھی نفث ہو اس کے ذریعہ درد میں سکون نہ ہوتا ہو تو خراب ہوتا ہے بالخصوص نفث سیاہ۔ اور ہر وہ نفث جس کے ذریعہ درد کے اندر سکون ہو جاتا ہو وہ محمود ہوتا ہے کیونکہ درد کے اندر سکون ہو جاتا ہے اس بات کی علامت ہے کہ وہ چیز جسم سے خارج ہو کر صاف ہو رہی ہے۔ مذکورہ بالا تمام کیفیتوں کے اندر سکون نفث سے ہوتا ہو نہ اسہال شکم سے نہ فصد سے، نہ علاج بالادویہ سے، تو انجام یہ ہے کہ ورم کے اندر پیپ پڑ کر رہے گی۔ (جالینوس)

واضح رہے کہ یہ حالت اس ورم حار کی طرح ہے جس کی تڑپ بالکل خاموش نہیں ہوتی۔ جس طرح یہ حالت موت وہلاکت کی پکی علامت ہے۔ اسی طرح مذکورہ کیفیت بھی موت کی علامت ہے۔ یہ صورت حال ذات الجنب میں دیکھیں تو یقین کرلیں کہ یا تو پیپ پڑے گی یا مریض ہلاک ہو جائے گا۔ (مؤلف)

یہ بیماری خراب اور خبیث الخلط نہ ہو تو انجام یہ ہے کہ پیپ پڑے گی اور ردی ہونے کی صورت میں مہلک ہوتی ہے۔

119

پیپ پڑ جائے اور بزاق اس پر مرارہ کے بعد غالب ہو جائے اور مراری نفث اور پیپ دونوں کے اخراج ایک ساتھ ہونے لگیں تو یہ حالت بیحد خراب ہے۔ لیکن نفث مراری اور پیپ یکے بعد دیگرے خارج ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ خلط ردی ہے کچھ تو نضج پا چکی ہے اور بقیہ کے لئے موافق حالات نہیں پا رہی ہے۔ طبیعت نضج پیدا کرنا چاہتی ہے مگر اس کے لئے موقع میسر نہیں ہوتا۔

بالخصوص اس وقت جب کہ ساتویں دن پیپ ظاہر ہو اور ساتھ میں مراری نفث بھی موجود ہو۔ ایسے مریضوں کی موت چودھویں دن متوقع ہے۔ الا یہ کہ اس کے بعد کوئی بہتر حالت رونما ہو جائے۔ (جالینوس)

بہتر حالت یہ ہے کہ بیماری میں ہلکاپن آجائے، درد کے اندر سکون پیدا ہو جائے، اعراض کم اور کمزور ہو جائیں، نفث عمدہ ہو جائے۔ برعکس ازیں حالات کے اندر موت بڑی تیزی سے آئے گی کیونکہ ساتویں دن ردی تغیرات رونما ہوں گے۔ عمدہ اور مذموم علامات کے ظاہر ہونے کے مطابق موت مقدم اور مؤخر ہو سکتی ہے۔ فرض کرلیں کہ ساتویں دن مریض نے پیپ اور مرارہ دونوں یکجا خارج کیا، حالات سب کے سب درمیانی ہیں نہ خراب ہیں نہ اچھے ہیں۔ اس وقت موت کے وقت درمیانی ہوگا یعنی چودھویں دن۔ ساتویں دن کے بعد آٹھویں یا نویں دن سیاہ نفث ظاہر ہو گیا تو مریض گیارہویں دن مر جائے گا اگر کوئی اچھی علامت رونما ہو گئی تو اس علامت کے اندر جتنی قوت ہوگی موت میں اتنی ہی تاخیر ہو گی۔ واضح رہے کہ نجات کے لئے قوت سب سے بڑی علامت ہے۔ اس کی حیثیت سب چیزوں سے بڑھ کر ہے لہذا قوت پر غور کرتے رہیں۔ (مؤلف)

پیپ کا خالص نفث (تھوک) ذات الجنب کے اندر غیر خالص نفث سے زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

## اطباء کا آخری اتفاقی فیصلہ :

باطنی اورام میں جب پیپ پڑتی ہے تو پیپ پڑتے وقت کپکپی پیدا ہوتی ہے، اس کے بعد بخار آتا ہے۔ کپکپی اس لئے طاری ہوتی ہے کہ پیپ سے اعضاء کے اندر ویسی ہی سوزش پیدا ہوتی ہے جیسی سوزش زخموں کے اندر تیز دوائیں پیدا کرتی ہیں۔ اس میں بخار قبل ازیں حالت کے مقابلہ میں زیادہ دشوار ہو جاتا ہے۔ اس وقت مریض بوجھ محسوس کرتا ہے کیونکہ پیپ ایک جگہ پر سمٹ کر جمع ہو رہی ہوتی ہے۔ ......... اس وقت سے لیکر بیسویں، چالیسویں، ساٹھویں دن تک پیپ کا پھٹنا متوقع ہوتا ہے۔ یہی وہ دن ہوتا ہے جس میں کپکپی اور شدید بخار پہلے سے زیادہ لاحق ہوتا ہے۔ ثقل بھی بڑھ جاتا ہے۔ (جالینوس)

120

ایک دوسرے مقام پر اس نے یہ کہا ہے کہ اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ پیپ جب بن چکتی ہے تو بخار اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ درد اور بخار اس وقت سب سے زیادہ ہوتا ہے جب پیپ بن رہی ہوتی ہے لیکن بن چکنے کے بعد بخار اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ اس کی جگہ ثقل پیدا ہو جاتا ہے ۔ پیپ جب پھٹتی ہے تو کپکپی اور سخت بخار ہوتا ہے کیونکہ پیپ سے ان اعضاء کے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے جن پر وہ گرتی ہے۔ غلط فہمی نام میں اشتراک ہو جانے سے پیدا ہوئی ہے۔ اس نے تقیح کا لفظ استعمال کیا ہے اور کہتا ہے کہ "تقیح کے وقت" تقیح اس طرح کا ہوتا ہے۔ اس نے واضح نہیں کیا کہ تقیح سے مراد پیپ کا جمع ہونا یا پھٹنا ہے (ا) (مؤلف)

یہ ظاہر ہے کہ تقیح سے پیپ کا پھٹنا ہی مراد ہے کیونکہ اس کے بعد وہ لکھتا ہے کہ مریض اگر کسی پہلو بوجھ محسوس کرتا ہے تو تقیح وہیں ہوگا۔ پھر اس کے کچھ دیر بعد لکھتا ہے کہ تقیح کے بعد تنفس تنگ ہو جاتا ہے کیونکہ جس فضاء کے اندر پھیپھڑا ہوتا ہے وہ پیپ کے انصباب سے تنگ ہو جاتی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر لکھتا ہے کہ تقیح پیدا ہو جانے کے بعد وہی مریض محفوظ رہتے ہیں جن کا بخار جاتا رہتا ہے اور بھوک لگنا شروع ہوتی ہے۔ اس کے چند فصلوں کے بعد جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ بالکل واضح ہے جو کوئی پڑھنا چاہتا ہے وہ اس کتاب کو پڑھ کر دیکھ لے۔ معلوم ہو جائے گا کہ جالینوس تقیح کا لفظ پیپ کے جمع ہونے کے لئے نہیں پھٹنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ (مؤلف)

تقیح (پیپ کا پھٹنا) کس جانب ہے اسے اس طرح معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ پہلو زیادہ گرم ہوگا، مریض تندرست پہلو پر سوئے گا تو ایسا معلوم ہوگا کہ ماؤف پہلو سے کوئی چیز معلق ہے۔ (جالینوس)

پیپ کا انصباب سینہ کی کسی ایک تجویف میں ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی بیماریوں میں دونوں طرف ہوتا ہے۔ پیپ کس پہلو ہے اس کا اندازہ گرمی اور ثقل سے ہوگا۔ (جالینوس)

اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ درد کا ہونا شروع ہی میں امتیاز پیدا کر دیتا ہے کہ پھوڑا پھیپھڑے کے اندر ہے یا سینہ کی جھلی میں۔ درد اور دیگر علامات سے اس کا اندازہ بخوبی ہو جائے گا۔
(مؤلف)

## سل کا علامت:

بقراط کا قول ہے کہ پیپ کے مریضوں کو حسب ذیل علامات سے پہچانیں۔ ہلکا بخار برابر رہے،

---

(ا) عبارت سے یہ بیان مؤلف کا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے اسے مؤلف کی جانب منسوب کر دیا ہے۔ جالینوس نے اصل میں اطباء کا آخری اتفاق پیش کیا ہے۔ اس لئے اگر اس نے کسی اور جگہ اطباء کا اتفاق پیش کیا ہے تو مذکورہ بیان سے اس اتفاق سے ان کا رجوع ثابت ہوتا ہے۔ (مترجم)

121

شب میں تیز ہو گا۔ کثرت سے پسینہ آئے گا، کھانسی سے سکون ملے گا مگر کوئی قابل ذکر مواد خارج نہ ہو گا۔ آنکھیں دھنسی ہوں گی۔ رخسار سرخ ہوں گے، ناخون بڑے ہو جائیں گے، انگلیاں بالخصوص ان کے کنارے گرم ہوں گے، جسم میں پہلے ورم پیدا ہوں گے پھر یہ چپ کر اندرونی طور پر پیدا ہوں گے، بھوک غائب ہو گی، جسم کے اند چھالے پڑ جائیں گے۔ (جالینوس)

پیپ پھٹ کر سینہ کی فضا میں جب بھی پہونچے گی اور آسانی سے اور بہ سرعت خارج نہ ہو گی تو انجام سل ہو گا اور مریض ہلاک ہو جائے گا۔ سل کے شروع ہی سے مسلسل ہلکار بخار رہتا ہے جو رات میں خاصکر تیز ہو جاتا ہے۔ یہ خصوصیت ان تمام مریضوں کی ہوتی ہے جو دق کے بخار میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

کیونکہ رات میں جسم مرطوب ہو جاتا ہے، ایسے ہی جیسے غذا لینے کے بعد جسم مرطوب ہوتا ہے۔ مریض کو مختلف اوقات میں معمول کے مطابق جب بھی غذا دیں گے بخار تیز ہو جائے گا۔ پسینہ ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ ایسے مریضوں کی غذا تیزی سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ کھانسی کی خواہش اس لئے ہوتی ہے کہ پیپ سے چبھن پیدا ہوتی ہے۔ کوئی مادہ خارج اس لئے نہیں ہوتا کہ کوئی قابل قدر چیز خارج ہو جائے تو پیپ کا صفایا ہو جائے گا مگر ایسا اس لئے نہیں ہوتا کہ پیپ لیسدار ہوتی ہے، غلیظ اور کثیف ہوتی ہے پھر پھیپھڑے کو محیط جھلی بھی کثیف ہوتی ہے اور مریض کمزور بھی ہوتا ہے۔ آنکھیں اس لئے دھنس جاتی ہیں کہ مزمن بخاروں کے تمام مریضوں کا یہ ایک لازمی عرض ہوتا ہے خاصکر جن بخاروں کی خشکی بالکل ظاہر ہوتی ہے ان میں یہ کیفیت اور زیادہ ملتی ہے۔ چہرہ سرخ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پھیپھڑا گرم ہوتا ہے۔ کھانسی اس لئے آتی ہے کہ جسم کی جانب پھیپھڑے سے بخارات اٹھ کر آنے لگتے ہیں۔

علاوہ ازیں کھانسی چہرے کے اندر خون کی کثرت کو دبا بھی دیتی ہے۔ ناخون ٹیڑھے اس لئے ہو جاتے ہیں کہ جو گوشت اسے دونوں جانب سے مضبوطی کے ساتھ گرفت میں رکھتا ہے وہ پگھل جاتا ہے انگلیاں گو بالعموم مزمن امراض کے اندر سرد ہوتی ہیں مگر دقی بخاروں میں گرم رہ جاتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ بخار اصلی اعضاء کے اندر ہوا کرتا ہے۔ بیماری پر عرصہ گذر جاتا ہے تو پیر متورم ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ عضو چونکہ دل سے دور ہوتا ہے اس لئے اس کی موت جلد شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت بھوک جاتی رہتی ہے کیونکہ قوت غاذیہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جسم کے اندر چھالے اس لئے پڑتے ہیں کہ اکال قسم کی خلطیں مجتمع ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

سینہ کی فضا میں پیپ کا انصباب جب عرصہ سے ہوتا رہتا ہے تو مذکورہ علامات نمودار ہوتی

122

ہیں مگر ابتدا میں کپکپی اور شدید بخار ہوتا ہے۔ ثقل اور سانس میں تنگی ہوتی ہے کیونکہ سینہ کی فضا میں جب پیپ کا انصباب ہوتا ہے تو پھیپھڑے کی نالیوں کے تنگ ہو جانے سے سانس کے اندر تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے تیز پیپ کی سوزش سے مریض کھانسی کا مشتاق ہو جاتا ہے۔ کپکپی کیوں پیدا ہوتی ہے اس کا سبب بیان کیا جا چکا ہے۔ (مؤلف)

ورم پیدا ہو جاتا ہے تو ذات الجنب کے اوقات اور حدود ہوا کرتے ہیں۔ اس وقت مناسب یہ ہے کہ ورم کو روکا جائے اور مادہ کا امالہ کیا جائے۔ ورم ہو جانے کی صورت میں اسے نضج دینا اور نفث کے ذریعہ اس کا تنقیہ کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں سرعت سے کام لیا جائے۔ نضج و تنقیہ کا انحصار خلط کے عمدہ ہونے، طبیعت کی قوت اور طبیب کے ایسے عمل پر ہے جس کے ذریعہ وہ نضج دے سکے اور قوت کی حفاظت کر سکے اور غذا کی مقدار میں اس سے غلطی سرزد نہ ہو سکے۔ اگر نفث رک جائے، کوئی قابل قدر چیز خارج نہ ہو، پہلے سے بخار زیادہ ہو جائے اور درد بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پیپ بننے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ بخار کی تیزی اس کے بعد جاتی رہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ پیپ بن چکی ہے۔ کپکپی آنے لگے اور اس کے بعد بخار بھی آ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھوڑا پھٹ چکا ہے۔ اگر نفث کے ذریعہ جلد تنقیہ ہو جاتا ہے تو فبھا ورنہ سل ہو جائے گا۔ ذات الجنب میں جو چیز جمع ہونا چاہتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ نفث تھوڑا، درد اور بخار تیز ہوگا۔ برعکس کیفیت برعکس علامات کا مظہر ہوگی۔ (مؤلف)

پیپ بننے کا عمل تیز ہوتا ہے یا سست، اس کا اندازہ درد، عسر تنفس، تھوک اور کھانسی سے ہوگا۔ تفصیل یہ ہے کہ یہ علامات مسلسل، تیز اور طاقتور ہوں گی تو جس پیپ بننے کا عمل مکمل ہوا ہے۔ اس دن سے لیکر بیسویں دن یا اس سے کم تک پھوڑے کے پھٹنے کی توقع کریں اور یہ علامات کم تر ہوں تو اسی کے مطابق ذات الریہ میں پیپ سے متاثر بوڑھے اور ذات الجنب میں اسی سے متاثر نوجوان زیادہ مریں گے۔ پیپ پھٹ کر جن کے پسینوں میں داخل ہوتی ہے ان میں سے اکثر وہ حضرات محفوظ رہتے ہیں جنھیں پیپ پھٹنے کے بعد بخار تیزی سے چھوڑ دیتا ہے اور بھوک لگنا شروع ہو جاتی ہے۔ جن حضرات کے پہلو میں پھوڑے نکلتے ہیں او پھٹ کر نواصیر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں وہ نجات پاتے ہیں۔ ذات الجنب اور ذات الریہ کے مریضوں میں اگر درد اور بخار نہیں جاتا اور وہ کوئی قابل قدر چیز خارج بھی نہیں کر پاتے، شکم بھی بار بار نہیں چلتے، پیشاب بھی زیادہ نہیں ہوتا نہ اس میں کثرت سے رسوب پائے جائیں۔ بایں محفوظ ہونے کی تمام علامات بھی ملتی ہوں تو یاد رکھیں کہ ورم پھوڑے کی جانب مائل ہو کر باہر کی جانب پھوٹ کر بہہ جانے والا ہے۔ (جالینوس)

123

کیونکہ ان علامات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خلط کا استفراغ نہیں ہو رہا ہے۔ ان علامات کے ساتھ سلامتی کی علامات نہ ہوں تو موت کا پتہ چلتا ہے۔ ورم اندر کی جانب مائل ہو گیا ہو۔ بصورت دیگر یہ اس بات کی علامت ہے کہ ورم باہر کی جانب پھٹے گا۔ (مؤلف)

کبھی نفث پختہ ہوتا ہے اور ضعف قوت یا مادہ کے گاڑھے ہونے کی وجہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ کبھی نفث زیادہ ہوتا ہے مگر پختہ نہیں ہوتا۔ صحتیابی کے لئے ضروری یہ ہے کہ وہ پختہ ہو اور نکل جائے اور کثرت سے نکلے تاکہ تنقیہ ہو جائے۔ ہلاکت کیلئے بس یہ کافی ہے کہ نفث ناپختہ ہو۔ (جالینوس)

ذات الجنب کی ابتدا میں مقصود یہ ہوتا ہے کہ ورم کو بننے سے روکا جائے، اس کے لئے فصد اور استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد اگر چبھن تیز ہو، بخار اور اعراض بھی لاحق ہوں تو پھر اس بیماری کو وجود میں آنے سے روکنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کثرت سے خون خارج کرنا ضروری نہیں ہوتا کیونکہ اس سے طاقت کم ہو جائے گی اور نضج کا معاملہ مؤخر ہو جائے گا۔ نفث بھی کمزور ہو گا۔ ورم پختہ ہو جانے کے بعد پیپ بننے سے پہلے تنقیہ ہوا کرتا ہے۔ پیپ بن جاتی ہے تو مقصود نفث کے ذریعہ پھیپھڑے کے فاصد ہونے سے پہلے پہلے پیپ کا تنقیہ ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کیلئے تدبیر وہی کی جاتی ہے جو امراض حادہ کے مریضوں کے لئے کی جاتی ہے۔ یعنی ماء الشعیر، اور ماء العسل وغیرہ دیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

ذات الجنب خشک ہو، نفث تھوڑا آتا ہو، مریض پر مسہل اور فصد کا فوری عمل بھی کر چکے ہوں اور اسے صبح وشام ماء الشعیر دوبار باب الامراض الحادہ کے مطابق دینا ضروری ہو تو دوسری بار اسے کم مقدار میں دیں۔ اس سے پہلے ماء العسل یا سفید رقیق شراب جو بھی زیادہ مفید ہو جیسا کہ آگے ہم بیان کریں گے اس کے مطابق دیں کیونکہ جن مریضوں کی بیماری زیادہ خشک ہوتی ہے ان کی بیماری طول پکڑتی ہے یا مریض ہلاک ہو جاتا ہے جن مریضوں کی بیماری مرطوب اور نفث بہ سہولت ہوتا ہے ان کے اندر حرارت آسانی اور تیزی سے آتی ہے۔

جس قدر نفث زیادہ ہو مریض کو غذا کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ طاقت پہونچائیں کیونکہ نفث کی زیادتی میں مریض خطرے کی زد پر ہوتا ہے۔ اس وقت اسے طاقت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ فضلہ کو دفع کر سکے۔

تھوک کے ذریعہ ضروری حد تک نفث ہو جائے، فصد، اسہال اور حقنہ کی ضرورت باقی نہ ہو تو مریض کو غذا میں جو کی دلیہ دیں مگر فصد واسہال اور حقنہ کی ضرورت ہو تو اسے نہ دیں نہ اس کا پانی دیں حتی کہ مذکورہ تدبیروں کا اثر مکمل ہو جائے۔ اس کی ضروری ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں شک ہو جائے

124

تو دلیہ کا پانی دیں تا کہ معاملہ واضح ہو جائے، پھر جیسا حال ہو اس کے مطابق تدبیر اختیار کریں۔

بزاق کے ذریعہ مناسب نفث ہو رہا ہو اور مریض کو کسی دوا یا حقنہ کی ضرورت نہ ہو تو بقراط جو کی دلیہ کھلانے کا حکم دیا کرتا تھا۔ ضرورت کے مطابق جو کی دلیہ دینے سے مریضوں کا نفث آسانی سے ہوتا ہے۔ اس میں سکون ہوتا ہے، تنقیہ ہوتا ہے، بحران تیزی سے آتا ہے۔ پیپ بھی آجاتی ہے تو دوسری تدبیروں کے مقابلہ میں اس تدبیر کی وجہ سے بیحد کم ہوتی ہے کیونکہ جو کی دلیہ رطوبت پیدا کرتی ہے اور ان اخلاط کو توڑ دیتی ہے جن کا اخراج ضروری ہوتا ہے چنانچہ نفث بہ آسانی ہونے لگتا ہے۔ بایں ہمہ طاقت بھی پیدا کرتی ہے۔ ماء العسل گو رطوبت پیدا کرتا ہے مگر دلیہ کی طرح طاقت نہیں پیدا کرتا۔ گاڑھی غذائیں گو طاقت زیادہ پیدا کرتی ہیں مگر یہ نفث کو گاڑھا بنا کر اخراج کے اندر مشکل پیدا کرتی ہیں، لہذا ان سے پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ مکمل انحطاط کے بعد حتی کہ اخلاط کے اخراج کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ طبیب اگر شوصہ کے مریض کو سرکہ کے اندر بھگوئی ہوئی مسور دے دیتا ہے تو اس سے نفث رک جاتا ہے اور مریض مر جاتا ہے کیونکہ دوسری شب میں اسے اختناق ہو جاتا ہے مگر ماء الشعیر اور جو کی دلیہ اخلاط کے اندر کثافت نہیں رطوبت پیدا کرتی ہے اور انھیں توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ مریض کو زیادہ طاقت کی ضرورت ہو تو اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں چٹانوں کی مچھلی ہے جسے پانی، کراث (گندنا) شبث (سویا) نمک، اور تھوڑے معتدل روغن کے ذریعہ تیار کیا گیا ہو۔ اس سے پہلے مریض کو سکنجبین دیں۔ الا یہ کہ مریض کے اعصاب کمزور اور بیمار ہوں اور مریض عورت ہو تو اس کا رحم کمزور ہو۔ ایسی صورت میں سکنجبین کی جگہ فراسیون، اور اصل السوس سے تیار شدہ دوا دیں کیونکہ تنہا یہی دوا ماء العسل کے ساتھ جب بھی پی جائے گی تو سینہ کے فضلات خارج ہو جائیں گے۔ تھوک کے ذریعہ نفث آسان ہو جائے گا۔ اعصابی بیماری نہ ہو تو سکنجبین اخلاط کو توڑ دینے کے لئے کافی ہوگی بایں ہمہ معدہ کے لئے مضر نہیں ہوتی۔

نہایت عمدہ جو کا دلیہ لیں اور اچھی طرح اسے پکالیں کیونکہ پکنے سے یہ اور زیادہ عمدہ ہو جاتا ہے۔ مری کے اندر رکتا نہیں نہ ہی یہاں پر چپکتا ہے۔ برعکس ازیں گاڑھی غذاؤں کا حال ہوا کرتا ہے۔

ذات الجنب کی بیماری میں یہ بیحد نفع کرتی ہے کیونکہ ذات الجنب اور ذات الرئہ میں حرارت سینہ کے اندر زیادہ ہوتی ہے۔ مری کے اندر کوئی چیز چپک جائے گی تو تیزی سے خشک ہو جائے گی اور کرب پیدا کرے گی اس کا زائل ہونا مشکل ہوگا۔ نتیجہ میں پیاس اور غم لاحق ہوگا۔

جو کا دلیہ پیاس زائل کرتا ہے پھسلتا ہے اور تیزی سے ہضم ہو جاتا ہے بشرطیکہ اچھی طرح پکایا گیا ہو۔ ضروری حد تک استعمال کیا جائے تو بیحد نفع کرتا ہے۔

125

اب میں یہ بتاؤں گا کہ کیسے اس کا استعمال ہو گا۔ مریض کے شکم میں کھانے کا بوجھ زیادہ عرصہ سے ہو اور ایسی حالت استفراغ سے پہلے ہو تو لازمی طور پر یہ ضروری ہے کہ اس کی وجہ سے امعاء کے اندر پیدا شدہ سدوں کے باعث پاخانہ خشک ہو جائے اور آنتوں کے اندر محبوس ہو کر رہ جائے کیونکہ دلیہ لینے کے بعد ریاح خارج ہونے کے لئے نیچے نہیں جاسکے گی بلکہ سب سے نیچے مقام تک یہ ریاح خراب حالت میں پہونچے گی۔ چنانچہ لازماً درد سخت ہو گا۔ تھوڑی دیر کے لئے اس میں سکون بھی ہو گا تو پھر دوبارہ ہونے لگے گا۔ اور ماضی میں قطعی طور پر ساکن رہا ہو تو اب اور زیادہ تیزی سے ہونے لگے گا کیونکہ ریاح پیدا ہوں گی اور خارج نہ ہو سکیں گی۔ پاخانہ کے ابخراب بیمار پہلو میں پہونچیں گے اور درد پیدا کریں گے۔ شدت درد کی وجہ سے تنفس متواتر ہو جائے گا۔ تنفس کے اندر جتنی شدت سے تواتر ہو گا اتنی ہی متواتر حرکت کی وجہ سے آلات تنفس میں حرارت پیدا ہو گی اور پھیپھڑا اور حجاب خشک ہو گا، درد اور زیادہ بڑھے گا۔

بقراط کہتا ہے کہ "ذات الجنب کا درد سینکنے سے ہلکا نہ ہو اور تھوک خارج نہ ہو بلکہ اور زیادہ لیسدار ہو جائے اور شکم کو نرم کرنے اور ضرورت کی حد تک فصد کھولنے اور ماء الشعیر دینے کے باوجود درد زائل نہ ہو تو مریض اس حالت میں جلد مر جائے گا۔"

بزاق (تھوک) کے اندر لسی بڑھ جائے اور مشکل ہو جائے۔ نفث نہ ہو تو یہ ردی شوصہ کی علامتیں ہوں گی۔ لیسدار نفث کے اندر تھوڑی لسی بھی پیدا ہو جاتی ہے مگر بہت زیادہ لسی پیدا نہیں ہوتی۔ بایں ہمہ اخراج بھی آسان ہوتا ہے۔ مگر نفث مسلسل لیسدار ہوتا جائے اور اس کے ساتھ اخراج بھی مشکل ہو جائے تو یہ ایک خبیث اور ردی علامت ہے۔ شوصہ کا درد سینکائی، فصد، یا تلیین شکم سے زائل ہو جاتا ہے۔ اگر ان باتوں سے زائل نہ ہو سکے تو ردی ہوتا ہے۔ اس حالت میں ازالہ درد سے پہلے جو کا دلیہ دیدیا گیا تو مریض تیزی سے مر جائے گا۔ مخدر ادویات سے شوصہ کا درد اس لئے ساکن نہیں ہوتا کہ فاعلی سبب کا ازالہ ہو جاتا ہے بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ حس زائل ہو جاتی ہے۔

(جالینوس)

جالینوس کے دوران کلام میں یہ بات آتی ہے کہ حالت سخت ہو تو مخدر ادویات استعمال کی جاسکتی ہیں۔ (مؤلف)

مذکورہ حالات کے اندر جو کا دلیہ استعمال کیا گیا تو مریض ساتویں دن مر جائے گا۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی مر سکتا ہے۔ بعض مریضوں کے اندر فساد عقل اور بعض کو اختناق ہو جاتا ہے۔ اسی اس وقت ہوتا ہے کہ جب تھوک کے اندر لسی زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہ لسی اس وقت زیادہ ہو جاتی ہے

126

جب تنفس میں تواتر زیادہ ہو جاتا ہے۔ درد بیحد زیادہ اور خراب ہوتا ہے تو مرنے کے بعد مریض کا پہلو سبز ہو جاتا ہے بالکل ایسے ہی جیسے چوٹ کی جگہ سبز ہو جاتی ہے کیونکہ مریض مرتا ہے تو اس مقام پر آنے والا خون مر جاتا ہے چنانچہ سبز ہو جاتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ ازالہ درد سے پہلے ہی مریض مر جاتے ہیں کیونکہ ان کا تنفس عظیم اور متواتر ہو جاتا ہے۔ تھوک کے اندر لسی پیدا ہو جاتی ہے اور تیزی سے ان کا گلا گھٹ جاتا ہے۔ مذکورہ دونوں باتیں ایک دوسرے کی معاون ہوتی ہیں۔ تھوک کا رک جانا تنفس کو عظیم اور متواتر کر دیتا ہے اور تنفس کا عظیم اور متواتر ہونا، تھوک کے اندر لسی بڑھا دیتا ہے۔ محبوس ہونے کی صورت میں لسی کے اندر اور زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ تھوک جب بھی رک جائے گا قصبۃ الریہ تنگ ہو جائے گا اور مریض عظیم اور متواتر تنفس کے لئے مجبور ہو جائے گا۔ ایسی حالت میں سینہ زیادہ گرم ہو جائے گا۔ اخلاط شدت سے خشک ہو جائیں گے۔ اخلاط شدت سے خشک ہو جائیں گے تو لسی اور زیادہ ہو جائے گی۔ اس طرح دور چلتا رہے گا۔

بقراط کہتا ہے "ناوقت جو کا دلیہ استعمال کرنے ہی سے یہ صورت نہیں پیدا ہوتی بلکہ دیگر اشیاء کے استعمال سے بھی جو دلیہ کے مقابلہ میں کم موافق ہوتی ہیں یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ الغرض جب بھی پہلو میں چبھن کے ساتھ بخار شروع ہو اور مریض نے کھانا جلد ہی لیا ہو اور شکم کا استفراغ نہ ہوا ہو تو اسے قطعی طور پر حساء دیں تاکہ کھانا نیچے اتر سکے۔ (جالینوس)

نیز تاکہ درد کے اندر سکون ہو جائے۔ (مؤلف)

فصد کھولی جائے، مسہل دیا جائے۔ ذات الجنب کے مریضوں کو سرد موسم میں سکنجبین نیم گرم اور گرم موسم میں ٹھنڈی کر کے پلائیں۔ پیاس سخت ہو تو پانی بھی پلائیں۔ واضح رہے کہ اس بیماری میں سرد پانی پلانا بہتر نہیں ہے، مجبوراً پلایا جا سکتا ہے مگر ممکن حد تک کم سے کم۔ پیاس کے اندر سکنجبین اور سرد پانی سے سکون نہیں ہوتا کیونکہ سرد پانی سے ورم کے اندر نضج پیدا ہونے میں دیر ہوتی ہے۔ نضج کے اندر رکاوٹ بھی بنتا ہے سکنجبین کے ساتھ اس کی موجودگی دو اسباب کے تحت اندیشہ سے خالی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ اس کی مقدار کم ہوتی ہے کیونکہ پیاس بجھانے کے لئے جب کہ ورم میں ہلکا پن پیدا نہ ہو جو سرد پانی پیا جاتا ہے وہ بہت زیادہ ہوا کرتا ہے دوسرے یہ کہ سکنجبین پانی کا مصلح ہے کیونکہ سکنجبین کے اندر توڑنے اور لطافت پیدا کرنے کی تاثیر موجود ہوتی ہے۔

فرض کر لیں کہ ایک ایسا شخص ہے جس کا جسم کثیف، قویٰ خشک، رگیں کشادہ، قوت حیوانی میں بھوک برداشت کرنے کی اہلیت موجود ہے وہ ایک ایسے وقت میں بیمار ہوتا ہے جس میں اس کا فم معدہ زیادہ سرد نہیں ہوتا۔ بیمار ہونے سے پہلے وہ کثیر الغذا کھانے استعمال کرتا رہا ہے۔

127

ایک دوسرا شخص مرطوب الجسم ہے، جسم کے اندر تخلخل ہے، رگیں تنگ ہیں، قوت اور نم معدہ کمزور ہیں۔ یہ گرم موسم میں بیمار ہوتا ہے۔ قبل ازیں وہ قلیل الغذا کھلانے استعمال کرتا رہا ہے فرض کرلیں دونوں ذات الجنب کے مریض ہوتے ہیں، پہلے مریض کو آپ غذا نہ دیں اور صرف مشروبات پر اکتفا کریں۔ یہ طریقہ اسوقت اختیار کریں جبکہ آپ کو امید ہو کہ مرض کی انتہا اس سے زیادہ مؤخر نہیں ہوگی۔ دوسرے مریض کو آپ شروع سے جو کی دلیہ دیں۔ تو ایسی صورتوں میں آپ کا طریقہ بالکل صحیح ہوگا۔ یہ دونوں مرض سے نجات پاجائیں گے مگر تدبیر الٹ دیں گے تو ساتویں دن سے پہلے پہلے دونوں کو مار ڈالیں گے۔ ان میں ایک کا گلا تیزی سے گھٹ جائے گا، دوسرے پر غشی طاری ہوجائے گی اور قوت زائل ہوجائے گی۔ بالخصوص جبکہ پہلا مریض بوڑھا اور دوسرا مریض بچہ ہو ایسی صورت میں دونوں کو موت نہایت تیزی سے آئے گی۔

آنتوں کے اندر رکا ہوا ثقل (فضلہ) موجود ہو، دوسرا کھانا قریب ہی مریض نے کھایا ہو اور وہ نوجوان ہو تو حقنہ دے دیں۔ بچہ ہو تو شیاف دیں۔ الا یہ کہ کھانا خود سے نیچے آجائے اور اچھی طرح نیچے آجائے۔۔ تکمید سے مقام ماؤف ہلکا ہو کر تحلیل ہو جاتا ہے۔ ورم حار میں اس سے خون لطیف اور پتلا ہو جاتا ہے، بعض کا استفراغ ہو جاتا ہے، چنانچہ تناؤ کم ہو جاتا ہے اور درد کے اندر سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ تکمید کا یہ اثر نہ ہو یا درد بڑھ جائے تو یہ سمجھیں کہ جسم اخلاط سے پر ہے اور تحلیل سے زیادہ مختلف مقامات سے مادے جذب کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں فصد یا مسہل کے ذریعہ جیسی ضرورت ہو پوری طاقت سے استفراغ کردیں۔ (جالینوس)

یعنی بیماری اوپر ہو تو فصد کے ذریعہ استفراغ کریں۔ اور نچلی پسلیوں میں ہو مسہل دیں احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ کہ اچھی طرح استفراغ کے بعد ہی تکمید کریں۔ (مؤلف)

مثانہ ماؤف ہو تو تکمید گرم پانی، اسفنج یا پیتل کے برتن کے ذریعہ کریں۔ ورم سبب تلاش کریں، سبب اگر سرخی ہو تو مرطوب تکمید زیادہ بہتر ہے۔ فلغمونی ہو تو خشک تکمید عمدہ ہے۔ اس کا اندازہ نفث اور وقت سے ہوگا۔

یہ اورام چونکہ اندر کی جانب دور ہوتے ہیں اس لئے طاقت ور خشک تکمید استعمال کریں۔ درد میں سکون نہ ہو تو جسم کا استفراغ کریں۔ البتہ مرطوب تکمید کا استعمال مفید نہیں ہوتا تو زیادہ مضر بھی نہیں ہوتا۔ خشک تکمید میں بہت زیادہ مضرت ہوتی ہے۔ طاقتور تکمید وہ ہوتی ہے جو سرکہ اور کرسنہ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ ہوشیار رہیں کہ تکمید کے وقت مریض کے چہرے تک بہ کثرت بخارات نہ اٹھنے لگیں کیونکہ اس سے کرب اور تنفس میں تنگی پیدا ہوگی۔ البتہ بیماری شدید خشکی والی ہو تو اس

128

وقت اس کا تھوڑا فائدہ ہو گا چنانچہ مریض مرطوب بخار سانس کے ذریعہ اندر لے جائے گا جس سے نفث میں اس کو مدد ملے گی۔ (بقراط)

اس نکتہ سے وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ شوصہ کا مریض گرم پانی کا بھپارہ لینے یا باب التکمید کے مطابق سرکہ اور کرسنہ کے ذریعہ سینکائی کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب قیاس آرائی میں یہ بات آجائے کہ اخلاط گاڑھے اور لیسدار ہیں ورنہ تکمید جاورس اور نمک کے ذریعہ ہو گی۔ لہذا تکمید سے پسلیوں کے درد کا ازالہ ہوتا ہے خواہ وہ اوپر کی ہوں یا نیچے کی۔ فصد کے ذریعہ درد کا ازالہ تب ہی ہوتا ہے جب درد اوپر ہنسلی کی ہڈیوں تک جاتا ہو۔ تکمید سے درد زائل نہ ہو دیر تک اس کا استعمال نہ کریں کیونکہ اس سے پھیپھڑے کے اندر خشکی پیدا ہوتی ہے اور پیپ اکٹھا ہونے لگتی ہے۔ ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے بالائی حصوں میں ہوتا ہے تو درد میں ہنسلی کی ہڈی، بازو اور چھاتی بھی شریک ہو جاتی ہے۔ زیریں حصوں میں ہوتا ہے تو درد میں حجاب حاجز اور پسلیوں کے سروں کے نچلے حصے شریک ہو جاتے ہیں۔ بالائی اعضاء کی جانب درد اٹھ رہا ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ مابضی رگوں میں اس رگ کی فصد کھولیں جو ممکن حد تک عضو ماؤف سے خون کھینچ کر اس جہت کے مخالف کر دے جس کی جانب خون مائل ہوتا ہے۔

(جالینوس)

بنا بر ایں مخالف کی فصد کھولی جائے مگر یہ بات کتاب الفصد میں دیئے گئے بیان کے مخالف ہے۔ یہاں یہ کہا گیا ہے کہ تاکہ خربق کو اسی جہت کے مخالف کھینچ لے جس کی جانب وہ مائل ہوتا ہے۔ درد زیریں حصوں میں ہو تو خربق وغیرہ کے ذریعہ مسہل دیں۔ فصد باسلیق کا سبب کتاب التشریح میں ہے کیونکہ اسی جگہ اس نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ اعضاء کہاں سے سیراب ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اس رگ کا کھول دینا بیحد نفع بخش ہے۔ اس کا سبب تشریحی ہے۔ جہاں مناسب ہو گا اس کا تذکرہ ہم کریں گے۔ (مؤلف)

خون کا اخراج اس حد تک ہو گا کہ رنگ اس کا بدل جائے کیونکہ رنگ کی تبدیلی اس بات کی علامت ہے کہ متورم عضو کے اندر جو کچھ موجود ہے اور چپکا ہوا ہے اس کا استفراغ ہو گیا ہے۔ ورم کو بالعموم زیادہ سرخ اور کم تر سیاہ پائیں گے حتی کہ پورے جسم کا خون بلغمی بھی ہو تو بھی یہ خون مائل بہ سرخی و سیاہی ہو گا کیونکہ جس جگہ یہ چپکا ہوتا ہے وہاں حرارت آجاتی ہے۔ لہذا خون کی تبدیلی اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں جو موجود آچکا ہے اس کا استفراغ ہو گیا ہے مگر چونکہ مریض کی طاقت کبھی اس استفراغ کی راہ میں حائل ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ چھوڑ دیا جائے۔ ایسی صورت میں

129

فائدہ کم ہوگا۔ مگر طاقت کے گر جانے کے اندیشہ سے یہ مناسب نہیں ہے کہ اسے اختیار کیا جائے۔ اگر یہ رگ ظاہر نہ ہو بازو کے اندرونی شعبوں میں ابطی نام کی رگ کھولیں۔ یہ بھی ظاہر نہ ہو تو اکحل کی فصد کھولیں۔ یہ بھی ظاہر نہ ہو تو بہر حال قیفال کی فصد اپنی زبردستی سے کھول دیں۔ فائدہ ست اور کم ہوگا۔

سینہ کے بالائی گوشہ کی جانب ورم کے میلان کی علامات یہ ہیں کہ ہنسلی، بازو اور چھاتی کے اندر ثقل ہوگا۔ سینہ کے زیریں گوشہ میں پیدا ہونے والا ورم حجاب حاجز کے قریب ہوتا ہے۔ اس کی مثال وہی ہے جو اس حصہ کے اندر پیدا شدہ دردوں کی ہے۔ لہذا فصد کے لئے پسلیوں کے سروں سے نیچے کا قصد کریں۔ اس بیماری کے اندر ہاتھ کے مابض کی فصد کا کوئی بڑا فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ قلب ان دونوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ سینہ کے نیچے گوشہ میں جو رگ ہوتی ہے وہ قلب سے متصل ہونے سے پہلے ورید اعظم سے نکلتی ہے۔ (جالینوس)

غالباً گھٹنے کے مابض کی فصد اس جگہ مفید ہوتی ہو۔ (مؤلف)

درد اگر پسلیوں کے سروں کی جانب ہو تو خربق سیاہ کا مسہل دیں۔

شوصہ کے ہمراہ درد، اور شدید بخار ہو تو دواء مسہل ہرگز ہرگز نہ دیں۔ فصد کے ذریعہ استفراغ کریں۔ درد زیریں حصوں میں ہو تو منقی ادویہ دیں۔ اسہال کے مقابلہ میں فصد کے اندر کم خطرہ ہو تو زیادہ احتیاط اور اعتماد کی بات یہ ہے کہ فصد کھولیں بلکہ فصد کے اندر کوئی بڑا خطرہ نہیں ہوتا۔ بالخصوص جبکہ مریض کا مزاج معلوم نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ دواء مسہل کی کتنی مقدار دی جائے۔ مسہل دینا، کسی ایسی چیز کو حرکت دینا جو خارج نہ ہوسکے اور کثرت سے استفراغ کرانا یہ ساری باتیں برے نقصانات کا باعث ہیں۔ بیمار کا مزاج معلوم ہو اور بخار زیادہ تیز نہ ہو تو مسہل دیں یا تو وہ مسہل دیں جسے بقراط نے تجویز کیا ہے یا دوسرا کوئی، سب سے عمدہ دوا ایارج ہے جس میں خربق شامل ہو اور سقمونیا شامل نہ ہو۔ دوا دینے کے ایک گھنٹہ بعد ماء الشعیر دیں کیونکہ اس سے دوا کا اثر ڈھل جاتا ہے اور کیفیت میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ مسہل کے وقت نہ دیں کیونکہ اس سے اسہال رک جائے گا۔ مسہل کے ساتھ ماء الشعیر دینے سے مسہل کا نقصان رفع ہو جاتا ہے اور اسہال تیزی سے ہوتا ہے۔ اسہال شروع ہو گیا ہو اور ماء الشعیر دیدیا جائے تو اسہال رک جائے گا۔ (جالینوس)

سینہ کے اندر اخلاط غلیظہ صفائی کے محتاج ہوتے ہیں اور اخلاط لزجہ (لیسدار) ایسی چیزوں کے محتاج ہوتے ہیں جو انھیں توڑ دیں۔ یہی وجہ ہے کہ ماء العسل بصاق (تھوک) کے ذریعہ اخلاط غلیظہ کے اخراج کے لئے بیحد موافق ہے اور سکنجبین اخلاط لزجہ کے لئے موافق ہے۔ ماء العسل کے اخلاط

130

غلیظ کو صاف کرنے میں ماء الشعیر پھر شراب شیریں کا نمبر ہے۔ شراب اس وقت پینا ضروری ہے جب پھیپھڑے اور پہلو میں ورم پختہ ہو جائے۔ ان اورام کے سخت اور متورم ہونے کے وقت نہیں پینا چاہئے۔ شراب شیریں کے پینے سے بیمار کو پیاس لگتی ہو تو یہ کم موافق ہو گی۔ الغرض گرم امراض کے اندر بزاق کے ذریعہ ضروری مادہ کو خارج کرنے کے لئے شراب شیریں موافق ہے کیونکہ یہ رطوبت اور اعتدال کے ساتھ جلا پیدا کرتی ہے۔ نیز مقوی بھی ہے۔ وہ ایسی بات میں بھی مفید ہے جس کا سینہ اور پھیپھڑے سے کچھ خارج کرنے والا محتاج ہوتا ہے۔ تھوڑا اس سے شکم بھی چلتا ہے۔ ذہن پر اس کا اثر خمری مشروب سے کم ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے فساد عقل کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ پھیپھڑے کی بیماری کے ہمراہ جسے بخار ہو اس کے لئے اس سے زیادہ موافق مشروب کی کوئی اور قسم نہیں ہے۔ ناموافقت کم ہوتی ہے، پیاس اور گرمی کم لاتی ہے البتہ جگر اور تلی مریض ہوں تو ایسی صورت میں یہ ردی ہے۔ شہد کو چھوڑ کر ہر چیز سے زیادہ یہ صفراء پیدا کرتی ہے۔ اسی لئے اس سے چھینک آتی ہے۔ لہذا جسم میں اسی کے فوائد اور نقصانات معلوم کر کے اسی کے مطابق عمل کریں۔ مراری (صفراوی) جسموں کے باب میں اس سے زیادہ ہوشیار رہیں۔ شراب شیریں گاڑھی نہ ہو تو نفث کے لئے معین ومددگار ہوتی ہے۔ اس کے بعد سفید مائی شراب کا نمبر ہے۔ البتہ شراب ایک حالت میں پانی سے زیادہ مقوی، قاطع اور ملطف ہوتی ہے۔

شراب شیریں سے پیاس لگتی ہو تو شراب ابیض، شیریں کے مقابلہ میں نفث کے لئے زیادہ معین ثابت ہو گی کیونکہ پیاس سے تھوک میں بیحد لسی پیدا ہوتی ہے۔ سیاہ قابض اور خوصی شراب کا استعمال اس بیماری میں اس وقت صحیح ہے جب سر میں ثقل نہ ہو اور یہ اندیشہ بھی نہ ہو کہ فساد عقل لاحق ہو گا۔ نفث کے اندر لسی پیدا ہو گی اور پیشاب میں دشواری لاحق ہو گی۔ ماء العسل شوصہ کے مریضوں کے لئے عمدہ ہے۔ الا یہ کہ احشاء میں ورم ہو اور مزاج شدید گرم ہوں۔ احشاء میں ورم ہو تو اسے نہ دیں محرور المزاج مریضوں کے لئے اس میں تھوڑی ملاوٹ کر دیں حتی کہ پانی کے قریب ہو جائے۔ ماء العسل بالعموم، شراب شیریں کے مقابلہ میں کم پیاس لاتا ہے۔ اس سے نفث میں اعتدال کے ساتھ معاونت ہوتی ہے۔ کھانسی میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ البتہ مریض اگر اس میں دلچسپی رکھتا ہے تو اسے پیاس لگے گی اور تھوک میں لسی پیدا ہو گی۔ (جالینوس)

اپنی رقت اور کثرت مائیت کے سبب ماء العسل، شراب ابیض کے مقابلہ میں کم پیاس لاتا ہے۔ البتہ اگر معدہ میں پڑا رہے تو پیاس لاتا ہے۔ نفث کے لئے سکنجبین کے مقابلہ میں اس سے طاقتور معاونت حاصل نہیں ہوتی۔ سکنجبین بصاق (تھوک) کے ذریعہ ضروری نفث کے لئے معین ہوتی ہے

131

اور تنفس میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ یہ وہی سکنجبین ہے جو ماء العسل اور تھوڑے سرکہ سے تیار کی جاتی ہے۔ کھٹی طاقتور ہوتی ہے اور اخلاط کا اخراج زیادہ کرتی ہے۔ اخراج کی قدرت نہ ہو تو لسی میں اضافہ کر دیتی ہے۔ کبھی بصاق کو لیسدار کر کے نقصان پہونچاتی ہے کیونکہ سرکہ اخلاط کو لطیف کر دیتا ہے مگر خشک کرتا ہے۔ پس سکنجبین کے اندر کسی قدر ترشی ہو۔ البتہ وہ اس حد تک نہیں پہونچتی کہ بیمار جو کچھ خارج کرتا ہے اسے توڑ دے۔ اگر یہ ترش نہ ہو تو بہتر ہے کیونکہ ترش ہونے کی صورت میں لطافت پیدا نہیں کرسکتی ہے البتہ تھوک کو خشک کردے گی کیونکہ سرکہ سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سکنجبین نفث کے اندر آسانی پیدا کرنے میں کوئی معتدل رول نہیں بلکہ طاقتور رول ادا کرتی ہے کیونکہ سرکہ توڑ دیتا ہے، نیز سرکہ کے ہمراہ خشک کر دینے کا اثر ہوتا ہے۔ اخلاط اگر بیحد غلیظ ہوں حتی کہ سکنجبین حامض نفث کے ذریعہ ان کو خارج کرنے سے عاجز ہو تو ایسی صورت میں زیادہ ردی ہوگی۔ کیونکہ خشکی پیدا کرے گی۔ (مؤلف)

سکنجبین ترش سے بالعموم بیماری کے اندر خرابی اور خباثت پیدا ہوتی ہے لہذا ایسی صورت میں بیمار کی تمام علامات پر غور کر کے دیکھیں گے کہ وہ نکل سکتا ہے یا نہیں کیونکہ خراب بیماریوں کے اندر سکنجبین ترش اگر خلط کو لطیف کر کے نفث کے ذریعہ خارج نہ کر سکی تو اس کے اندر اور زیادہ گاڑھاپن پیدا کر دے گی اور اگر اپنی طاقت سے وہ خلط توڑ سکی تو توڑی ہوئی خلط کو خارج کرنے کے لئے اور زیادہ طاقت کی ضرورت ہوگی ورنہ گلا گھٹ کر مریض کی موت واقع ہو جائے گی۔

جن مریضوں کی بیماری خراب اور پختہ ہونے میں دشوار ہو مناسب یہ ہے کہ انہیں سکنجبین ترش نیم گرم تھوڑی تھوڑی دی جائے۔ نیم گرم ہونے کی وجہ سے پختگی میں مدد ملے گی تھوڑی تھوڑی اس لئے کہ طاقت میں اضافہ ہو جائے گا۔ جو سکنجبین ترش نہیں ہوتی وہ منہ اور تالو کو مرطوب کر کے اعتدال کے ساتھ اخلاط کا اخراج کرتی ہے۔ بایں ہمہ اس نقصان سے مریض محفوظ بھی رہتا ہے جو مراری بیماریوں کے اندر ماء العسل سے لاحق ہوتا ہے۔ البتہ ماء العسل سے صفراء کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

(بقراط)

یہ واضح ہے کہ ماء العسل کے اندر تھوڑا سرکہ شامل کر دیا جائے تو یہ مرکب بیحد مفید ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے ماء العسل کی خوبیاں باقی رہتی ہیں۔ نیز اس سے نفث بہ آسانی ہوتا ہے، نہ حد سے زیادہ ہوتا ہے نہ ہی اس کے اندر لسی رہ جاتی ہے۔ صفراء کے اندر تحریک بھی نہیں ہوتی۔ احشاء کے لئے غیر مضر ہے، ریاح اور پیشاب خارج کر دیتا ہے۔ البتہ خراش پیدا کرتا ہے۔ ماء الشعیر کے ساتھ اسے پلانا چاہیں تو دو گھنٹہ یا اس سے زیادہ وقفہ کے بعد پلائیں کیونکہ اس مدت میں وہ ضروری

132

مقامات تک پہونچکر سرایت کرچکا ہوگا۔ ماء الشعیر کے ہمراہ اسے پلانا خراب ہے۔ اضطراب پیدا کرتا ہے۔ سکنجبین کا استعمال اسوقت ضروری ہے جب ماء العسل سے کرب اور پیاس لاحق ہوتی ہو، خارج ہونے والے مادہ میں لسی زیادہ ہو۔ ماء العسل میں تھوڑا سرکہ شامل کرکے جوش دے لیں۔ ایسی صورت میں اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

ماء العسل کے بجائے جلاب کا استعمال مناسب ہے۔ جلاب کے پیاس لگتی ہو تو اس میں کچھ سرکہ ملالیں، دوبارہ پکالیں حتی کہ مؤثر ہو جائے۔ پھر پلائیں۔ جس سکنجبین کا تذکرہ بقراط نے کیا ہے وہ ماء العسل اور سرکہ سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کے استعمال کا حکم اس نے اسوقت دیا ہے جب ماء العسل سے پیاس لگتی ہو اور زیادہ اخراج مادہ کی ضرورت ہو۔ پانی سے اخلاط کے اخراج میں مدد ملتی ہے نہ ہی اس سے پیاس کے اندر تسکین ہوتی ہے بشرطیکہ تنہا پیا جائے۔ البتہ سکنجبین اور ماء العسل کے درمیانی وقفہ میں پیا جائے تو اخراج مادہ میں معین ہوتا ہے۔ اس جہت کے سوا اور کسی چیز میں مفید نہیں ہے۔ اس سے پیاس میں اضافہ ہوتا ہے اور احشاء بڑھ جاتے ہیں کیونکہ شکم میں دیر تک رکتا ہے۔ لہذا بہت زیادہ گرمی پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیاس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر اعضاء کے اندر تیزی سے سرایت بھی نہیں کرتا کہ انھیں مرطوب کردے۔ زیادہ دیر تک رکتا ہے۔ اعضاء کے اندر ڈھیلاپن پیدا کردیتا ہے۔ سکنجبین کی طرح اس کے اندر پیاس بجھانے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا ڈھیلا پن اعضاء کے اندر باقی رہتا ہے۔ سکنجبین کا اثر برعکس ہے، یہ رطوبتوں کو لیکر سرعت سے جسم کے دور دراز حصوں تک پہونچ جاتی ہے اور مادہ کو توڑ دیتی ہے۔ حمام سے پہلو کے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ اس سے اخلاط کے اخراج میں مدد ملتی ہے۔ تنفس بہتر ہوتا ہے، پہلو، سینہ کی ہڈی اور شانوں کے اندر عارض ہونے والے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ لہذا ذات الجنب اور ذات الریہ کے مریضوں کے لئے یہ بیحد مفید ہے جو مریض بحالت صحت حمام کے عادی ہوں انھیں دوبار حمام کرائیں۔ حمام کی برداشت سب سے زیادہ ان مریضوں کے اندر ہوتی ہے جن کی بیماری زیادہ گرم نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی باب الحمام کے مطابق ساقط القوت ہوتے ہیں۔ ورم کے پختہ ہونے سے پہلے اگر بیماری بیحد گرم نہیں ہے تو گو طاقت گری ہوئی ہو مرض ہلکا ہو اور غذاؤں کا استعمال جاری ہو تو حمام سے فائدہ پہونچتا ہے کیونکہ اس سے درد میں سکون ہوتا ہے، مادہ پختہ ہوتا ہے اور اس کے اخراج میں آسانی ہوتی ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال جسمانی استفراغ کے بعد ہی ہو کیونکہ قبل استفراغ، حمام سے مواد کھنچ کر ماؤف مقامات تک آنے لگتے ہیں۔ استفراغ کے بعد اس کے استعمال سے مادہ کے پختہ ہونے میں مدد ملتی ہے۔ پختہ ہونے کے بعد اس کا استعمال تو بے خطر ہے، اخلاط کے اخراج میں بھی اس سے بیحد

133

مدد ملتی ہے۔(مؤلف)

ان بیماریوں کے اندر اخراج اخلاط کے ساتھ ہی مرض انتہا پر آجاتا ہے کیونکہ یہ وقت پختگی کا ہوتا ہے اور مادہ خارج ہونے کے بعد اعراض کے اندر اضافہ قطعاً نہیں ہوتا۔(جالینوس)

ذات الجنب میں مادہ کا اخراج بسرعت ہو تو بیماری کی مدت مختصر ہو گی۔ تاخیر سے ہو تو بیماری دراز ہو گی۔ کتاب ابیڈیمیا میں مذکورہ مریض آٹھویں دن تک کوئی شئے خارج نہ کر سکنے کی وجہ سے پلٹ گیا اور خشک کھانسی کھانستا رہا تو اس کی بیماری چونتیس دن تک باقی رہے گی حالانکہ ذات الجنب کا بحران بالعموم چودھویں دن شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے آگے تو بیسویں دن لامحالہ آئے گا۔ بیماری کے تیسرے دن سے مریض مادے کا اخراج کرنے لگا ہو تو بحران ساتویں اور نویں دن اور زیادہ سے زیادہ گیارہویں دن آکر رہتا ہے۔ تیسرے دن مادہ کا اخراج ہونا شروع ہو تو بیماری چودہ دن سے آگے نہ بڑھے گی۔

ذات الجنب ایک ورم ہے۔ مریض کوئی چیز خارج نہ کرے اور کھانسی خشک ہو تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ورم میں نضج قطعاً نہیں آیا ہے۔ یہ عدم نضج کا پہلا اسٹیج ہے۔اب اگر کوئی مادہ خارج ہوتا ہو مگر رقیق ہو تو عدم نضج کا یہ دوسرا اسٹیج ہو گا۔ یہ بھی نضج کی علامت ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ پہلے کے مقابلہ میں یہ کم درجہ رکھتا ہو۔ مریض اگر گاڑھا مادہ خارج کر رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نضج شروع ہو چکا ہے اور غلظت اپنے کمال کو پہونچ جائے تو یہ کمال نضج لی علامت ہے۔ ایسی صورت میں بیماری ساتویں دن سے آگے نہیں بڑھے گی۔ بیماری کس قدر مختصر اور کتنی دراز ہو گی اس کا انحصار لازماً نضج کی مقدار اور اس کی تاخیر پر ہے۔

ذات الجنب میں کمال نضج کی علامت یہ ہے کہ مریض سفید، مساوی اجزا کا اور متوسط القوام تھوک خارج کرے گا۔ گاڑھے پن کی جانب اس تھوک کا میلان ہو گا، بالکل ہی گاڑھا نہ ہو گا۔ یہی کیفیت بیماری کے تمام ایام میں ہو گی۔ پتلا اخراج اس بات کی علامت ہے کہ نضج ہلکا اور پوشیدہ ہے۔ خالص سرخ وزرد مادہ کا اخراج نامحمود ہے۔ خاکستری سیاہ اور زنجاری قسم کا مادہ موت کی علامت ہے۔ ماؤف پہلو کے بل مریض کا آسانی سے سونا نیز بیماری کے زیادہ ہونے اور خراب ہونے کی صورت میں مریض کا بیمار پہلو کے بل بہ آسانی آرام کرنا بیماری کے کم ہونے کی دلیل ہے۔ برعکس ازیں برعکس حالت کی علامت ہے۔(بقراط)

بیماری کے زیادہ اور خراب ہونے کی جملہ علامات یہ ہیں کہ کیفیت کے اعتبار سے بخار نہایت تیز ہو گا، تنفس میں شدت ہو گی۔ شدید چبھن کے ساتھ درد ہو گا جو ہنسلی کی ہڈیوں سے شروع ہو کر

134

پیچھے کی پسلیوں تک جائے گا۔ پیاس سخت ہو گی، التہاب ہو گا۔ شکم میں حرارت زیادہ اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوں گے۔ اضطراب اور بے چینی کے ساتھ شدت کا درد ہو گا بیمار پہلو پر لیٹنے سے درد ہو گا۔ عرصہ تک خشک کھانسی آئیگی۔ کھانسی بھی نا محمود اور بمشکل اخراج مادہ کے بعد آئیگی۔ فساد عقل اور بے خوابی پائی جائے گی۔ (مؤلف)

ذات الجنب اور نفث دونوں باہم متضاد ہیں۔ ایک ہی آدمی کو دونوں بیماریاں لاحق ہوں تو ان میں سب سے خطرناک بیماری کی جانب توجہ دینے کی ضرورت ہو گی۔ (بقراط)

متضاد اس لئے کہا ہے کہ نفث الدم میں غلظت (گاڑھاپن) اور تغریہ (پالش چڑھانا) کی اور ذات الجنب میں نضج، جلاء اور قطع مادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ذات الجنب کے مریض چودہ دنوں کے اندر اخراج مواد کے ذریعہ صاف نہیں ہو گئے تو پیپ آجائے گی۔ پیپ زدہ مریض پیپ کے پھٹنے سے لیکر چالیس دنوں کے اندر صاف نہیں ہوئے تو سل میں مبتلا ہو جائیں گے کیونکہ مذکورہ مدت سے آگے بڑھ گی تو پیپ سے پھیپھڑے کے اندر فساد پیدا ہو جائے گا۔

زیادہ اور کم ہونے کی صورت میں، پسلیوں کے اندر درد کتنا ہو رہا ہے اس کی مقدار معلوم کریں کیونکہ پسلیوں کے اندر جب بھی چبھنے والا درد زیادہ ہو گا تو سب سے پہلی بات جو معلوم کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ بیماری تب ہی لاحق ہوئی ہے جب پسلیوں کے ساتھ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر بھی لاحت ہو چکی ہے۔ ظاہر ہے بیماری خطرہ سے باہر نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ علامات کی وجہ سے طاقتور اخراج کی محتاج ہے۔ درد اٹھ کر ہنسلی کی ہڈیوں تک پہونچ رہا ہو تو فصد کی ضرورت ہو گی مگر پسلیوں کے سروں سے آگے نہیں بڑھ رہا ہو تو مسہل کی ضرورت ہو گی۔ پسلیوں کے اندر درد تھوڑا ہو یا یں چبھن نہ ہو نیز ہنسلی کی ہڈی تک پہونچے نہ ہی نیچے پسلیوں کے سروں تک آئے تو یہ ممکن ہے کہ پسلیوں کے اندر موجود تمی اعضاء کے اندر بیماری ہو، یہ بے خطر ہے۔ کسی بڑے علاج کی ضرورت نہ ہو گی۔

ذات الجنب یا ذات الرئہ کے مریض کو مرض مستحکم ہو جانے کے بعد کھانے وغیرہ کے اسباب کے بغیر دست آنے لگے تو یہ ردی ہے کیونکہ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جگر کمزور ہو چکا ہے لہذا کیلوس جذب نہیں کر رہا ہے یا معدہ بھی طول مرض کی وجہ سے کمزور ہو چکا ہے بیماری کے شروع میں دست کا آنا مفید ہے۔ بالخصوص جبکہ مرض کے بعد آئے۔ پیپ زدہ مریضوں کو داغنے کے بعد اچانک پیپ کا اخراج زیادہ ہو جائے تو ہلاک ہو جائیں گے۔

135

پیپ زدہ مریض وہی ہوتے ہیں جن کے سینوں کی فضا میں پیپ اکٹھا ہو چکی ہو۔ ان میں وہ مریض داغنے کے ضرورت مند ہوتے ہیں جن میں پیپ زیادہ ہو حتی کہ منہ سے اخراج مایوس کن ہو۔ ایسے مریضوں کو نہایت سخت قسم کا ضیق تنفس لاحق ہوتا ہے۔ ضیق تنفس کی وجہ سے مجبوراً انھیں داغا جاتا ہے۔ کھٹی ڈکار والے مریضوں کو ذات الجنب کم ہوتا ہے کیونکہ کھٹی ڈکار انہیں کو آتی ہے جن کے مزاج بلغمی ہوتے ہیں۔ ذات الجنب نام ہے پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے ورم کا۔ یہ جھلی اپنی کثافت کے باعث بلغمی خلط کو کم ہی ہلاک کر پاتی ہے۔ (بقراط)

مذکورہ بیان سے یہ ظاہر ہوا کہ صفراوی حضرات اس بیماری کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ (مؤلف)

ذات الجنب سے ذات الریہ ہو جائے تو ردی ہے کیونکہ ایسا تب ہی ہوگا جب ذات الجنب کی خلط اتنی زیادہ ہو کہ سینہ اور پھیپھڑے کی درمیانی فضا حد سے زیادہ پر ہو جائے۔ چنانچہ لازمی طور پر یہ خلط پھیپھڑے کے اندر داخل ہو گی۔ اس طرح ذات الجنب سے ذات الریہ تو پیدا ہو سکتا ہے مگر ذات الریہ سے ذات الجنب پیدا نہ ہوگا کیونکہ ذات الریہ سخت ہے تو مریض کا گلا قبل اس کے کہ بیماری کا اثر سینہ میں پہونچے گھٹ جائے گا۔ اسی طرح اگر ذات الریہ کی خلط تھوڑی ہے اور کمزور ہے تو مریض تھوڑی کھانسی کے ذریعہ اسے خارج کر دے گا۔

پیپ زدہ مریضوں کو داغنے کے بعد پیپ صاف سفید خارج ہو تو یہ سلامتی اور بدبودار سیاہ خارج ہو تو ہلاکت کی علامت ہے۔ (بقراط)

یہ بات ہر پھوڑے کے باب میں لازم ہے، صرف سینہ ہی کی حد تک نہیں بلکہ تمام اعضاء کے سلسلہ میں یہ عام قانون ہے۔ یہاں پیپ زدہ لوگوں کا اضافہ کیا گیا ہے جن کے سینوں کی فضا میں پیپ اکٹھا رہتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے باب میں کی کا استعمال قدیم اطباء کا معمول رہا ہے۔ (جالینوس)

## ذات الجنب اور ذات الریہ کی بیماریوں میں ردی ہونے کی علامات حسب ذیل ہیں:

۱۔ سیاہ تھوک ۲۔ نہایت سرخ تھوک ۳۔ جھاگ دار تھوک ۴۔ بدبودار تھوک ۵۔ شدید درد یا سوء تنفس کے ساتھ مشکل کے ساتھ تھوک کا اخراج۔ (جالینوس)

ذات الجنب اور ذات الریہ اور اسی جیسی بیماری میں امتلائی علامت ظاہر ہوتی رہی ہو تو موسم بہار میں فصد یا دواء کے ذریعہ استفراغ کریں۔ خواہ جسم کے اندر امتلائی کیفیت بظاہر موجود نہ ہو۔

136

شوصہ کے مریض میں فصد متورم پہلو کے محاذ میں کھولی جائے تو اس کا فائدہ بہت ہو گا مگر مقام مرض کے مقابل ہاتھ میں فصد کرنا پوشیدہ فائدہ رکھتا ہے، یہ فائدہ ایک زمانہ کے بعد ظاہر ہو گا۔ (جالینوس)

ذات الجنب کا مریض پیپ تھوکتا ہو اور چودہ دنوں کے اندر شفایاب نہیں ہوتا تو اس کے پھیپھڑے کے اندر پیپ جمع ہو جائے گی اور سل کا شکار ہو کر فوت ہو جائے گا۔ (جالینوس)

بات یوں نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ ذات الجنب کا مریض اخراج کے ذریعہ صاف نہ کیا جائے تو پیپ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پیپ ہونے کی صورت میں یا چالیس دن تک تنقیہ نہ کرنے کی شکل میں پھیپھڑا زخمی ہو جائیگا۔ (مؤلف)

جس مریض کے حجاب حاجز میں غلیظ ورم ہو اور اس کا اخراج بلا کسی سبب کے غائب ہو تو وہ ورم پھیپھڑے کی جانب منتقل ہو جاتا ہے اور مریض سات دن سے پہلے مر جاتا ہے۔ ذات الجنب اور ذات الریہ کے مریض کا شکم چلنے لگے تو یہ ردی ہے کیونکہ یہ قوت طبیعی کی موت کی علامت ہے۔

شفاخانہ میں ایک ایسے بچے کو تشنج ہو گیا جسے ذات الجنب تھا۔ ذات الجنب پختہ ہو چکا تھا۔ پیپ کا اخراج بہ آسانی ہو رہا تھا مگر وہ مر گیا۔ اخراج چونکہ بہ آسانی ہو رہا تھا اس لئے ہمیں اس کے بچ جانے کی امید تھی۔

ذات الجنب اور ذات الریہ کزاز کا ہو جانا مہلک ہے۔ (جالینوس)

## ذات الجنب کی علامات حسب ذیل ہیں:

تیز بخار، پسلیوں کے اندر چبھن جو ہنسلی کی ہڈی اور پسلیوں کے سروں تک پہونچتی ہے، تنگی تنفس، شروع میں خشک کھانسی پھر جھاگ دار شئے کا اخراج جو پیپ کی جانب مائل ہوتی ہے۔ بیمار پہلو پر سو نہ سکنا، بے خوابی، زبان میں خشکی اور کھردراپن، درد بڑھ جانے کی صورت میں ہاتھ پیر ٹھنڈے، رخسار کی ہڈیاں اور آنکھیں سرخ، رہ رہ کر پسینہ آتا ہے، پیٹ چلنے لگتا ہے، کسی پہلو مریض لیٹ نہیں سکتا، بیماری بڑھ جانے کی صورت میں تنفس تیز، اور پسلیوں کے سرے پھیل جاتے ہیں، نبض مختلف ہوتی ہے۔ خارج ہونے والی شئے سیاہ یا گلابی رنگ کے مشابہ یا بدبودار ہوتی ہے۔ تنفس سخت ہو جاتا ہے۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ بائیں پہلو میں ورم ہو گا تو قلب سے قربت کی وجہ سے تنفس نہایت سخت ہو گا بعض کا یہ قول ہے کہ داہنے پہلو میں بیماری ہونے پر تنفس زیادہ دشوار ہو گا۔ کیفیت پیپ کے مجتمع ہو جانے کی جانب منتقل ہو جاتی ہے تو مذکورہ اعراض ساکن ہو جاتے ہیں۔ مریض ہمیشہ گدی کے بل سوتا ہے، ہاتھ پیر گرم ہو جاتے ہیں اور رخسار کی ہڈیاں سرخ ہو جاتی ہیں۔ (جالینوس)

137

## تجربوں کی روشنی میں:

تیز بخار، تنگی تنفس، ذات الجنب اور ذات الریہ میں رنگین مادہ کا نکلنا عام ہے۔ چبھن کا درد بھی پسلیوں کے اندر ہونے لگے اور نبض کے اندر صلابت پیدا ہو جائے تو یہ ذات الجنب ہوگا۔ اسی کے ساتھ نبض کے اندر نرمی یا عدم صلابت پائی جائے، انتصابی تنفس ہو، مریض کو ایسی تنگی محسوس ہونے لگے جیسے اس کا گلا گھٹ جائے گا تو یقین کر لیں کہ یہ ذات الریہ کی بیماری ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں ورم صفراوی ہو تو گرم قسم کے آتشی ابخراب اٹھیں گے۔ اس کی وجہ سے فساد عقل ہو جاتا ہے۔ ورم بلغمی ہوگا تو بخار زیادہ نرم، اور ساکن ہوگا۔ بخارات مرطوب اور روشن اٹھیں گے، نیند اور بے خوابی دونوں ہوں گی۔ (جالینوس)

کوئی ایسا مریض جس کی نبض بیحد صلب رہی ہو حتی کہ صلابت کے سبب ذات الجنب کے مریضوں کی نبض سے بھی زیادہ صغیر ہو گئی ہو اسے موت سے نجات پاتے نہیں دیکھا۔ (جالینوس)

فساد عقل، پسلیوں کو استر کرنے والی جھلی کے ورم کے مقابلہ میں ورم حجاب سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ جو عصب اس سے متصل ہوتا ہے وہ دماغ سے زیادہ قریبی تعلق رکھتا ہے۔ (جالینوس)

پہلو میں گہرا درد ہو تو زیادہ تر پچنہ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ البتہ درد کے بعد ورم نہ ہو گیا ہو اور اچھی طرح پورے جسم کا استفراغ کر لیا گیا ہو۔ اس عمل کے بعد پچنہ لگانے کی افادیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس سے مرض پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی سے دور ہو جاتا ہے اور کھنچ کر جلد کی جانب آجاتا ہے اور اس طرح باہر نکل جاتا ہے۔ اس گوشہ میں پہونچنے کے بعد اسے تحلیل کر دینا ممکن ہوتا ہے پھر بھی باقی رہے اور تحلیل نہ ہو سکے تو بھی ان مقامات کے نرم ہونے کی وجہ سے درد کم ہوگا۔ علاوہ ازیں یہاں اعصاب بھی کم ہوتے ہیں جبکہ پسلیوں کے درمیان اعصاب زیادہ ہوتے ہیں۔ نیز اس لئے بھی کہ مرض ہڈی سے دور ہو جاتا ہے کیونکہ ہڈیاں ورم سے مزاحمت کرتی ہیں چنانچہ اس سے درد اٹھنے لگتا ہے ویسے ہی جیسے داخس (Whitlow) ہیں گوشت سے ناخن کی مزاحمت ہوتی ہے اور درد تیز ہونے لگتا ہے۔ (جالینوس)

یہ مجتمع کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اس سے داخلی طور پر اجتماع سے محفوظ رہا جا سکتا ہے اور ورم پھٹ کر سینہ کی فضا میں پیپ داخل نہیں کر سکتا۔ (مؤلف)

پچنے سے اور اس بات سے زیادہ مفید کوئی اور چیز نہیں ہے کہ بہ کثرت تنقیہ کرنے کے بعد مقام درد کو ظاہر میں نرم کر لیا جائے تاکہ خلط کو بیرون کی جانب جذب کیا جا سکے اسے انجام دینا کوئی

138

معمولی بات نہیں ہے۔ اسی طرح میرا یہ خیال بھی ہے کہ جو پھوڑے تجویفوں پر ہوتے ہیں انھیں باہر کی جانب ممکن حد تک پھیلایا جائے۔

ذات الجنب میں سب سے کمزور حالت وہ ہوتی ہے جس میں اخراج مادہ نہیں ہوتا۔ (جالینوس) ایسا قلت غذا کے باعث ہوتا ہے نہ کہ امتناعی طور پر۔ اسے اسطرح سمجھا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی درد نہ ہو اور نہ ہی مرض کے اعراض کی کوئی مقدار موجود ہو۔ مرض کے اعراض زیادہ ہوں، تنفس نہ ہو تو یہ عدم نضج کی وجہ سے ہوتا ہے نہ کہ بیماری کے ضعف اور قلت کی وجہ سے۔

(مؤلف)

"بزاق" جو گول شکل اختیار کر لیتا ہے فساد ذھن کا پتہ دیتا ہے۔ گول شکل اس لئے اختیار کر لیتا ہے کہ اخلاط کے اندر گاڑھاپن اور لسی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر قصبۃ الرئہ میں اس کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ سبب فاعلی اس کا یہ ہے کہ مذکورہ مقامات پر حرارت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ جب یہ پیدا ہوتا ہے اور عرصہ تک موجود رہتا ہے تو سل کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ خلطی علامات کے ہمراہ ہوتا ہے تو فساد ذھن کا پتہ دیتا ہے۔ تنہا ہوتا ہے تو اسپر اعتماد نہ کریں۔ نیچے کی رگوں میں پیپ پڑ جائے تو ذات الجنب اور ذات الرئہ سے آدمی محفوظ رھتا ہے۔ (جالینوس)

حجاب کے اندر ورم ہو، بایں ہمہ سخت عسر تنفس اور کرب ہو پھر فساد عقل بھی لاحق ہو جائے تو مریض چوتھے دن انتقال کر جائے گا۔ بیماری کے اندر مریض کا ہونٹ اور ناک کا کنارہ سبز ہو جائے اور پیشاب بیماری کے شروع میں سخت سرخ ہو تو ناک کے سبز ہوتے ہی مریض مر جائے گا۔ موت چھٹے یا ساتویں دن واقع ہو گی۔ ذات الجنب کے ساتھ سخت غشی ہو اور مسلسل اس کا حملہ ہو تو یہ کیفیت مہلک ہے۔ (یہودی)

ذات الجنب سے بوڑھے بالعموم مر جاتے ہیں کیونکہ ضعف قوت کے باعث اخراج کے ذریعہ وہ خلط کا تنقیہ کرنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ ذات الجنب خالص میں ورم ان عضلات کے اندر ہوتا ہے جو داخلی طور پر پسلیوں سے چپکے ہوتے ہیں، سب سے زیادہ درد ان مریضوں کو ہوتا ہے جنہیں یہ بیماری صفراء کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ سخت بیماری وہ ہوتی ہے جو نضج میں تاخیر کرتی ہے۔

## ذات الجنب میں پیش آنے والے نامانوس خراب اعراض حسب ذیل ہیں:

غشی، زبان کی خشکی، بے خوابی، فساد عقل، اختلاج قلب۔

ایسی حالت میں مناسب طریقہ سے ان اعراض کا مقابلہ کریں۔ یہ ضروری ہے۔ (اھرن)

139

ذات الجنب کے ہمراہ مسلسل بخار، ہنسلی کی ہڈی اور پسلیوں کے سروں تک درد، کھانسی، دشواری تنفس، اور پسلیوں کے نیچے سخت چبھنے والا درد ہوتا ہے۔ یہ تمام اعراض ورم کبد حار میں بھی ہوتے ہیں۔ البتہ ذات الجنب میں درد چبھنے والا اور نبض صلب ہوتی ہے۔ جگر کی بیماری میں جو کھانسی ہوتی ہے اسی میں اخراج مادہ کبھی نہیں ہوتا۔ شوصہ کی حالت میں شروع میں ایسا ہوتا ہے ورم کبد میں چہرہ نہایت زرد اور خراب ہوتا ہے۔ ورم اگر پسلیوں پر چپکنے والے عضلات کے اندر باہر سے ہوتا ہے تو ذات الجنب غیر صحیح ہوتا ہے۔ اس حالت میں کھانسی، ہچکی، اور صلب نبض نہیں ہوتی۔ دبانے پر درد ہوتا ہے۔ تحلیل نہیں ہوتا تو اس کا سر باہر نکل آتا ہے۔ اس وقت آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کیفیت ذات الجنب خالص میں کبھی نہیں ہوتی۔ ذات الجنب کا پھوڑا اندر کو پھوٹتا ہے۔

درد ہنسلی کی ہڈی تک پہونچتا ہو تو فصد کر دینا اولی ہے مگر پسلیوں کے سروں کے نیچے تک جا رہا ہو تو مسہل دینا چاہیئے۔ ناتجربہ کار اطباء ایسے تمام مریضوں کو خراب کر دیتے ہیں کیونکہ اسہال سے جو اضطراب اور بے چینی پیدا ہوتی ہے اس سے وہ ڈر جاتے ہیں۔ ضعف قوت کے سبب فصد اور اسہال نہ ہو سکے تو ایسے مسہل حقنے استعمال کریں جن کے اندر حدت ہو، پھر ماء العسل اور ماء الشعیر دیں حتی کہ بیماری میں انحطاط آجائے۔ انحطاط پر مذکورہ اشیاء میں کراث اور فوذنج شامل کر کے پکالیں۔ تخم انجرہ ہمراہ شہد چٹائیں، پہلو میں شدید درد ہو تو روغن، نخالہ، گرم دھجیوں اور گرم پانی کی تکمید کریں۔ شیریں نیم گرم روغن نمکین پانی اور دریا کے پانی میں اون ڈبو کر رکھیں۔ اس اون پر کبریت چھڑک لیں یا وہ ضماد استعمال کریں جو پانی کے ہمراہ بزور سے تیار کیا جاتا ہے۔ پانی کے اندر بابونہ، خطمی اور تمام مرخی اور محلل ادویہ شامل کر لی گئی ہوں۔ مریضوں کو چودھویں دن تک صرف ماء الشعیر یا ماء العسل دیں اس کے بعد بادام، حب القریص اور شہد سے تیار کردہ یا اسی جیسے منفث وملین لعوق چٹائیں۔ رات میں منھ کے اندر وہ گولیاں رکھیں جو کھانسی کے لئے تیار کی جاتی ہیں۔ چربیوں، لعابوں اور تخموں جیسے نرم منضجات کا ضماد مقام ماؤف پر رکھیں۔ بے خوابی ہو تو لعوق خشخاش استعمال کریں۔ چودھویں دن پچھنہ لگادیں۔ تدابیر میں لطافت پیدا کریں حتی کہ مرض میں انحطاط واضح طور پر آجائے۔ اس کے بعد مریض کو حمام کرائیں۔ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کرائیں۔ تدابیر میں تھوڑی غلظت پیدا کریں۔ (یعنی کھانے پینے کی اشیاء میں ذرا موٹی غذائیں دیں) پھوڑا بڑھ کر پیپ پیدا کرے تو اس کا علاج وہی مذکورہ بالا ہے۔ پہلو میں ریاحی درد بخار کے بغیر ہو تو محلل ریاح ادویہ استعمال کریں۔ (بولس)

فصد کر کے جسم کو صاف کرلیں اور پھر مقام درد پر پچھنہ لگادیں تو فوری شفا کا حیرتناک منظر دیکھیں گے۔ کسی اور علاج کی ضرورت محسوس نہ کریں گے۔ درد بالکلیہ جاتا رہے گا۔ تجربہ سے یہ

140

علاج مفید پاکر آرمینیا کے غیر طبیب حضرات تک نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ مرخی ضمادوں اور تکمید کا بھی یہی اثر ہے۔ تکمید سے درد میں اضافہ ہو تو اسے استعمال نہ کریں کیونکہ جسم میں امتلائی کیفیت ہو گی۔ غذا میں ماء العسل پر اکتفا کریں۔ اس سے زیادہ مفید اور کوئی شئے نہیں ہے۔ بخار التہابی قسم کا ہو تو ماء الشعیر دیں۔ بے خوابی زیادہ ہو تو تھوڑا خشخاش دیں ورنہ نہ دیں کیونکہ اس سے اخلاط میں دشواری پیدا ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے ماء الشعیر عمدہ پکا ہوا ہونا چاہئے۔ نفخ پیدا کرنے والی چیزیں بیحد مضر ہیں۔ عصارۂ بادام اور روٹی کے چھلکے ضعف کی حالت میں دیں۔ انار سے پرہیز کریں کیونکہ سینہ کے لئے خراب ہوتا ہے۔ نیز تمام سرد چیزوں اور ٹھنڈے پانی سے پرہیز کریں۔ مذکورہ حالت کے ساتھ دست آرہے ہوں تو فصد نہ کریں، شکم کا علاج کریں حتی کہ دستوں کا آنا بند ہو جائے۔ ذات الجنب خالص میں جس کے ساتھ بخار ہو فصد اور نرمی سے اسہال کے ذریعہ تکمید لازم ہے۔ غیر خالص میں مقامات ماؤف پر زفت کے ذریعہ ضماد رکھ کر مالش کریں، پچھنے لگائیں تاکہ پھوڑے کو بیرونی جانب کھینچ لیں، بیخ کرنب جلا کر چربی میں گوندلیں اور ضماد کریں۔ (اسکندر)

پیپ کے اخراج میں دشواری ہو تو تکمید اور نطول زیادہ کریں۔ (شمعون)

ذات الجنب میں درد بیحد کم ہو اور مریض خون جیسی چیز خارج کر رہا ہو تو یہ جائز ہے کہ فصد نہ کھولیں کیونکہ یہ دیگر دوسرے علاجوں کے ساتھ چلتی ہے۔ (جالینوس)

## ذات الجنب اور کھانسی کے لئے مفید ضماد کا نسخہ۔

پیہ بط، پیہ مرغ، گائے کا گھی، بکری کا گھی، زوفائے تر، نیز تخم کتان، حلبہ، ناخونہ، خطمی، کلی نورستہ اذخر، بابونہ، آرد جو ریشمی کپڑے سے چھانا ہوا، پانی اور روغن شیرج یا روغن نرگس میں اگر بلغمی ہو پکا کر ایک دہجی پر طلاء کریں اور پہلو پر رکھیں۔ خارج ہونے والا مادہ صاف سفید ہو اور اس میں خون شامل ہو تو درد کا سبب خون ہوتا ہے۔ (تیاذوق)

بقراط کا قول ہے کہ حجاب میں درد ہو اور مریض ہنسلی کی ہڈی میں کسی طرح کا اثر محسوس نہ کرے تو خربق سیاہ اور ہلقہ بریہ کے ذریعہ شکم کو نرم کریں۔ (جالینوس)

یہ دوا ایک زہر ہے (۱)۔ (مؤلف)

---

(۱) لفظ یتوع استعمال ہوا ہے۔ یتوع ہر اس بہنے والے دودھ کو کہتے ہیں جو جسم کو زخمی کر دیتا ہو۔ مثلاً سقمونیا شبرم لاعیہ۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔

141

## ذات الجنب اور درد جگر میں فرق:

پسلیوں کے اندر درد اور کھانسی ہو تو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ ذات الجنب ہو۔ البتہ اس کے ساتھ رنگین مادہ بھی خارج ہو تو ذات الجنب ہو گا۔ اخراج مادہ نہ ہو تو ممکن ہے کہ ذات الجنب میں نضج نہ ہوا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ورم جگر ہو کیونکہ جگر کی ڈوریوں میں جب تناؤ پیدا ہوتا ہے تو حجاب، پسلیوں اور ان کی جھلی سب کے اندر درد ہونے لگتا ہے۔ مگر ذات الجنب میں نبض صلب ہوتی ہے جو ورم کبد کی نبض جیسی نہیں ہوتی۔ ذات الجنب میں ورم جگر کی طرح شکم سے نہیں ابھرتی۔ شکم سے کوئی چیز بہہ رہی ہو تو اس کے بعد غالباً ورم کبد نہ ہو گا۔ حراق کو ٹٹولیں، اگر یہ بات ہو تو ورم جگر ہو گا۔ اگر نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ ورم حدبہ میں ہو جسے پیچھے کی پسلیاں ڈھانکتی ہیں، کچھ مریضوں کا تنفس بیحد بڑا ہوتا ہے دیکھیں کہ پسلیوں کے گوشہ اور ہنسلی میں کوئی بوجھل لٹکی ہوئی چیز تو مریض محسوس نہیں کر رہا ہے کیونکہ ورم کبد، حجاب پر کبد کے دباؤ پڑنے سے پیدا شدہ تنگیٔ تنفس کے باعث بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ ڈوریوں کے درد اور دغدغہ سے کھانسی کی تحریک ہوتی ہے چنانچہ شروع میں یہ حالت ذات الجنب سے مشابہ ہو جاتی ہے۔ عرصہ گذرنے کے بعد انکشاف ہوتا ہے کیونکہ ورم کبد میں زبان سیاہ یا سرخ ہوتی ہے اور ذات الجنب میں مادہ کا اخراج ہوتا ہے۔ (ابن سرابیون)

جلد کے رنگ، غذائی تدبیر اور درد کی نوعیت سے فرق قائم کرنا ممکن ہے۔ ورم جگر میں رنگ خراب ہوتا ہے، غذائی تدبیر مولد سوداء رہی ہو گی، درد حد سے زیادہ اور بوجھل قسم کا ہو گا۔ ذات الجنب میں رنگ سرخ ہو گا کیونکہ یہ بیماری ان لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے جو شراب پیتے ہیں اور جن میں خون زیادہ ہوتا ہے درد سخت چبھن کے ساتھ ہو گا۔ سانس لیتے وقت درد زیادہ سخت ہو جائے گا۔ (مؤلف)

## ذات الجنب کے بارے میں:

ذات الجنب صحیح اور غیر صحیح ہوتا ہے۔ صحیح وہ ہوتا ہے جس میں ورم داخلی طور پر پسلیوں سے چپکنے والی جھلی میں ہوتا ہے غیر صحیح وہ ہوتا ہے جس میں ورم پسلیوں کے مابین عضلات کے اندر ہوتا ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ذات الجنب صحیح میں درد تیز چبھنے والا ہوتا ہے کیونکہ ورم جھلی کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الجنب غیر صحیح میں درد چبھنے والا اور تیز نہیں ہوتا بلکہ تڑپ ہوتی ہے کیونکہ یہ ورم جھلی کے اندر نہیں گوشت کے اندر ہوتا ہے، نیز ذات الجنب صحیح میں درد بوجھل قسم کا ہوتا ہے، غیر صحیح میں تڑپ پسلیوں کی کسی ایک جگہ پر مستقل ہوتا ہے۔ صحیح میں نبض بیحد صلب اور مشاری

142

ہوتی ہے۔ غیر صحیح میں صلابت نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں کھانسی کے ساتھ مادہ بھی خارج ہو رہا ہو تو یہ ذات الجنب صحیح ہے۔ مادہ خارج نہ ہو تو یہ غیر صحیح ہوگا۔ انگلیوں سے مقام ماؤف چھونے پر درد ہو تو ذات الجنب غیر صحیح ہے، ورنہ ہو تو صحیح ہے۔ مادہ کی پہچان رنگ سے ہوگی۔ اس کی لمبائی اور چھوٹائی کی پہچان اخراج مادہ کی تیزی، سستی، پتلے پن اور گاڑھے پن سے ہوگی۔ اسی طرح ذات الجنب کے اعراض یعنی بخار، چبھن کا درد اور تنگی تنفس ذات الجنب صحیح میں زیادہ سخت ہوگی۔ بالخصوص جبکہ مریض کا تنقیہ نہ ہوگا تو اسے سل کی بیماری ہو جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ بیماری ابتدائی مرحلہ میں ہو تو مخالف میں فصد کھول دی جائے۔ مادہ کا استفراغ ہو جانے کے بعد خود ماؤف پہلو کی جانب کھولیں۔ درد جگر اور ہنسلی کے گوشوں میں پہونچ رہا ہو تو فصد اور نیچے اُتر رہا ہو تو مسہل استعمال کریں۔ اس کے بعد عناب، سپستاں، انجیر، خشخاش، کیترا، بنفشہ مُربی اور روغن بادام کا جوشاندہ صبح کو پلائیں۔ مریض بہتر حالت میں آجائے تو ماء الشعیر دیں۔ اس طرح کھانسی کے اندر تسکین بھی ہوگی اور مادہ بہ آسانی خارج بھی ہوگا اور حرارت کے اندر سکون بھی ہوگا۔ چوتھے، پانچویں یا اس کے لگ بھگ دنوں کے بعد جوشاندہ کے اندر اصل اسوس، اور پرسیاؤشاں ڈال دیں تلیین طبع کی ضرورت محسوس ہو تو بنفشہ جوش دیگر اس میں خیار شبنر اور فانیذ املائیں اور مریض کو دیں۔ زیادہ مشکل ہو تو نرم حقنہ دیں بالخصوص جبکہ درد نیچے کی جانب پھیل رہا ہو۔ سینہ شمع مصفی، روغن بنفشہ اور کتیرا کی قیروطی ملیں۔ آخر میں جب نضج مکمل ہو جائے، حرارت اوپر آجائے تو ماء العسل پلائیں۔ سینہ پر بابونہ، بیخ خطمی، بنفشہ، آرد جو، روغن حل کا ضماد رکھیں۔ غذا میں بیماری کی ابتدا سے لیکر آخر تک نیم گرم مرطوب اشیاء دیں تاکہ نضج اور اخراج مادہ میں مدد ملے۔ سخت بخار نہ ہو تو شہد شامل کرلیں۔ شدید بخار کی صورت میں فانیذ، روغن بادام شیریں، باب السعال میں مذکورہ سبزیوں کے ساتھ آپ نخالہ (سبوس گندم کا پانی) شامل کریں۔ شراب ریحانی اور اس جیسی دوسری شراب استعمال نہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ پانی کے ساتھ ماء العسل دیں۔ حرارت اور حدت ہو تو جلاب اور شربت بنفشہ استعمال کریں۔ سخت درد اور بے خوابی ہو تو شربت خشخاش دیں۔

اخراج، مادہ شروع ہو گیا ہو تو شربت خشخاش استعمال نہ کریں کیونکہ یہ مانع ہے پھر اس سلسلہ میں بیحد ردی ہے۔ جگر قلیل الحس ہوتا ہے۔ تنگی تنفس اور بخار کے ساتھ پسلیوں کے اندر دردناک حد تک سخت چبھن بھی ہو تو یہ درد ذات الجنب کا ہوگا کیونکہ ورم کبد میں درد محض سخت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

پسلیوں کے مابین عضلات کے اندر ورم حار ہو تو مریض کو دردناک ٹیس محسوس ہوگی کیونکہ

143

یہاں نبض کی حرکت محسوس ہوتی ہے اگر یہ ٹیس اور تڑپ زیادہ تیز ہوگی تو پیپ پڑے بغیر نہیں رہ سکتی لیکن ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہوگا تو تڑپ محسوس نہ ہوگی کیونکہ یہاں شریانیں کشادہ ہوتی ہیں، اور دبتی نہیں ہیں۔ (جالینوس)

ذات الجنب کاذب کی مخصوص علامت اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ کھانسی نہیں ہوگی۔ تاہم چونکہ ایسی صورت میں ذات الجنب صحیح بھی ہو سکتا ہے، جو پختہ نہیں ہوتا اس لئے کھانسی نہیں ہوتی۔ اس لئے بقیہ تمام علامات کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے یعنی پسلیوں پر دبا کر اور دیگر مذکورہ علامات کے ذریعہ پہچان کرلیں۔ دوسرے یہ کہ ذات الجنب کا مرض شدتِ اعراض میں مساوی نہیں ہوتا۔ کہیں بیحد سخت بخار ہوتا ہے کہیں شدت کی چبھن ہوتی ہے بخار کم ہوتا ہے کسی میں کھانسی سخت ہوتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ شدت اعراض کو دیکھ کر مرض کے مقابلہ کے لئے دلیل فراہم کریں۔ کچھ حالتوں میں طاقت گری ہوئی ہوتی ہے لہذا دن میں کئی بار تھوڑی تھوڑی غذا دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح پر کہ اخراج مادہ میں دشواری پیدا نہ ہو سکے۔ (جالینوس)

مادہ خارج ہو رہا ہو تو ذات الجنب کا بھروسہ طاقت پر ہوتا ہے۔ طاقت کمزور ہوگی تو مریض کچھ بھی خارج نہ کر سکے گا اور مادہ پختہ ہوگا تو اسکی وجہ سے اس کا گلا گھٹ جائے گا۔

اس کی مثال ہم نے اپنے بھائی حامد بن عباس عامل میں دیکھی ہے۔ وہ پختہ مواد خارج کر رہے تھے۔ یہ شخص اصل میں کمزور اور خراب مزاج کا تھا۔ اطباء کو ایک زمانہ کے بعد ہی معلوم ہو سکا کہ اسے ذات الجنب ہے۔ کیونکہ وہ درد معدہ اور درد جگر کا شکار تھا۔ ذات الجنب کا علم ہوتے ہی انہوں نے دستور کے مطابق انجانے میں فصد کھول دی، چنانچہ وہ فوت ہو گیا۔ میں نے فصد نہ کھولنے کا مشورہ دیا تھا کیونکہ مجھے نبض بیحد کمزور نظر آئی تھی۔ اسے فصد کی ضرورت شروع میں تھی۔ ورم پختہ اور اخراج مادہ کے وقت غذا پہونچانی ضروری تھی تاکہ طاقت میں اضافہ ہوتا۔ فصد کی ضرورت نہ تھی کیونکہ مریض کی سلامتی اس وقت اسی بات میں تھی کہ کثرت سے مادہ کا اخراج ہو جو سخت طاقت کے بغیر ممکن نہ تھا۔ (مؤلف)

ذات الجنب میں سکنجبین بالکل آخر میں دینی چاہئے کیونکہ اس وقت کھانسی کے اندر تحریک خلط کو توڑنا اور اخراج مادہ مقصود ہوا کرتا ہے۔ شروع میں جہاں تسکین کی ضرورت ہوتی ہے سکنجبین نہیں دینی چاہئے کیونکہ یہ کھانسی کو تحریک دیتی ہے۔ (جالینوس)

# ساتواں باب

## ذات الجنب کے مریض کی فصد کھولنے کا مناسب وقت

کیش نام کے آدمی کی فصد آٹھویں دن کھولی گئی اور بہ کثرت خون حسب ضرورت خارج کردیا گیا چنانچہ درد میں کمی ہو گئی۔ خشک کھانسی آنے لگی کھانسی کی ابتدا استرھویں دن ہوئی۔(جالینوس)

فصد کا وقت اس بیماری میں اس وقت تک ہے جب تک تنگی تنفس اور چبھن کا اندیشہ ہو نہ ہی مادہ خارج ہونا شروع ہوا ہو۔(مؤلف)

حسین وضاح کو ذات الجنب کی شکایت ہو گئی۔ ساتھ میں بیش حرارت بخار، صفراء، خشکی، زبان خشک، تکلیف دہ کھانسی، اور تنگیٔ تنفس لاحق تھی۔ بخار بیحد تیز تھا۔ اعراض سب کے سب ہولناک تھے۔ البتہ عقل اور خارج ہونے والا مادہ بہتر تھا کیونکہ مادہ عمدہ اور پختہ تھا۔ اس کے اندر سرخی تھی۔ میں نے اس کی فصد کھول دی اور ماء الشعیر، لعاب اسپغول اور آب خیار کا استعمال لازم قرار دیا چنانچہ اس بیماری سے چودھویں دن مکمل طور پر باہر آگیا۔ لوگوں کو حیرت ہوئی۔ وجہ یہ تھی کہ مریض اچانک بیماری کی گرفت سے آزاد ہو گیا تھا۔ ساتویں دن اسے یرقان ہو گیا تھا۔(مؤلف)

ذات الجنب کوئی علاج قبول نہ کرے، نہ اخراج مادہ سے تحلیل ہو اور پیپ کا رجحان رکھتا ہو تو میرے مشاہدہ کے مطابق چوبیس دن کے اندر پیپ پڑ جائے گی۔ علامت یہ ہے کہ شدت بخار اور چبھن ہو گی۔ مادہ کا اخراج نہ ہو گا۔ ان باتوں کے ساتھ مریض بیحد طاقتور ہو تو وہ مریگا نہیں بلکہ پیپ جمع کرے گا۔ تکلیف دہ پیپ کی علامت یہ ہے کہ شدت کا بخار اور چبھن ہو گی حتی کہ پیپ مکمل طور پر جمع ہو جائے گی تو بخار اور چبھن میں سکون ہو جائے گا۔ اس وقت بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ پھٹ کر خارج ہو۔ علامت یہ ہے کہ اس حالت میں کپکپی، تنگیٔ تنفس، اور نبض کے اندر تنگی ہو گی۔ کبھی متلی ہوتی ہے بشرطیکہ پھوڑا بڑا ہو۔ پھوڑا پھٹ کر سینہ کی فضا میں پیپ داخل کرے گا تو اس وقت پیپ کا

145

اخراج منہ کے ذریعہ ہوگا۔ پیپ زیادہ ہو اور طاقت کم تو مریض مادہ خارج نہ کر سکے گا بلکہ گلا گھٹ کر مر جائے گا۔ علامت یہ ہے کہ مریض پھوڑا پھٹنے کی علامت کے بعد کچھ بھی منہ سے خارج نہ کرے گا، تنفس سخت سے سخت ہوگا۔ مواد کا اخراج ہوگا تو متواتر ہوگا، مریض مواد کی قئے بھی کرے گا اور بچ جائے گا ورنہ سل میں مبتلا ہو جائے گا۔ علامت یہ ہے کہ رنگ سرخ، تنفس مسلسل اور التہابی کیفیت ہوگی۔ یہ فساد کی علامت ہے۔ جو پھیپھڑے کو لاحق ہو جائے گا۔ پھوڑا پھٹنے کے بعد اس طرح کی کوئی بات رونما نہ ہو بلکہ مادہ کا اخراج ہو، مریض افاقہ محسوس کرے، تنفس میں کشادگی ہو، حرارت اور پیاس میں سکون ہو جائے تو مریض بچ جائے گا، پھیپھڑے کے اندر کوئی آفت پیدا نہ ہوگی۔ (مؤلف)

سخت اور دشوار ذات الجنب میں درد نیچے سے پردۂ شکم تک اور اوپر سے ہنسلی کی ہڈی تک پہونچتا ہے اور ماؤف پسلیوں کے اندر منتقل ہو کر محفوظ پسلیوں تک جاتا ہے۔ (اغلوقن)

تنگیٔ تنفس، تڑپ اور چبھن میں جتنی شدت ہو اسی قدر فصد کا قصد کریں اور یہ باتیں جس قدر کم ہوں نیز بخار کی التہابی شدت موجود ہو تو فصد سے اسی قدر گریز کریں۔ التہابی بخار جسم سے بہت ساری چیزوں کو تحلیل کر دیتا ہے اور طاقت کو تیزی سے زائل کر دیتا ہے۔ شدید التہابی کیفیت موجود ہو تو پلانے کے لئے سب سے عمدہ چیز عناب، سپستاں، اصل السوس ہے، انہیں جوش دیکر صبح سے پلائیں۔ اس کے بعد صبح میں ماء الشعیر دیں۔ حرارت ہو اس میں انجیر شامل کر دیں۔ اس کے ساتھ مربی بنفشہ دیں۔ دست آجائے تو رات میں خیار شبز، سپستاں، یا رب السوس کے جوشاندہ میں ملا کر دیں۔ مریض کے منہ میں ترنجبین کے ٹکڑے، سکر حجازی، کیترا، رب السوس خالص رکھیں طاقتور اسہال کی ضرورت محسوس کریں تو بنفشہ، اصل السوس، خیار شبز اور ترنجبین لیں۔ بنفشہ اور اصل السوس کو جوش دیکر اس میں بقیہ دونوں دواؤں کو ملا کر استعمال کریں۔ یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے۔ اس سے بھی طاقتور نسخہ حسب ذیل ہے۔

**نسخہ:**

اصل السوس ۳۵ گرام، بنفشہ ساڑھے سترہ گرام، ۸۰۰ گرام پانی میں اتنا جوش دیں کہ ۴۰۰ گرام رہ جائے۔ پھر اس میں فلوس خیار شبز ساڑھے چوبیس گرام، اور ترنجبین ۳۵ گرام ملا کر پلائیں۔

ضرورت ہو تو اس میں تربد بھی شامل کر سکتے ہیں۔ (مؤلف)

ورم جگر کی جامع علامات جو کسی حال میں الگ نہیں ہوتیں۔

درد بوجھل قسم کا۔ نبض لین، زبان کا رنگ تھوڑے عرصہ کے بعد بدل جاتا ہے۔ ذات الجنب

146

میں چبھن کا درد، نبض صلب، تھوڑے عرصہ کے بعد مادہ کا اخراج، کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ (جالینوس)

دونوں بیماریوں کے اندر تنگیٔ تنفس ایک جیسی ہوتی نہ کھانسی، نہ پسلیوں کے نیچے ہونے والا درد۔ گویہ ساری علامات دونوں کی مشترک ہیں۔ ضیق النفس ذات الجنب میں زیادہ سخت ہوتا ہے۔ نصف یوم یا ایک یوم کے اندر بڑھ جاتا ہے حتی کہ سابقہ حالت سے کہیں زیادہ بڑھ جاتا ہے مگر ورم جگر بحالہ قائم رہتا ہے۔ بڑھتا بھی ہے تو تھوڑا تھوڑا، کھانسی بھی اسی طرح زیادہ سخت ہوتی ہے، تیزی سے ابھرتی ہے اور مادہ کے اخراج کا باعث ہوتی ہے۔ یہ باتیں ورم جگر میں نہیں ملتیں۔ درد کبھی تھوڑا ہوتا ہے اس لئے اشتباہ ختم ہو جاتا ہے، بایں چبھن کا ہوتا ہے۔ ذات الجنب کا امتیاز یہ ہے کہ دبانے پر درد ہوگا، درد جگر میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس کا میلان باہر کی جانب ہوتا ہے کیونکہ اس میں کھانسی اور تنگیٔ تنفس نہایت کم ہوتی ہے۔ (مؤلف)

## شوصہ کی چار قسمیں ہیں:

ا۔ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی میں ورم پیدا ہو جائے۔ اس بیماری کو ذات الجنب خالص کہتے ہیں۔ اس میں چبھن کا درد، صلب اور منشاری نبض اور تیز بخار لازماً رہتا ہے۔ ۲۔ داخلی عضلات میں ورم آجائے۔ ۳۔ خارجی عضلات متورم ہو جائیں۔ ان دونوں قسموں میں تڑپ ہوتی ہے، یہ تڑپ اگر سانس اندر داخل کرتے وقت ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ بیماری ان بیرونی عضلات کے اندر ہے جو سینہ کو پھیلاتے ہیں اور اگر تڑپ سانس باہر نکالنے کے وقت ہوتی ہے تو بیماری سینہ کو سکوڑنے والے عضلات کے اندر ہوگی۔ ۴۔ وہ عضلات متورم ہو جائیں جن کا مقام پسلیوں سے باہر کا ہے۔ اس کے ساتھ جلد بھی متورم ہو جاتی ہے۔ چھونے پر ورم محسوس ہوگا۔ (جالینوس)

بخار، تنگیٔ تنفس اور کھانسی دیکھ کر ذات الجنب کا فیصلہ کر دینا مناسب نہیں ہے۔ ذات الجنب اور ورم جگر کے مابین امتیاز کریں۔ ورم جگر کا تذکرہ تو بارہا ہو چکا ہے ذات الریہ میں درد پسلیوں میں نہیں وسط میں ہوتا ہے، چبھن نہیں بوجھ محسوس ہوتا ہے، تنفس بیحد کمزور، تنفس سے خارج ہونے والی ہوا گرم، ذات الجنب میں کبھی سرد ہوتی ہے مگر بہت کم، رخسار کی ہڈیاں سرخ ہوتی ہیں، مریض سرد ہوا کا خواہشمند ہوتا ہے بالخصوص جبکہ ورم میں سرخی زیادہ ہوتی ہے۔ ساتھ خارج ہونے والا مادہ بالعموم بدلا ہوا ہوتا ہے، البتہ ذات الجنب کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے۔ درد سینہ کی گہرائی سے شروع ہو کر عظم القص کے گوشہ اور یہاں سے عظم الصلب کے گوشہ تک پہونچتا ہے۔ بخار ہوتا ہے، نبض موجی چلتی ہے۔ ذات الجنب کی نبض صلب اور منشاری ہوتی ہے۔ ورم حجاب کو اسی فرق سے معلوم کریں

147

کہ اس میں پردہ مراق اوپر کو کھنچ اٹھتا ہے۔ ذھنی فساد اور اعراض کے اندر شدت ہوتی ہے۔ سینہ پھیلتا ہے تو درد تیز ہو جاتا ہے۔ درد اسی گوشہ کے اندر ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا امور کے درمیان فرق کرتے ہوئے ذات الجنب کی مختلف قسموں کے درمیان بھی فرق کریں۔ ذات الجنب میں خارج ہونے والے مادہ پر بالعموم جالینوس کے مطابق صفراویت اور ذات الریہ میں بلغمیت غالب ہوتی ہے۔ (مؤلف)

درد کم ہو، ذات الجنب کے اعراض تھوڑے ملتے ہوں، خارج ہونے والا مادہ دموی ہو تو فصد کی ضروری نہیں ہوتی۔ بقیہ دوسرے علاجوں پر اکتفا کریں۔ ذات الجنب میں صفراء کو غالب دیکھیں تو فصد نہ کھولیں اسی طرح وقت سخت گرم ہو تو بھی فصد سے اجتناب کریں۔ (جالینوس)

اس کی علامت یہ ہے کہ بخار میں شدت، پیشاب میں سوزش، جسم میں خشکی اور ہذیانی کیفیت طاری ہوگی۔ ان حالات کے اندر فصد نہ کھولیں۔ ورنہ اخلاط میں خرابی جسم کے خشک ہو جانے سے بڑھ جائے گی۔ ذات الجنب زیادہ تر برف کا پانی پینے اور طاقتور خالص شراب کے مسلسل استعمال سے اور سرد ملکوں کے اندر ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بیماری جب پختہ ہو جائے تو غذائی طاقت پہونچانا لازم ہے۔ غذا کے اندر اتنا اضافہ کریں کہ اخراج کے ذریعہ بیمار اپنا تنقیہ کر سکے۔ غذا سے تنقیہ کے لئے مدد ملتی ہے۔ ذات الجنب میں مرطب اور اعتدال کے ساتھ قطع مادہ کرنے والی چیزوں کا استعمال ضروری ہے تا کہ اخراج مادہ میں آسانی ہو اس کے بعد طاقت کو بڑھائیں تا کہ مریض مواد سے خود کو صاف کرے۔ یہ دونوں خوبیاں ماء الشعیر کے اندر یکجا ہیں۔ البتہ ماء العسل ترطیب اور قطع کرنے میں اور ماء الشعیر تقویت پہونچانے میں مؤثر رول ادا کرتے ہیں۔ ذات الجنب میں نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں بالخصوص جبکہ طبیعت کے اندر خشکی ہو، کیونکہ غذا کی وجہ سے نفخ پیدا ہو جائے گا اور خشک فضلہ ریاح کو نیچے آنے سے روکے گا تو ایسی صورت میں پہلو کا درد بڑھ جائے گا۔ تنفس متواتر پہلو بیحد گرم، اور درد تیز ہو جائے گا۔ مرض کی انتہا میں غذا نہ پہونچائیں کیونکہ اس وقت سینہ کے اندر سختی ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ درد میں شدت اور تسلسل ہوتا ہے، لہٰذا اس وقت مریض کو غذا نہ دیں۔ پیاس تیز ہو تو جلاب اور سکنجبین ٹھنڈا کر کے دیں۔ ممکن نہ ہو تو سرد پانی دیں۔ مریض یکبارگی بہت سارا پانی نہ پئیں۔ اس سے نضج میں تاخیر ہوگی، تھوڑا تھوڑا پینے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ورم تک پہونچتے پہونچتے یہ گرم ہو جائے گا۔
(جالینوس)

148

## درد ذات الجنب کیلئے ضماد کا نسخہ :

اشق، زوفائے تر، شمع، آبخورے کا میل، بکری کی مینگنی، جاد شیر، بارزد، کندر، یہ ضماد رکھ کر دیکھیں۔ مقام سرخ ہو جائے تو پھر اس پر ایک گھنٹہ کے مزید رکھدیں اور اس بار اس کے اندر بیٹ کبوتر، نطرون اور کبریت شامل ہو (بقراط)

## شوصہ کے لئے ضماد کا نسخہ۔

بنفشہ، سبوس حواری، آرد جو چھانا ہوا، آرد باقلی، خطمی، بابونہ، ناخونہ، ہم وزن۔ ریشمی کپڑے سے چھان کر یکجا کریں پھر موم اور روغن شرج میں ملا کر ضماد کریں۔ نضج کی ضرورت ہو تو اس میں کرنب نبطی، انجیر، حلبہ اور تخم کتان کا اضافہ کر دیا جائے۔ (قرابادین قدیم)

ذات الجنب اور ذات الریہ سب سے کمزور وہ ہوتا ہے جس میں بذریعہ منہ اخراج مادہ نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

جالینوس نے ایک دوسری جگہ کہا ہے "اخراج مادہ کبھی رک جاتا ہے مگر ایسا مادہ کے خراب اور دشوار ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ لہذا دونوں حالتوں کے درمیان فرق وامتیاز قائم کریں۔ عدم اخراج یا قلت اخراج کے ساتھ بیماری ہو تو نہ بخار ہوگا، نہ سخت تنگیٔ تنفس، نہ چبھن وغیرہ۔ مریض کو بیماری کی پرواہ نہ ہوگی۔ ایک وقت اس پر ایسا بھی آچکا ہوتا ہے کہ بیماری اس کے نزدیک کچھ نہ تھی کیونکہ یہ ابتدائی مرحلہ میں تھی۔ یہ حالت بیماری کے ہلکے ہونے کے باعث تھی۔ برعکس صورت برعکس حالت پیدا کرتی ہے۔

حسن الحمید کو ذات الجنب کی بیماری تھی، بیماری اگیارہویں دن میں داخل ہو چکی تھی۔ آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ ہاتھ پیر برف کی طرح سرد تھے۔ نبض بمشکل ظاہر ہوتی تھی۔ تھوک کے چپکنے سے تنفس متواتر ہو چکا تھا۔ مگر عقل بالکل صحیح تھی۔ اسی دن اس کی موت واقع ہو گئی۔ لہذا توجہ ہمیشہ طبیعی اور حیوانی طاقتوں پر زیادہ رکھیں۔ نیز خاص طور پر عضو ماؤف کو نگاہ میں رکھیں۔ تنفس کا حال یہ ہو کہ رطوبت کے ساتھ سخت متواتر ہو جائے تو ہر گھڑی چپکاؤ میں اضافہ ہوگا۔ رطوبت کے زیادہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ ہر گھڑی چپکاؤ پیدا ہوگا۔ تنفس کے لئے اس کا دفع ہونا مشکل ہوگا۔ چنانچہ اس سے آواز بھاری بھر کم ہو جائے گی۔ (مؤلف)

149

## عمل کے لئے باب ذات الجنب کا جملہ حسب ذیل ہے:

درد ہو، چبھن ہو، اور بخار کمزور ہو تو مسہل دیں، الا یہ کہ اس کی ضرورت نہ ہو۔ فصد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ درد اگر نچلے گوشہ کے اندر ہو تو مسہل دیں، بالائی گوشہ میں ہو تو فصد کھولیں۔ تکمید سے درد تیز ہو جائے تو فصد بھی کھولیں اور مسہل بھی دیں۔ اخراج مادہ خراب ہے یا عمدہ ہے، بخاروں میں شدت ہے، ان سب کا جائزہ لیں ماء الشعیر دینے سے پہلے ایسی دوا دیں جس سے اخراج مادہ میں آسانی ہو۔ ذات الجنب خالص نہ ہو تو پچنہ لگائیں۔ یہ ہے جملہ حاصل۔ (مؤلف)

ذات الجنب میں درد ہنسلی تک جا پہونچتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی ہنسلی تک پہونچتی ہے۔ درد اگر پسلیوں کے سروں کے نیچے ہو رہا ہو تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہاں جھلی حجاب پر پڑی ہوتی ہے۔ چنانچہ سانس کی حرکت کے وقت یہ محسوس ہوتی ہے کیونکہ سانس لینے سے حجاب حرکت میں آتا ہے۔ درد ہنسلی کے پاس اس لئے ہوتا ہے کہ اپنی صلابت کے باعث ہنسلی کی ہڈی، پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کو تکلیف پہونچاتی ہے۔ ورم جگر میں ہنسلی کے اندر درد ہو تو کیفیت ہمیشہ داہنی ہنسلی میں ہوتی ہے۔ ایسا ورید اجوف کے تناؤ سے ہوتا ہے نہ کہ جھلیوں کے تناؤ سے۔ ذات الریہ میں مادہ پر ہمیشہ بلغمیت غالب ہوتی ہے۔ ذات الجنب میں مراریت (صفراویت) کا غلبہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

حدت اور حرارت میں دونوں بیماریاں مساوی ہوں تو ایسا ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں تنگیٔ نفس ملتی ہے۔ (مؤلف)

وضاحی نام کے ایک شخص کو شوصہ ہو گیا۔ اس کی فصد نہیں کھولی گئی۔ ضماد رکھا گیا چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ چند دنوں کے بعد دن میں کئی بار اسے جوڑی بخار آنے لگا، بخار اس کے بعد موجود رہا۔ میں نے بخار کی جانب توجہ نہیں دی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ بخار کیوں ہے۔ میں نے اپنی تمام تر توجہ مریض کو قوت پہونچانے پر صرف کی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ جلد ہی وہ پیپ کا اخراج کرے گا۔ اسے طاقتور قوت کی ضرورت ہے تاکہ تنقیہ کر سکے۔ چنانچہ اسے روٹی اور بھیڑ کا گوشت معتدل مقدار میں کھلایا۔ چنانچہ وہی ہوا جو میرا اندازہ تھا۔ دیگر اطباء کا خیال تھا کہ بخار ایک اور بیماری ہے لہذا تدبیر میں لطافت اختیار کرنا چاہئے۔ ایسا کیا گیا ہوتا تو مجھے مریض کے مرجانے کا اندیشہ ہوتا کیونکہ اس کی طاقت اخراج پیپ تک گر جاتی۔ بخار اور جوڑی کی وجہ یہ تھی کہ پھوڑا پکنا شروع ہو گیا تھا۔ پیپ بننے کا کام مکمل ہوا تو درد کے اندر سکون ہو گیا۔ مزید یقین اس لئے بھی ہو گیا کہ اس کے بعد اصلاً بخار نہیں آیا۔ اسے سخت بخار، بے خوابی اور ذات الجنب کے اعراض لاحق تھے۔ اس کے بعد سب میں سکون ہو گیا۔ پھر کوئی ایسی تدبیر بھی نہیں کی گئی جس سے کوئی اور بخار آجاتا۔ بخار آگیا تو معلوم ہوا کہ بات

150

وہی صحیح تھی جس کا میں تذکرہ کرچکا ہوں۔ فصد نہیں کھولی جاتی ہے تو نفخ زیادہ تر ہوتا ہے۔ شوصہ سخت ہو تو ضماد سے درد ہوتا ہے۔ (مؤلف)

حمام کے باب میں بقراط کا قول ہے۔ شوصہ کے مریضوں کو حمام سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے درد میں سکون اور اخراج مادہ میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے ذات الریہ کے مریض زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں اس بیماری میں حمام سے اخراج مادہ میں بیحد آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ ماءالشعیر کے اندر شہد کی شمولیت زیادہ ہونی چاہئے بشرطیکہ مقصود سینہ کا تنقیہ ہو۔ یہاں شکر کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے۔ اخراج مادہ میں آسانی کے لئے ترطیب پر اعتماد کریں۔ اس کا باقاعدہ اھتمام کریں کیونکہ خارج ہونے والے مادہ میں بیحد خشکی ہوگی تو زوردار کھانسی ہی کے ذریعہ اس کا ازالہ ہو سکے گا اس سے بعض نالیوں کے پھٹنے کا اندیشہ ہے۔ (حنین)

شوصہ کی بیماری زیادہ خشک ہو تو ماءالشعیر سے پہلے جلاب دیں اور جس حد تک ممکن ہو رطوبت پہونچائیں۔ ماءالشعیر دیر تک پکا دیا جائے تو اس کے اندر سے نفخ کا اثر جاتا رہتا ہے۔ عمدہ طور پر نہ پکا ہو تو جس قدر پکا ہوگا اسی قدر نفخ پیدا کرے گا۔ لہذا ذات الجنب میں بیحد مضر ہوگا۔ درد اس سے بڑھ جائے گا۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں تنفس بیحد متواتر ہو تو لعوق اسپغول اور جلاب سے مسلسل رطوبت پہونچاتے رہیں کیونکہ تنفس کے متواتر ہونے سے سینہ کے اندر بیحد خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے اخراج مادہ رک جاتا ہے۔ تنفس صغیر یا پہلو میں شدید درد ہو تو پہلو کی ہلکی مالش کریں، نیم گرم پانی کا نطول کریں تاکہ درد ہلکا ہو سکے اور اس طرح نفس کا تواتر جاتا رہے۔ تھوک کے لسی پیدا ہو تو امکانی حد تک رطوبت پہونچائیں۔ حدت اور سخت پیاس کی وجہ سے ذات الجنب میں کوئی ٹھنڈی چیز پلانا چاہیں تو برودت میں وہی چیزیں پلائیں جن میں کچھ جلاء کی تاثیر بھی موجود ہو۔ مثلاً آب خیار، آب خربزہ اور آب کاسنی۔ آب کدو نہ دیں کیونکہ مدر بول ہوتا ہے۔ آب خرفہ بھی نہ دیں کیونکہ بیحد کاشف ہے۔ اخراج مادہ نہ ہو رہا ہو تو مفید ہوتا ہے۔ رطوبت پہونچانے کے لئے ضروری ہے کہ مریض کو گرم پانی کا بھپارہ دیں، ہوا ناک کے اندر داخل کرنے کا حکم دیں اور اسے حساء دیں۔ اس سے اخراج مادہ میں آسانی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

تکمید سے وہ درد تحلیل ہوتے ہیں جن کا میلان نیچے کی جانب ہوتا ہے اس سے وہ درد کم تحلیل ہوتے ہیں جو اوپر کی جانب رجحان رکھتے ہیں کیونکہ مذکورہ بالا دردوں کے مواد زیادہ گاڑھے ہوتے ہیں۔ فصد سے وہ درد زیادہ تحلیل ہوتے ہیں جو اوپر کی جانب مائل ہوتے ہیں کیونکہ ان کے مادے

151

لطیف ہوتے ہیں۔ تکمید کی کثرت سے تفتیح ہوتی ہے۔ درد ساکن نہ ہو تو تکمید زیادہ نہ کریں۔ ذات الجنب میں پیاس زیادہ ہو تو سکنجبین استعمال کریں۔ سکون ہو جائے تو پھیکا اور نہ خالص پانی دیں۔ پانی تھوڑا تھوڑا ایکبارگی زیادہ نہ دیں۔ (جالینوس)

برسام کے مریض کو گرم پانی کئی بار جرعہ جرعہ مسلسل دیں۔ اس سے پیاس میں سکون ہو گا۔ مریض کو زیادہ پینے سے روک دیں۔ (اسکندر)

اس طرز عمل سے تھوک کے اندر لسی پیدا نہیں ہوتی۔ اخراج مادہ میں آسانی ہوتی ہے اور مادہ پختہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جوامع اغلوقن میں حسب ذیل بیان نظر سے گذرا ہے۔ خارج ہونے والے مادہ کی پختگی کو دو باتوں سے جانچیں۔ ۱۔ اجزاء میں مساوی ہونا، ۲۔ قوام میں اعتدال۔ چکنا پورے امتلاء کے اندر برابر قسم کا اور پتلے پن اور گاڑھے پن میں معتدل مادہ ہی پختہ ہوا کرتا ہے۔ رنگ سے مادہ کی خرابی اور عمدگی کا پتہ چلتا ہے اور کچھ نہیں۔ مذکورہ وصف سفید رنگ کے ہمراہ ہو تو یہ بیحد سلامتی کی دلیل ہے۔ مگر سیاہ رنگ لئے ہوئے ہو تو مہلک ہے۔ زرد رنگ ہو تو اس سے کم تر ہے۔ سرخ رنگ ہو تو سلامتی میں سفید رنگ سے قریب تر ہے۔ ورم میں پیپ پڑنے کا علم اس طرح ہو گا کہ بیماری میں مادہ کا اخراج نہ ہوا ہو، بخار نہ ہو، زیادہ اخراج مادہ بھی نہ ہوا اور درد بھی ہو، پہلو میں بوجھ موجود ہو۔ (مؤلف)

شراب پلانے سے چبھن اور استھابی کیفیت میں سکون ہرگز نہ ہو گا لہٰذا اس بیماری کے اندر جبکہ چبھن اور التھابی کیفیت موجود ہو شراب ہرگز نہ پلائیں کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔
(شفاخانہ کے تجربات)

کھٹی ڈکار والوں کو ذات الجنب تقریباً نہیں ہوتا کیونکہ بلغمی حضرات تو بالعموم ذات الجنب کی شکایت نہیں ہوا کرتی۔ (جالینوس)

میں نے جانچ کر دیکھا ہے کہ صفراوی یا دموی حضرات کو یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ (مؤلف)

## ذات الجنب کے درد کو سکون دینے والا ضماد:

بابونہ، شبث، تخم کتاں، آرد جو، خطمی، سبوس، آرد حلبہ۔ حرارت زیادہ نہ ہو تو سب کو پانی میں اتنا جوش دیں کہ دوائیں پھٹ جائیں۔ اس کے بعد شیرج میں خبیص بنا کر نیم گرم ضماد کریں۔ کسی وقت زیادہ تحلیل کی ضرورت محسوس کریں اور ممکن بھی ہو کرنب شامل کر دیں۔ اس سے بھی زیادہ اثر مطلوب ہو تو خاکستر کرنب اور چربی شامل کریں۔ جالینوس کا قول ہے کہ خاکستر کرنب جب بھی

152

پرانی چربی کے ساتھ شامل کر کے استعمال کی جائے گی پسلیوں کا مزمن درد جاتا رہے گا کیونکہ اس کے اندر تحلیل کی زبردست قوت ہے۔ (مؤلف)

گھی تنہا کھایا جائے تو ذات الریہ اور ذات الجنب کو پختہ کرنے اور مادہ کے اخراج میں مفید ہوتا ہے۔ شہد اور بادام تلخ کے ساتھ استعمال کرنے سے اخراج مادہ میں قوت مگر پختگی میں کمی ہوتی ہے۔
(جالینوس)

میرے خیال میں مراد گھی نہیں بالائی ہے۔

آرد جو ناخونہ اور پوست خشخاش کے ساتھ استعمال کرنے سے پہلو کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

میرے خیال میں خردل کا ضماد جب پیپ پڑنے کا اندیشہ ہو تو بیحد مفید ہے کیونکہ یہ خلط کو باہر کی جانب خارج کرتا ہے۔ اسے اس حد تک باقی رکھا جائے کہ چھالے پڑ جائیں۔ (مؤلف)

بخار تھوڑا ٹوٹ جائے تو شوصہ کے مریض کو اس کی تمام غذائیں دیں۔ روٹی بالائی اور سکر طبرزد کے ساتھ دیں۔ اس سے پختگی میں مدد ملتی ہے اور مادہ تیزی سے خارج ہوتا ہے۔ (خوز)

## بقراط اور افلاطون کے نظریات سے:

ذات الجنب کے مریض کے بارے میں بقراط نے حکم دیا ہے کہ پہلو میں درد کا احساس شروع ہوتے ہی سب سے پہلا علاج یہ کریں کہ تکمید اور گرمی پہونچانے کے بعد بیماری کی نوعیت معلوم کریں۔ اس سے اگر بیماری ٹوٹ جاتی ہے تو فبہا ورنہ پھر یہ غور کریں گے کہ درد کھانے کے بعد فوراً شروع ہوا ہے یا خالی پیٹ شروع ہوا ہے۔ نیز ساتھ میں دست آرہے ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد یہ دیکھیں گے کہ فصد کی ضرورت ہے یا مسہل کی۔ کچھ مریض ایسے ہوں گے جنھیں ماء الشعیر یا جو کی دلیہ اور کچھ ایسے ہوں گے جنھیں ماء العسل اور کچھ ایسے ہوں گے جنھیں حمام کی ضرورت ہو گی۔
(جالینوس)

میرے خیال میں تکمید کی ضرورت اسی وقت ہے جب درد سے کھانسی ہو نہ تنگیٔ تنفس۔
(مؤلف)

کتاب البحران وغیرہ میں جالینوس کی جو گفتگو درج ہے اس سے حسب ذیل وضاحت ملتی ہے:
''خارج ہونے والا مادہ ذات الجنب کے اندر مائل بہ سیاہی ہوتا ہے تو یہ سوداویت کی دلیل ہوتا ہے۔ اس سے غلبۂ حرارت اور اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ خون بیحد جل چکا ہے (مؤلف)

153

ابیذیمیا میں حسب ذیل بیان ہے۔:

ذات الجنب خشک کے اندر حمام، نطول، ضماد، دلک اور غذاء، وہ تمام چیزیں استعمال کی جائیں جو اعتدال کے ساتھ گرمی پہونچاتی ہیں۔ یہ طرز عمل وہاں اختیار کریں جہاں حرارت ہو مگر رطوبت زیادہ اور حرارت کم ہو۔ یہی طرز عمل ان نزلوں کے اندر بھی اختیار کریں جن کا پختہ ہونا مشکل ہو گیا ہو اور کھانسی آہستہ آتی ہو۔ (مؤلف)

سینہ اور پھیپھڑے کی بیماریوں میں مواد کا پختہ ہونا اور پیشاب میں اس کی علامات تلاش کریں۔ بیماری سے گلوخلاصی کی یہ نہایت زبردست علامت ہے۔ ایک شخص ایسا ہی ذات الجنب کا مریض تھا۔ اگیارہوں دن تک وہ کوئی مادہ خارج نہ کر سکا تھا۔ بارہویں دن اس کی فصد کھولی گئی۔ ان جانوروں کی طرح نہیں جو حکم دیا کرتے ہیں کہ چوتھے دن فصد کھولی جائے۔ (جالینوس)

یہ اصلاحی قدم ہے۔ (مؤلف)

ذات الجنب شدید کھانسی سے مریض کو بچائیں۔ اس سے کبھی کوئی رگ پھٹ جاتی ہے اور خون جاری ہو جاتا ہے۔ ذات الجنب اور نفث دونوں متضاد بیماریاں ہیں کیونکہ ایک میں اوپر چڑھنے والے مادہ کی رکاوٹ کی جاتی ہے اور دوسرے میں اس مادے کے اندر آسانی لائی جاتی ہے۔ لہٰذا الحذر سینہ پر نطول کریں نہ ہلکے طور پر اس کی مالش کریں۔ ذات الجنب میں جن کی فصد نہیں کھولی جاسکتی ہو انہیں گرم پانی جرعہ جرعہ مسلسل دیں، خارج ہونے والا مادہ جس مریض کا سرخ یا سفید ہو، درد تھوڑا، اعراض میں سکون ہو، وہ مسہل، ماء الشعیر اور پرہیز سے صحتیاب ہو جائے گا۔ (جالینوس)

خالص کھانسی ورم کبد کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ جن کھانسیوں میں مریض کو سکون ہوتا ہے وہ چھوٹی اور باہم مختلف کھانسیاں ہوتی ہیں، دو کھانسیوں کے درمیان لمبا وقفہ ہوتا ہے اور وہ سب خشک ہوتی ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب کی کھانسیاں صلب اور تواتر میں بیش از بیش ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

ہم نے تمہیں ذات الجنب میں کسی نوجوان کی فصد کھولتے دیکھا ہے مگر نہ تمہیں نہ دوسروں کو کسی عمر دراز اور بچے کو جو ذات الجنب کا مریض رہا ہو اور ماؤف پہلو پر سوتا رہا ہو تو زیادہ کھانستا اور مادہ خارج کرتا رہا ہو فصد کھولتے نہیں دیکھا۔ وجہ یہ ہے کہ پھیپھڑے موجود خلط سے چپک جاتا ہے۔ مریض اسی پر ٹھیک لگاتا ہے تو زیادہ سوزش ہوتی ہے۔ تنقیہ مطلوب ہو تو ایسا کریں کیونکہ حیلۃ البرء کے پانچویں مقالہ کے اندر جالینوس لکھتا ہے کہ "سینہ کے متعفن پھوڑوں کے اندر جب ہم ماء العسل کی پچکاری کرتے ہیں تو مریض کو ماؤف پہلو پر لیٹنے اور کھانسنے کا حکم دیتے ہیں۔ کبھی ہم اسے آہستہ

154

سے ہلا بھی دیتے ہیں۔ بعض اوقات آلۂ جاذبۂ القیح کے ذریعہ اس ماء العسل کو چوس لیا جاتا ہے جسے ہم مریض کے اندر داخل کر چکے ہوتے ہیں"۔ (مؤلف)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پیپ کو دھونے والے ماء العسل کا تھوڑا باقی ماندہ حصہ جسے چوسنے سے "آلہ جاذبۂ القیح" عاجز رہ گیا ہو جب رہ جاتا تھا تو جالینوس مریض کو اسی پہلو سلاتا، ہلاتا، اور کھانسنے پر مجبور کرتا تھا۔ کہ پھیپھڑے کے اندر وہ جلد پہونچ کر اوپر چڑھ جائے۔ میں نے کئی مریضوں کو جو ذات الجنب اور نفث الدم کے مریض تھے دیکھا ہے کہ جب تکلیف دہ پہلو کے بل سوئے تو کھانسی انھیں زیادہ آئی۔ (مؤلف)

## ذات الجنب اور ورم کبد کا فرق:

جگر کے مریض کا رنگ خراب اور ذات الجنب کے مریض کا رنگ نہایت عمدہ، اور خون اچھی طرح نمایاں ہوتا ہے۔ مریض جگر کا بول گاڑھا استقاء کے مریضوں کے پیشاب کی جانب مائل ہوتا ہے۔ ذات الجنب کے مریض کا پیشاب پختہ اور صحت کی راہوں سے منحرف نہیں ہوتا۔ ذات الجنب میں ہنسلی کی ہڈی کھنچ اٹھتی ہے تاکہ ورم کو جھلی کے بالائی اجزاء کی جانب مائل کردے۔ ورم جگر میں ورید اجوف یعنی قیضال کا شعبۂ عظمی ترقوہ (ہنسلی کی ہڈی) سے متصل ہوتا ہے۔ ورم کے ثقل سے ترقوہ اسے نیچے کی جانب کھینچ لیتی ہے۔ اسی لئے بڑھی ہوئی حالت کے اندر یہ کیفیت ملتی ہے۔
(مؤلف)

ذات الجنب میں ایک نوجوان کا بخار اتر گیا مگر تنگیٔ تنفس بڑھ گئی، بعد ازاں پیپ پڑنے کی علامات ظاہر ہوئیں۔ اور وہ پیپ تھوکنے لگا۔ ہم نے اسے ایک ایسی دوا دی جس سے اخراج مادہ میں آسانی ہوئی۔ چنانچہ ایک یا دو کھانسی سے پیپ بہ آسانی اس قدر خارج ہوئی کہ ایک تسلہ بھر گیا حتی کہ مجھے خیال آنے لگا کہ آخر پیپ کا یہ معاملہ کیا ہے۔ روزانہ ایک یا دو بار اسی مقدار میں پیپ خارج ہوتی رہی۔ اس کے بعد کھانسی میں بالکل سکون ہو گیا نوجوان کا سینہ صاف ہو گیا اور بیماری سے نجات مل گئی۔

دیگر مریضوں کو بھی دیکھا جن کے مادہ کا اخراج نہ ہو سکا تو سب کے سب مر گئے۔ مذکورہ نوجوان سے پیپ کی مقدار اندازہ کے مطابق دس کلو گرام خارج ہوئی۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ ذات الجنب کے مریض روزانہ ۶ سے ۷ قوطول پیپ خارج کرتے ہیں۔ ایک قوطول ۹ اوقیہ (۱) کا ہوتا ہے۔
(مؤلف)

ذات الجنب میں مخدر ادویہ صرف حس کو سن کرتی ہیں۔ (جالینوس)

---

(۱) ایک اوقیہ = 33.33 گرام

155

اس گفتگو سے یہ اشارہ مقصود ہے کہ کچھ لوگ مخدرات استعمال کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ مخدرات کو دینے میں تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اس طرح پر دی جاتی ہیں کہ اگر تکلیف دہ چیز باقی بھی رہ جائے تو مخدرات نقصان دہ نہ ہو سکیں۔ البتہ جہاں تکلیف دہ چیز کا رہنا خطرناک ہے وہاں اس کا استعمال روا نہیں ہے۔ علاوہ ازیں یہ دوائیں مادہ کے اخراج اور پختہ ہونے کو روکتی بھی ہیں۔ جالینوس نے کہا ہے کہ فراسیون اور ایرسا سے بنی ہوئی دواماء العسل کے ہمراہ مریض کو دینے سے سینہ اور پھیپھڑنے کی بیماریاں عمدہ طور پر پکتی ہیں اور مادہ کا اخراج بہ آسانی ہوتا ہے۔
(مؤلف)

ایک شخص کو ذات الجنب کی شکایت تھی۔ مادہ کے اخراج میں بیحد آسانی ہو رہی تھی مگر پیشاب میں شدت کا رنگ، نبض میں سرعت اور زبان میں کھردرا پن تھا۔ سخت حرارت مسلسل تھی۔ کم ہوتی تھی نہ خشک ہوتی تھی۔ چودھویں دن اس کا انتقال ہو گیا۔ بخار کے اندر مؤثر تطفیہ نہ ہو سکا۔ اس شخص کی موت حمی محرقہ کی بدولت واقع ہوئی تھی نہ کہ ذات الجنب کی وجہ سے اس کے اندر ذات الجنب کا بخار اور رگوں کے اندر سخت تعفن سب مجتمع ہو گئے تھے۔ جب طاقت گری ہے تو گو مادہ سہل الخروج تھا مگر مریض اس کا اخراج نہ کر سکا۔ مریض کی فصد مرض کے شروع میں کھول دی گئی تھی۔ یہ اور برا ہوا تھا کیونکہ حمی محرقہ کو اس سے اور زیادہ تقویت پہونچی پھر مریض نحیف و کمزور اور صفراوی مزاج کا حامل تھا۔ ذات الجنب کے لئے یہ بات گو مفید ہوئی تھی مگر دیگر حالات کے لئے تشویش کن ثابت ہوئی۔ اسے مسہل دیا گیا ہوتا اور طاقتور مطفئ دوا سے کام لیا گیا ہوتا تو بچ جاتا۔ لہذا حمی ذات الجنب کی شدت اور گرمی کو نگاہ میں رکھیں اور اسی کے مطابق عمل کریں۔ (مؤلف)

تیز بخاروں میں کبھی رنگین مادہ کا اخراج ہونے لگتا ہے۔ یہ ذات الجنب یا ذات الریہ کی بیماریاں نہیں ہوتیں۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ تنفس اپنی طبعی حالت سے تبدیل نہیں ہوتا۔ تنفس میں تبدیلی اسوقت رونما ہوتی ہے جب پھیپھڑے کی جانب تھوڑے ایسے اخلاط کھنچ کر چلے آتے ہیں جنھیں پھیپھڑا تھوڑا تھوڑا کر کے خارج کرتا رہتا ہے۔ یہ اخلاط کسی بھی عضو سے کھنچ کر آتے ہیں، کبھی سر سے اترتے ہیں اور کبھی کچھ پھوڑا سینہ کے بالائی مقام پر ہو جاتا ہے ایسی صورت میں سوء تنفس نہیں ہوتا۔ نہ ہی سینہ کے اندر درد ہوتا ہے۔ ایسی کیفیت میں اخراج مادہ اپنی اسی حالت میں رہتا ہے۔ (جالینوس)

سرخ مادہ اس بات کی علامت ہے کہ ورم دموی ہے، زرد صفراوی اور سفید بلغمی ورم کا پتہ دیتا ہے۔ (جالینوس)

مادہ زرد ہو تو مسہل صفراء دینے اور شدت سے تطفیہ کرنے کا رجحان رکھیں۔ سرخ ہو تو خون

156

نکالنے اور سفید ہو تو تکمید کا اہتمام کریں۔ (مؤلف)

جالینوس لکھتا ہے کہ آرد جو کو ناخونہ اور پوست خشخاش کے ساتھ ضماد بنا کر استعمال کرنے سے پہلو کے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بنفشہ، خطمی، ناخونہ، پوست خشخاش، آرد جو، تخم کتاں، بابونہ، حلبہ، آرد باقلی، پیہ ریچھ، کرسنہ، استعمال کریں۔ یہ حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ عجم کے یہاں یہ نسخہ معمول ہے۔ (مؤلف)

مسیح نے شوصہ میں استعمال کئے جانے والے ضماد کے بہت سے نسخوں کا ذکر کیا ہے ایک نسخہ وہ ہے جو گرمی پیدا کئے بغیر درد کو سکون دیتا ہے۔ یہ اسوقت استعمال ہوتا ہے جبکہ شوصہ میں بخار تیز ہوتا ہے۔ ایک وہ ہے جو بخار کے ہلکے اور تنگئ تنفس کے تیز ہونے میں مستعمل ہے۔ دواؤں میں منضجات، ملینات، گودے، چربیاں اور مقل وغیرہ شامل ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ کبھی سخت شوصہ بخار کے بغیر ہوتا ہے۔ اس میں ضماد زفت، فلونیا، موم اور روغن نرگس سے بنا کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

مؤخر الذکر نسخہ ان مریضوں میں استعمال کرنا چاہئے جن کی تنگئ تنفس سخت، چبھن، اور بخار نرم ہو اور تشنج ہو گیا ہو۔ میرے خیال میں ان کے لئے مفید یہ ہے کہ منضج ضمادوں کا انھیں بھپارہ دیں۔ اس کے بعد اس نے محلل ضمادوں کا جن کے اندر ملینات شامل ہوتی ہیں تذکرہ کیا ہے یعنی آرد ترمس، انجیر اور حلبہ کا جوشاندہ۔ بعد ازاں حب الغار، قطران، رشق کے ضمادوں کا ذکر کرتے ہوئے کیا ہے کہ یہ مزمن اور سرد دردوں کے لئے مفید ہیں۔ (مؤلف)

## پہلو پر سخت چوٹ پڑنے کیلئے نسخہ:

خیار شنبر، روغن بادام، عرق کاسنی کے ہمراہ۔ (خوز)

ذات الجنب کے مریض کے لئے سردپانی بیحد نقصان دہ ہے۔ کبھی اس مقام پر غلیظ ریاح توبر تو اکٹھا ہو کر ذات الجنب کا شبہ پیدا کر دیتی ہیں۔ تکمید سے یہ تحلیل ہو جائیں گی۔ ذات الجنب خالص کے لئے علک البطم ۷ گرام، روغن بنفشہ ۳۳ گرام میں حل کر کے پہلو کی مالش کریں۔ یہ بیحد گرم دوا ہے۔ تکمید کے وقت ایک دھجی پر اسے بکھیر کر باندھ دینے سے درد میں فوراً افاقہ ہو جاتا ہے۔

(بختیشوع)

شوصہ کے مریض کو شراب ابیض اچھی طرح (Mixed) کی ہوئی پلائیں۔ شوصہ کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔ ساتھ میں جوڑی ہو اور خارج ہونے والا مادہ مائل بہ زردی سفید ہو۔

157

۲۔ ساتھ میں جوڑی نہ ہو، اور خارج ہونے والا مادہ زرد یا سرخ ہو۔
۳۔ خارج ہونے والا مادہ نہایت سرخ ہو۔ شانوں کے درمیان سرخی ہو، مادہ رک جانے پر کھانسی سخت اور براز زرد ہو جائے اور اس کے اندر بیحد بدبو پیدا ہو جائے۔ کم ہی مریض اس میں بچتے ہیں۔

پھوڑے کا پھٹنا دشوار ہو تو مریض کو خردل اور ماء العسل دیں اور نمکین مچھلی اور کچھ چرپری غذائیں کھلائیں۔ مریض کو کرسی پر بٹھا کر جسم کو ہلائیں۔ شانوں کو سختی سے جھنجوڑیں برگ موی کے دودھ ھنیگ دیں، پہلو کی مسلسل تکمید کریں۔ مادہ کے اخراج میں آسانی نہ پیدا ہوتی ہو تو جلد کو پھاڑ دیں اور نشتر سے کھال کو اوپر کریں تاکہ پیپ کھل جائے، پھر اُسے تھوڑا تھوڑا روز خارج کریں۔ اندر زیتون اور شراب ڈال دیں۔ اور پیپ کے ساتھ نکال لیا کریں۔ پیپ عمدہ رہی اور رنگ سفید رہا تو مریض بچ جائے گا۔ ردی اور خراب رہی تو ہلاک ہو جائے گا۔ آپریشن کے لئے گڑاگڑاہٹ اور درد سے ماؤف پہلو کو معلوم کرلیں۔ تنقیہ ہو جانے کے لئے مندمل کریں۔

پہلو کا درد جو پشت کے گوشہ سے شروع اول کے مخالف ہوتا ہے کیونکہ پشت میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے اس پر چوٹ لگ گئی ہو۔ فوراً ہی مادہ خارج ہونے لگتا ہے، یکبارگی سانس خارج ہوتی ہے۔ پیشاب خون اور پیپ جیسا ہوتا ہے۔ مریض پانچویں اور بالعموم ساتویں دن مر جاتا ہے۔ بچ گیا تو زندہ رہتا ہے۔ دوسرے دن تک اندیشہ باقی رہتا ہے۔ ذات الجنب کی ایک قسم میں تھوک صاف، پیشاب بہتے ہوئے پانی کی طرح، تڑپ ہنسلی سے مراق تک بیحد سخت ہوتی ہے۔ ساتویں دن تک مریض باقی رہا تو صحتیاب ہو جاتا ہے۔ ذات الجنب کے بعد پیٹھ سرخ، شانے گرم ہو جائیں، بیٹھنا بوجھل ہو، پاخانہ زرد بدبودار ہو تو ساتویں دن کے آخر میں مریض مر جائے گا اگر آگے بڑھ گیا تو صحتیاب ہو جائے گا۔

بہت ساری قسموں کا مادہ تیزی سے لاحق ہو جائے اور درد سخت ہو تو تیسرے دن موت واقع ہو جائے گی۔ مریض بچ گیا تو صحتیاب ہو جائے گا۔ جس مریض کی زبان کھردری ہو جائے تو اس کا پیپ زدہ ہونا لازم ہے۔ اس کا بچنا مشکل ہے۔ درد پسلیوں کے سروں کی جانب مائل ہو تو بقدر ضرورت حقنہ دیں۔ گرم پانی کا حمام کرائیں۔ سر کو پانی سے بچائیں۔ اس پر گرم پانی نہ پڑنے پائے۔ مادہ کا اخراج شروع ہو جائے تو مرطب مادہ کے اخراج میں آسانی پیدا کرنے والی دوا دیں۔ اچھی طرح ملائی ہوئی شراب پھیپھڑے کو مرطوب اور مادہ کے اخراج میں آسانی پیدا کرتی ہے اس سے درد کم ہو جاتا ہے۔ بکری کا دودھ اور شہد اس سلسلہ میں عمدہ ہیں۔ پھیپھڑا اچھی طرح مرطوب ہو جائے گا تو درد اور تنفس ہلکا ہو جائے گا، مادہ کے اخراج میں آسانی ہوگی۔ جو مریض کمزور اور دبلے ہوں انھیں دھوپ، ہوا، نمکین اشیاء، نفخ شکم، دھواں، چکنائی اور شکم سیری سے بچائیں۔ ان باتوں کی خلاف ورزی کے

158

نتیجہ میں مریض بیماری کی جانب دوبارہ عود کر آیا تو مر جائے گا۔ جماع اور تکان سے بھی پرہیز کرائیں۔
مادہ رک جائے، درد اور تنفس تیز ہو جائے تو زنجار ایک چمچہ، شہد، ھینگ اور گل طریفلن یا فلفل
۵ عدد، حلتیت ۱۰۵ گرام، شہد، سرکہ اور نیم گرم پانی کے ہمراہ دیں، اس سے تڑپ میں سکون ہو گا۔ یہ
دوائیں نہار منہ اور جسوقت درد تیز ہو اس وقت دیں۔ زنجار اسوقت دیں جب مادہ رک جائے۔ مادہ کی
رکاوٹ اس حد تک ہو جائے کہ مریض میں کھر دراپن اور خرخراہٹ کی آواز پیدا ہو جائے تو زنجار
۱۰۵ گرام، اسی قدر نظرون مشوی، تین انگلیوں کی برداشت بھر۔ زوفاء لیں اور اسپر شہد پانی اور تھوڑا
زیتون ڈالیں اور مریض کو چٹائیں تاکہ اختناقی کیفیت پیدا نہ ہونے پائے۔ مریض کھنکھار نہ سکے تو
نورسہ کلی کبرے گرام، تھوڑا نطرون، فلفل، سرکہ، شہد، پانی، سب کو نیم گرم کر کے دیں۔ دوسرے
دن سرکہ اور شہد میں ابال کر زوفا دیں۔ یہی عمل ہر اس مریض کے ساتھ کریں جو خرخراہٹ میں
مبتلا ہو جائے اور مادہ خارج نہ کر سکے۔ اس سے بھی زیادہ طاقتور دوا استعمال کرنا چاہیں تو زوفا، خردل اور
حرف، پانی اور شہد میں ابالکر صاف کریں۔ مریض کو زردی بیضہ مرغ دیں۔ شوصہ کے لئے بقدر حساء
یہ عمدہ ہے۔ (بقراط)

شربت بنفشہ، اور شربت نیلوفر، ذات الجنب اور شوصہ میں جلاب سے زیادہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

عصارہ خبطیا تاے گرام ذات الجنب میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

جاؤشیر، ذات الجنب میں مفید ہے۔ تخم گندر جنگلی کا مشروب شوصہ کے لئے موافق ہے پیہ
خنزیر خاکستر یا چونہ میں ملا کر ضماد کرنا شوصہ میں مفید ہے۔ آرد جو ناخونہ اور پوست خشخاش کا ضماد
شوصہ میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

مذکورہ بالا بیان قلمبند کرنے کا مقصود یہ ہے کہ شوصہ کے شروع میں یہ مفید ہے۔
(دیاسقوریدوس)

بھٹا (ذرہ) حجاب کو عارض ہونے والے شگافوں میں مستعمل ہے۔ (بولس)

شوصہ میں درد ہنسلی سے متصل ہوتا ہو تو فصد کے ذریعہ اور پسلیوں کے سروں سے متصل
ہو تو اسہال اور فصد باسلیق کے ذریعہ استفراغ کریں۔ بیماری میں مسہلات وہی دیں جن کے اندر
حرارت ہو نہ کھر دراپن پیدا کرنے کی بات ہو۔ مثلاً لبلاب، آب فواکہ، خیار شنبر، ترنجبین۔ پہلو میں
درد شدید ہو تو آرد جو، بنفشہ، گلسرخ، صندل وغیرہ اور موم مصفی و روغن بنفشہ کا ضماد رکھیں۔ درد ہلکا
ہو تو تکمید کریں۔ جھلی کی ایک تھیلی کے اندر گرم پانی یا گرمی پیدا کرنے والا روغن رکھکر تکمید کریں۔
شروع میں ماء الشعیر باقلی اور شکر سے تیار کردہ پتلے حساء کے ہمراہ دیں۔ پختہ ہو جانے پر زوفا کا

159

جوشاندہ پلائیں۔ سینہ کے اندر مجتمع شئے کا اخراج مشکل ہو جائے اور بخار میں سکون ہو تو زوفا کے جوشاندہ کے ہمراہ ایرسا دیں۔(اسحاق)

شوصہ کے اندر ورم کے دل سے قریب ہونے کی صورت میں بخار اور چبھن ہوتی ہے چبھن اس لئے کہ ورم حجاب کے اندر ہوتا ہے اس کے علاوہ کھانسی بھی آتی ہے کیونکہ ورم آلات تنفس میں ہوتا ہے۔ تنگیٔ تنفس بھی ہوتی ہے۔(طبیب نامعلوم)

ذات الجنب، پسلیوں کے اوپر موجود عضلہ کے اندر ورم کا نام ہے۔ یہ عضلہ بہ کثرت اعصاب رکھتا ہے اسی لئے درد بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کبھی ورم پیچھے کی پسلیوں تک جا پہونچتا ہے، اس سے خشک کھانسی آتی ہے۔ کبھی نادراً شروع میں مسلسل بخار جو رات میں تیز ہو جاتا ہے اور تنگیٔ تنفس ہوتی ہے۔ مریض ماؤف پہلو کے بل سوتا ہے اور تقریباً دوسرا پہلو نہیں بدلتا۔ زیادہ تر ورم بائیں پہلو اور کم تر داہنے پہلو میں ہوتا ہے۔ اخراج کے ذریعہ کوئی زرد شئے باہر آئے تو یہ ردی اور سرخ وسفید آئے تو محفوظ کیفیت ہوتی ہے۔ زرد سے زیادہ خراب سیاہ مادہ ہوتا ہے۔ کوئی چیز خارج نہ ہو، بخار میں سکون نہ ہو، تنگیٔ تنفس بیحد شدید ہو، بلند خرخراہٹ ہو، نیز بخار میں شدت اور التھابی کیفیت موجود ہو تو مریض جلد ہلاک ہو جائے گا۔ شروع مرض میں مادہ خارج ہونے لگے تو بحران تیزی سے آتا ہے، برعکس کیفیت برعکس انجام پیش کرتی ہے۔ بیماری بالعموم موسم خریف اور سرما میں پیش آتی ہے گرما میں کم واقع ہوتی ہے۔ بالعموم مسلسل شمالی ہواؤں میں مرض لاحق ہوتا ہے، جنوبی ہواؤں میں کم عارض ہوتا ہے۔ ورم پھٹ جاتا ہے تو درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ سب سے عمدہ حالت یہ ہے کہ مادہ بہ آسانی خارج ہو رہا ہو۔ کیفیت ہلکی معلوم ہو، مریض آرام محسوس کرتا ہو۔ حاملہ عورتوں کو لاحق ہو جائے تو تیزی سے مہلک ہے۔ شراب خالص پینے اور قئے سے بھی یہ بیماری عارض ہو جاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ مدہوشی کے عالم میں کثرت سے دست آنے لگیں۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، سینہ اور گردن پر پسینہ آتا ہے، بالخصوص حالت خواب میں۔ بخار دن کے نصف حصہ میں تیز ہو جاتا ہے، جس مریض کے اعراض طاقتور ہوتے ہیں اس کا بحران بھی تیزی سے آتا ہے۔(روفس)

ذات الجنب کے ہمراہ تیز درد ہوتا ہے جو ہنسلی کی تمام ہڈی اور شانے پر محیط ہوتا ہے۔ بخار تیز، تنگیٔ تنفس، شروع میں خشک کھانسی، پھر جھاگ دار مادہ خارج ہوتا ہے۔ اس کے بعد خون آلود مادہ باہر آتا ہے۔ مریض ماؤف پہلو کے بل لیٹتا ہے۔ جاگتا رہتا ہے۔ زبان خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔ ان اعراض کے اندر سکون، ہاتھ پیر ٹھنڈے، اور شکم چلنے لگے، رخسار اور آنکھیں سرخ ہو جائیں، نبض کثیف وسریع اور تنفس عالی ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض ذات الریہ کی جانب منتقل ہو گیا

160

ہے۔لہٰذا اب وہ گدی کے بل سوئے گا۔(جالینوس)

ذات الجنب کے مریض کو تنگیٔ تنفس، عسر تنفس، کھانسی، اور چبھن کا درد ہوتا ہے، کیونکہ عضو بیمار جھلی کی ساخت کا ہوتا ہے۔ عسر تنفس اور کھانسی اس لئے ہوتی ہے کہ آفت آلات تنفس میں ہوتی ہے۔ نبض منشاری ہوتی ہے کیونکہ بیماری سخت عضو کے اندر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ورم اس میں کچھ پختہ اور کچھ ناپختہ ہوتا ہے، اس لئے شریان کے اجزاء، مختلف النبض ہو جاتے ہیں، ساتھ میں تیز بخار ہوتا ہے کیونکہ متورم عضو دل سے قریب ہوتا ہے۔

ذات الجنب، ذات الریٔہ سے الگ ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں درد چبھن کا ہوتا ہے کیونکہ ورم جھلی کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الریٔہ میں درد بوجھل ہوتا ہے کیونکہ بیماری غیر حساس عضو کے اندر ہوتی ہے۔ ذات الریٔہ میں نبض موجی نہیں ہوتی۔ ذات الجنب میں منشاری اور صلب ہوتی ہے کیونکہ آفت سخت اور یابس المادۃ جھلی کے اندر ہوتی ہے۔ مادہ خون کا ہوتا ہے تو خارج ہونے والا مادہ سرخ، بلغمی ہوتا ہے تو سفید صفراوی ہوتا ہے تو زرد اور سوداوی ہوتا ہے تو سیاہ ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں جس مادہ سے ورم حار ہوتا ہے وہ بالعموم صفراوی قسم کا ہوتا ہے کیونکہ اپنی کثافت کے باعث جھلی عام حالات میں صرف لطیف مادہ ہی کو قبول کرتی ہے۔ پھیپھڑے کے اندر جس مادہ سے ورم ہوتا ہے وہ بالعموم بلغمی قسم کا ہوتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ عضو متخلخل ہونے کی وجہ سے پھیپھڑا بالعموم غلیظ مادہ ہی قبول کرتا ہے۔ لطیف مادہ کا پھیپھڑے کے اندر رکنا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ یہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔ ذات الجنب اور درد جگر کا باہمی فرق باب الکبد سے تعلق رکھتا ہے۔

ذات الجنب میں ورم جب پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے بالائی اجزاء میں ہو فصد اور نیچے کی جانب ہو تو مسہل دیں۔

پہلو کا درد چار قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی میں ورم ہو جائے اسے ذات الجنب کہتے ہیں۔ اس میں تیز بخار، چبھن کا درد، نبض منشاری و صلب، کھانسی مادہ خارج کئے بغیر ہوتی ہے۔ داخلی عضلہ متورم ہوتا ہے تو سانس اندر داخل کرتے وقت درد ہوتا ہے۔ اس سے خارجی عضلہ جو سینہ کو پھیلاتا ہے کے ورم کا اندازہ چلتا ہے۔ سانس باہر نکالنے کے وقت درد ہو تو اس سے عضلہ قابض صدر کے ورم کا پتہ چلتا ہے۔

۲۔ ظاہری عضلہ کے ساتھ جلد بھی متورم ہو جائے۔ یہ چھو کر معلوم کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ورم ہو۔ مادہ خارج ہو رہا ہو تو اس کے رنگ سے خلط موجب کا پتہ چلے

161

گا۔ مادہ خارج نہ ہو رہا ہو تو ذات الجنب بلا مادہ ہوگا۔ لہذا ورم داخلی اور خارجی کے درمیان فرق اس بات سے کریں کہ داخلی میں درد زیادہ تیز ہوگا۔ خارجی ورم کا ایک سر بھی ہوگا جو باہر سے محسوس ہوگا۔

اس کے ساتھ مریض ایک چیز خارج کرتا ہے جو کبھی زرد، سفید، سرخ یا سیاہ ہوتی ہے۔ دراصل یہ متورم مقام کی پیپ ہوتی ہے جسے یہ مقام ضبط نہیں کر پاتا، بلکہ ترشح کے ساتھ اسے خارج کر دیتا ہے۔ سیاہ شروع ہی سے نہ ہوگی بلکہ پیشتر بالعموم زرد چیز خارج ہوتی ہے۔

خارج ہونے والا مادہ سرخ ہوگا تو دورہ اسے غائب کر دے گا۔ بے خوابی، فساد ذہن، بھوک میں کمی اور شدت کی پیاس ذات الجنب میں زیادہ ہوگی تو ذات الجنب بھی بڑا ہوگا۔ بے خوابی اور ذھنی فساد جو ذات الجنب کے آخر میں لاحق ہوتا ہے وہ دائمی نہیں ہوا کرتا۔ عمدہ تنفس اور پختگی کا ظاہر ہو جانا ذات الجنب میں اچھی علامت ہے۔ برعکس حالت برعکس حکم رکھتی ہے۔ خالص مادہ پختگی کی علامت ہے۔ سفید لیسدار مادہ اور وہ مادہ جو مائل بہ زردی ہوتا ہے نیز جس میں خون شامل رہتا ہے وہ پختگی کے زیادہ ہونے کی علامت ہے۔

تھوک جس کے اندر سرخی اور زردی سیر شدہ اور آتشی قسم کا مادہ خطرہ کی علامت ہے۔ سیاہ مادہ کے ہمراہ بدبو ہو تو موت کی سب سے مؤثر علامت ہے۔ بدبو نہ ہو تو کم ردی ہوتا ہے۔ عسر تنفس اور اسی طرح شدت کا درد ردی علامت ہے۔ برعکس کیفیت برعکس ہوتی ہے۔ ناپختہ مادہ نہایت سرخ ہو اور آتشی مادہ نہایت برا ہے۔ نفث کے ذریعہ نکلنے والا مادہ تھوڑا اور پختہ ہو اور پھر بھی اعراض موجود ہوں تو مرض میں اضافہ ہونے کی علامت ہے۔ اعراض میں سکون ہو تو انحطاط حالات کی علامت ہے۔ یہ آلات تنفس کے دردوں اور ذات الجنب میں خصوصیت سے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً بخار زدوں کے اندر پیشاب ذات الجنب اور ذات الریہ کی بیماریوں میں جب کوئی خارج ہونے والی چیز اوپر نہ چڑھے تو یہ کیفیت بخار زدوں میں بول مائی کی صورت ہوگی اور چڑھے مگر رقیق اور ناپختہ ہو تو یہ کیفیت بخار زدوں میں اس بول مائی کے مانند ہوگی جو گاڑھا خارج کیا گیا ہو اور اپنے حال پر باقی ہو۔ پختہ سفید "بزاق" خارج ہو مگر تھوڑا ہو اور غیر متصل ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض ابتدا کی حد سے آگے بڑھ چکا ہے اور اب بڑھنا شروع ہو گیا ہے۔ یہ کیفیت اس بول کے مانند ہوگی جس میں سرخ بادل یا سرخ ریشے یا سرخ رسوب ہوتے ہیں۔ نفث جب سفید، پختہ، زیادہ اور متصل ہو تو چڑھنا اس کا آسان ہوگا۔ حالت تزید ختم ہو چکی ہوگی اور انتہائے مرض شروع ہو چکا ہوگا۔ یہ کیفیت اس بول کی صورت ہوگی جس میں سفید، چکنے اور مستوی قسم کے رسوب ہوتے ہیں۔ مریض کوئی چیز خارج نہ کرے یا خارج کرے مگر ناپختہ اور رقیق ہو تو دونوں حالتیں اس بات کی علامت ہیں کہ بیماری ابتدائی

162

حالت میں ہے۔

ذات الجنب اور ذات الریہ میں بیماری کی بڑی علامات میں سیاہ، سخت سرخ، جھاگ دار، سخت بدبودار، اخراج میں دشوار، شدید درد اور سوء تنفس داخل ہیں۔

ذات الجنب بوڑھوں کے لئے مہلک ہے۔ اخراج مادہ میں تقدیم و تاخیر کے مطابق ذات الجنب کا خاتمہ ہوگا۔ ذات الجنب کے شروع اوقات میں فصد کھول دینا ضروری ہے۔ اس بیماری میں سب سے زیادہ موزوں ماء الشعیر ہے جس کے اندر تھوڑا اصل السوس، چند دانے عناب، سکر طبرزد، اور روغن بادام شیریں شامل کردیا گیا ہو۔ کھانے میں بھتوا، ماش کا شوربا، زردی بیضہ نیمبرشت دیں۔ آرد جو، بنفشہ، بابونہ اور خطمی وغیرہ کا پہلو پر ضبیعہ رکھیں۔ جس سے تطفیہ حرارت کے ساتھ درد میں سکون ہوسکے۔ (یہودی)

سوء تنفس، کھانسی اور رنگین تھوک کے علاوہ تیز بخار ذات الریہ اور ذات الجنب میں عام طور پر ہوتا ہے۔ ان اعراض کے ساتھ پہلو میں چبھن کا درد، صلابت نبض، تواتر نبض بھی ہو تو یہ ذات الجنب کی بیماری ہوگی اور اگر مذکورہ اعراض کے ہمراہ نبض کے صلابت نہ ہو تو مریض کو اختناقی کیفیت محسوس ہو تو یہ ذات الریہ ہوگا۔ (جالینوس)

درد پہلو کے ساتھ نفث الدم ہو تو چودہ دنوں کے اندر صحت نہ ہونے پر پھیپھڑے کے اندر پیپ جمع ہوجائے گی اور مریض سل میں مبتلا ہوکر انتقال کرجائے گا۔ جن مریضوں میں حجاب کے اوپر ورم ہو اور بلا کسی معروف سبب کے اچانک پوشیدہ ہوجائے تو ورم پھیپھڑوں کی جانب منتقل ہوجائے گا اور یہ لوگ ساتویں دن یا اس کے بعد انتقال کرجائیں گے۔ ذات الریہ اور ذات الجنب کے ساتھ شکم بھی چلنے لگے تو بہت برا ہے کیونکہ اس سے طبیعی قوت کی موت کا پتہ چلتا ہے۔ ذات الجنب اور ذات الریہ کے ساتھ کزاز، الغرض تمام ہی اورام موت کا پتہ دیتے ہیں۔ (جالینوس)

نفث الدم مزمن ہو اور پھر پیپ میں تبدیل ہوجائے، خون اچانک رک جائے تو مریض اچانک فوت کرجائے گا۔ کودنا پھاندنا، جم کر بیٹھنا، ورم حجاب، ورم ریہ یا پسلیوں کے عضلات کے ورم کی علامت ہے۔ (جالینوس)

بارہا ایسے مریض نظر آتے ہیں جن کے پھیپھڑے کے اندر پیپ جمع ہوئی، چنانچہ انہوں نے اسے پیشاب یا پائخانہ کے ذریعہ خارج کردیا تو صاف ہوگئے۔ لہذا یہ یاد رکھنا چاہئے کہ پیپ کا ایک عضو سے دوسرے عضو کی جانب اخراج، یا اخلاط کا منتقل ہونا، فقط اعضاء مجوفہ کے ذریعہ ہی نہیں ہوتا بلکہ جسم کے تمام اعضاء کے ذریعہ ہوا کرتا ہے حتی کہ ہڈیوں اور اوتار (Tenlens) کے ذریعہ بھی

163

ہو تا ہے۔ کلانی طحال میں زیادہ ورم کی وجہ سے درد پیدا ہو تا ہے حتی کہ وہ بائیں ہنسلی اور مونڈھے تک جاپہونچتا ہے لہذا ضروری ہے کہ اس کی جستجو کی جائے تاکہ غلطی نہ ہو سکے۔ (جالینوس)

تیز بخار، مسلسل شدید درد پہلو سے شروع ہو کر ہنسلی اور شانوں تک پہونچتا ہے۔ شدید چبھن ہوتی ہے تنگی تنفس اور شروع میں خشک کھانسی آتی ہے۔ اس نے بعد مریض جھاگ دار تھوک خارج کرتا ہے۔ اس کے بعد خونی یا صفراوی تھوک آتا ہے۔ مریض ہمیشہ ماؤف پہلو کے بل سوتا ہے۔ بے خوابی، زبان میں خشکی اور کھردراپن ہوتا ہے اعراض میں اضافہ ہو جائے اور انتہا پر پہونچ جائیں تو ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ رخسار اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ پیٹ چلنے لگتا ہے، نبض پوشیدہ اور تیز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تنفس بھی تیز ہو جاتا ہے۔ ٹوٹ ٹوٹ کر پسینہ آتا ہے۔ اخراج مادہ مشکل ہو جاتا ہے کبھی آسان بھی ہو تا ہے۔ کبھی سیاہ، سرخ، اور زرد ہو تا ہے، کبھی گلابی یا سبز ہو تا ہے۔ کبھی بدبودار ہو تا ہے۔ نبض مختلف ہوتی ہے۔ دائیں پہلو میں درد بائیں پہلو کے مقابلہ میں زیادہ سخت ہو تا ہے کیونکہ پھیپھڑا قریب تر ہو تا ہے۔ بعض اطباء فرماتے ہیں کہ بائیں پہلو کا درد زیادہ تیز ہو تا ہے کیونکہ یہ دل سے قریب تر ہو تا ہے۔ مذکورہ اعراض میں افاقہ ہو اور مریض ہمیشہ گدی کے بل سوئے، ہاتھ پیر گرم نہ ہوں، رخسار کی ہڈیاں سرخ ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مرض ذات الریہ کی جانب منتقل ہو گیا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں بخار کی باریاں بالعموم ناغہ دیکر آتی ہیں چبھن کا درد ذات الجنب میں ہو تا ہے کیونکہ ورم جھلی کے اندر ہو تا ہے۔ یہی حال حساس جھلیوں کے اندر پیدا شدہ دردوں کا ہوا کرتا ہے۔ چونکہ یہ جھلی بعض آلات تنفس کا ایک جزء ہوتی ہے اس لئے تنفس میں تبدیلی بھی ضرور واقع ہوتی ہے۔ پھر چونکہ یہ دل سے قریب بھی ہوتی ہے اس لئے مذکورہ التہاب کی آنچ دل کو پہونچنے سے بخار بھی ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے کی ساخت، سخت اور تخلخل ہوتی ہے اس لئے پھیپھڑے سے قریب ہونے کی وجہ سے ورم حار سے پیدا شدہ پیپ پھیپھڑے کے اندر بھی پہونچتی ہے اس طرح کھانسی بھی لاحق ہو جاتی ہے کیونکہ یہ پیپ کو خارج کرنے کے لئے پھیپھڑے کو حرکت دیتی ہے۔ شروع میں ہی اخراج مادہ کی تحریک نہیں ہوتی کیونکہ مادہ کم اور معمولی ہو تا ہے۔ اخراج مادہ تب ہی ہو تا ہے جب مادہ زیادہ جمع ہو جاتا ہے اور پختہ ہو جاتا ہے۔ ورم میں جس قدر صلابت ہو گی اور ترشح کم ہو گا اسی قدر اخراج مادہ میں تاخیر ہو گی۔

کیونکہ پھیپھڑے کے اندر داخل ہونے والی چیز ترشح نہیں پاتی مادہ تیزی سے نرم ہو کر پختہ ہو گا تو اخراج بھی تیز ہو گا۔ کیونکہ اس سے بہت سارا مادہ بہہ کر نکلتا ہے ورم کی خلط کس قسم کی ہے اس کا

164

اندازہ خارج ہوئے مادہ کے رنگ سے ہو گا۔ کبھی یہ جھاگ دار، کبھی شوخ سرخ کبھی سیر شدہ زرد، کبھی اس کے اندر رقیق زردی، کبھی سخت سرخ، اور کبھی سیاہ ہو تا ہے۔ جھاگ دار ورم کے بلغمی، شوخ سرخ، خالص صفراء، رقیق زرد زیادہ بلغم ملے ہوئے صفراء، اور سیاہ سوداوی فضلہ کی علامت، سخت سرخ مذکورہ بالا رنگوں سے کم خراب ہو تا ہے اس لئے صفراء سے زیادہ فضلہ دمویہ کا پتہ دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بالا تمام مادوں کے مقابلہ کم تکلیف دہ ہو تا ہے اسی طرح سیاہ مادہ سب سے بڑی آفت اور ہلاکت کی سب سے بڑی علامت ہو تا ہے۔ ان مادوں کے اندر جتنی طاقت ہو گی اتنی ہی مریض کی قوت اور جتنی اس کے اندر کمزوری ہو گی اتنی ہی مریض کے اندر کمزوری سمجھی جائے گی۔ نبض کے اندر صلابت کی راہ سے تناؤ ہو گا تو اس بات کی علامت ہو گا کہ ورم کسی عصبی عضو کے اندر ہے۔ منشاری کے راہ سے ہو تو بیماری ورم کی صورت میں ہو گی۔ نبض سریع متواتر عظیم کی راہ سے ہو تو یہ کیفیت بخار کی علامت ہو گی۔ (جالینوس)

پہلو کے اندر ورم بڑی حد تک گہرا ہو تو سیلان مواد کے منقطع ہو جانے کے بعد پچھنہ لگانا مفید ہے کیونکہ پچھنہ مواد کو اندر سے جذب کر کے باہر لے آتا ہے اس وقت ورم کا تحلیل ہونا ممکن ہو جاتا ہے۔ خارج ہونے والا مادہ ذات الجنب میں صفراوی ہو تو مادہ دموی کے مقابلہ میں اسے فصد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ مؤخر الذکر زیادہ محفوظ اور مقدم الذکر زیادہ خراب ہو تا ہے سینہ اور پہلو کے درد کے ساتھ جسے کھانسی نہ آتی ہو اسے ورم نہیں ہو تا۔ نہ ہی کوئی پھوڑا ہو تا ہے کیونکہ ورم سے کسی چیز کا بہنا لازم ہے۔ اس سے کھانسی اور اخلاط میں تحریک ہو گی۔ خارج ہونے والا مادہ سرخ ہو تو بیماری فلغمونی ہو گی۔ شوخ سرخ ہو تو بیماری حمرہ، جھاگ دار ہو تو بلغم سے ملا جلا خون اور سیاہ، ورم کے سوداوی کی علامت ہے۔ چبھن سے زیادہ تناؤ تو کثرت اخلاط کی دلیل ہے، چبھن سے اخلاط کی کیفیت کا علم ہو تا ہے۔ بیماری کسقدر ہے اس کا اندازہ بخار اور درد کی مقدار سے کریں اور خارج ہونے والا مادہ کی خرابی اور تاخیر اور اخراج مادہ کے اندر دشواری کا ہونا خراب ہے کیونکہ مادہ کے اندر تاخیر کا نہ ہونا اور بہ سہولت خارج ہونا عمدہ ہو تا ہے یہی حال بھوک کے زائل ہو جانے ظاہری نفخ کی کمی، عدم نفخ، تنفس، بے خوابی، فساد عقل اور مرض کو مریض کا کم برداشت کرنے کا بھی ہے۔

فرض کرلیں کہ اس بیماری کے اندر بخار، بے خوابی اور فساد عقل زیادہ ہے، مگر خارج ہونے والا مادہ خالص سرخ اور سیاہ نہیں، شروع بیماری سرخ، زرد یا جھاگ دار رہا ہے پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد تبدیل ہو کر پختگی کی جانب آگیا ہو تو ایسی حالت میں بخار اور دیگر اعراض کی شدت سے گھبرانا مناسب نہیں ہے یہ ساری باتیں اس لئے پیش آتی ہیں کہ ورم پیپ جمع کر رہا ہو تا ہے۔ پیپ جمع

165

کرنے کے وقت اعراض بڑے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مریض کثرت سے مادہ خارج کرنے لگتا ہے، مقدم الذکر تمام اعراض اور سینہ اور پھیپھڑے کے تمام امراض کے مقابلہ میں اخراج مادہ کے اندر تیزی لاتا ہے۔ مادہ خارج کرنے والے مریض کے اندر پختگی کا ظاہر ہونا تمام مہلک اعراض کا مقابلہ کرتا ہے۔ عضلات تنفس کی مدد بھی ہو تو مریض لامحالہ نجات پا جائے گا۔ (جالینوس)

اخراج مادہ مناسب ہو رہا ہو، مریض کو حقنہ یا دواء مسہل کی ضرورت نہ ہو تو جو کے دلیہ کے پانی کا حقنہ دیں کیونکہ فصد، اسہال اور حقنہ کی ضرورت نہ ہو تو مناسب یہ ہے کہ یہ پانی دیا جائے۔
(جالینوس)

ان حالات کے بعد ماء الشعیر پلانے سے بہت زیادہ فوائد حاصل ہوں گے۔ اس سے اخراج مادہ میں آسانی، معدہ کو قوت اور آلات تنفس کا تنقیہ ہوتا ہے۔ قابض اشیاء سے مریض پرہیز کرے کیونکہ اخراج مادہ کی راہ میں یہ چیزیں رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں اور مریض پر اختناقی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اس کا تجربہ کیا جا چکا ہے مریض نے ماء الشعیر یا ماء العسل نہ پیا ہو تو ماء السعل ماء الشعیر ہی کا کام کرتا ہے البتہ ماء الشعیر کی طرح یہ قوت نہیں پہونچاتا لہٰذا اس کے ساتھ مریض کو چٹانی مچھلی عرق کراث وشبث اور نمک وزیتون میں ابال کر ایک معتدل مقدار میں دیں۔ البتہ اعصابی یا رحمی بیماری ہو تو اسے نہ دیں اصل السوس یا فراسیون ماء العسل کے ساتھ پینے سے سینہ کے فضلات اچھی طرح پختہ ہوتے ہیں اور اخراج میں سہولت ہوتی ہے۔ اس بیماری کے اندر جو لوگ بسرعت اختناقی کیفیت لاحق ہو جانے سے مر جاتے ہیں ان کے پہلو پر کیا معلوم ہوگا جیسے چوٹ پڑی ہو۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں آنے والا خون جو ورم کا سبب بنتا ہے قوت حیوانی کی طرح مر جاتا ہے تو خارج سے اس جگہ کو سبز کر دیتا ہے۔
(جالینوس)

تکمید سے ذات الجنب کا درد خشک ہو جاتا ہے کیونکہ تکمید جلد کو سخت اور خون کے ایک حصہ کو تحلیل کر دیتی ہے البتہ جسم کے اندر امتلائی کیفیت ہو تو تکمید تحلیل سے زیادہ یہاں مواد کھینچ لائے گی اور اس جگہ میں بخاری کیفیت پیدا کرے گی چنانچہ اس مقام میں تناؤ پیدا ہوگا جس سے درد میں اضافہ ہوگا۔ تکمید کے ذریعہ ذات الجنب میں درد تحلیل نہ ہو تو فصد، یا مسہل کے ذریعہ جسم کا اچھی طرح استفراغ کر دیں۔ باب التکمید کا مطالعہ کریں تاکہ تکمید کی کیفیت کا علم رہے درد نیچے ہو رہا ہو تو تکمید کا اسپر اثر ہوگا اور اگر ہنسلی کی ہڈیوں تک جا رہا ہو تو فصد ہی اسے تحلیل کرے گی۔ نیچے درد میں فصد کرنا کم مفید ہے۔ تکمید سے درد تحلیل نہ ہو تو زیادتی نہ کریں بلکہ استفراغ کی جانب توجہ دیں کیونکہ تکمید سے پھیپھڑا خشک ہوتا ہے اور پیپ جمع ہونے لگتی ہے۔ درد ہنسلی تک پہونچے تو فوراً ہی یہاں یا چھاتی کی

166

طرف یا پورے حجاب کے اوپر ثقل محسوس ہوگا۔ باسلیق کی فصد کھول کافی مقدار میں خون خارج کردیں حتی کہ خارج ہونے والے خون کا رنگ بدل جائے۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے بالائی اجزاء میں ہوتا ہے، ورم جب اس گوشہ میں ہوتا ہے تو درد میں ہنسلی اور بازو بھی شریک ہو جاتا ہے۔ درد پسلیوں کے سروں کی جانب متوجہ ہو تو مسہل ادویات کے ذریعہ استفراغ کریں کیونکہ فصد باسلیق اس گوشہ سے خون کو جذب کرتا ہے مگر سرعت سے نہیں۔ اس لئے بہ سرعت فائدہ نہیں پہونچتا۔ سینہ کا نچلا گوشہ ایسی رگوں سے غذا پاتا ہے جو دل تک پہونچنے سے پہلے گہری رگ (عرق عمیق) سے نکلتی ہیں۔ خون کا تغیر یہ بتائے گا کہ ورم کا خون بیشتر نکل چکا ہے اور اب رگوں کا خون خارج ہونے لگا ہے اخراج خون سے قوت گر جاتی ہے گو اس کا اخراج عظیم فائدہ کا حامل ہے۔ مگر حفظان قوت کی بات نگاہوں میں زیادہ رہنی چاہئے۔ (جالینوس)

درد اس مقام پر پہونچے جو پسلیوں کے سروں کے نیچے ہے تو مسہل استعمال کریں۔ (بقراط)

شوصہ کے ہمراہ زور کا بخار ہو تو مسہل سے اجتناب کریں، فصد کھولیں کیونکہ اس حالت کے اندر فصد کھولنا ذات الجنب سے محفوظ رکھتا ہے۔ مراد وہ درد ہے جو نچلے حصوں میں ہوتا ہے۔ گو اس کا فائدہ ویسا نہیں ہے جیسا کہ اوپری حصہ میں ہونے والے درد میں ہوتا ہے مگر پھر بھی بے خطرہ ہے۔ مسہل بیحد خطرناک ہے۔ بالخصوص جب کہ مریض کا مزاج معلوم نہ ہو۔ اور نہ ہی دیئے جانے والے مسہل کی مقدار معلوم ہو۔ اس سے بڑے نقصانات لاحق ہوتے ہیں۔ مریض کو بخار ہو گیا تو ایسا یا تو اس لئے ہوگا کہ اسہال میں زیادتی سے کام لیا گیا ہو گا یا خلط کے اندر تحریک کردی گئی ہوگی اور مسہل نہ ہوا ہوگا۔ دوا کم کردیں گے تو نقصان اور بڑھ جائے گا۔ البتہ مریض کا مزاج اچھی طرح معلوم ہو، دوا کی مناسب مقدار بھی معلوم ہو تو مسہل دیں۔ ایسے مریضوں کے لئے بہترین مسہل ایارج ہے۔ ایارج کے اندر خربق ہو تو یہ سقمونیا سے بہتر ہے۔ اسہال رک جائے تو مریض کو ماء الشعیر دیں۔ یہ مریض کے مزاج کی تعدیل اور جسم سے باقی ماندہ مادہ کو خارج کردیتا ہے۔ ماء الشعیر کی مقدار اس دن عام معمول سے کم ہونی چاہئے۔ اس کے بعد حسب معمول دیں۔ درد میں سکون ہو جائے تو مزید اضافہ کردیں۔ مادہ پک جانے کے بعد حمام کرائیں ایسی صورت میں حمام بیحد مددگار اور مفید ثابت ہوگا کیونکہ اخراج اخلاط میں آسانی پیدا کرے گا۔ (جالینوس)

حجاب میں پیدا شدہ ورم کے بعد چبھن کا درد، غشی زیادہ ہو تو تشنج اور نبض صلب منشاری ہو جاتی ہے۔ ذات الجنب کے اندر نبض کی منشاریت تھوڑی ہو تو ورم آسانی سے پختہ ہوتا ہے اور تیزی سے بحران آجاتا ہے لیکن اگر بیحد طاقتور عظیم اور واضح ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ ورم ردی ہے اور

167

مشکل سے پختہ ہوگا۔ بایں ہمہ مریض طاقتور ہو تو انجام یہ ہے کہ پیپ پڑے گی، سل ہوگا اور مریض دبلا ہو جائے گا، کمزور ہوگا تو مر جائے گا۔ تواتر نبض شدید ہو تو ذات الریہ یا غشی لاحق ہوگی۔ تواتر کم ہو مریض کو نیند آجائے گی یا پھر اعصاب کے اندر کوئی آفت آنے والی ہوگی۔

فلغمونی نام کا ورم حار پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی میں ہو تو یہی ذات الجنب ہے۔ یہ ورم مجتمع ہو کر پیپ پیدا کرکے اور پھٹ جائے تو اجتماع پیپ کہا جائے گا۔ اس قسم کا ورم پھیپھڑے کے اندر ہو تو ذات الریہ اور پیپ پڑنے کے بعد پھٹ جائے تو سل کہلائے گا۔ (جالینوس)

پھیپھڑے اور پسلیوں کی بیماری میں خارج ہونے والا سب سے عمدہ مادہ وہ ہے جو سہل الخروج اور تیز ہو۔ تیز سے مراد یہ ہے کہ بیماری کی ابتدا سے تھوڑے ہی وقت کے بعد خارج ہونا شروع ہو جائے۔ یہ بیماری کے کم ہونے اور قریب الختم ہونے کی دلیل ہے۔ سہل الخروج سے مراد یہ ہے کہ خلط گاڑھی ہو نہ رقیق کیونکہ گاڑھی خلط مشقت ہی سے نکلتی ہے۔ اسے نکلنے کے لئے سخت طاقت درکار ہوتی ہے۔ رقیق خلط دباؤ پر پھسل کر نیچے چلی جاتی ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر منتشر ہو جاتی ہے۔ لہذا اس کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ خارج ہونے والا عمدہ مادہ وہ ہوتا ہے جس کے اندر سرخی سفیدی میں ملی جلی نظر آتی ہے۔ ملی جلی نہ ہو تو یہ صفراء خالص کی علامت ہے۔ بیماری کے ابتدائی مرحلہ سے خارج ہونے والا مادہ نہایت تاخیر سے خارج ہو، پھر سرخ یا زرد ہو، تھوک کے اندر شدت سے ملا جلا نہ ہو تو اس کا اخراج مسلسل کھانسی کے ذریعہ ہوگا۔ یہ ردی ہے۔

خالص سرخ مادہ جب کہ بلغم سے ملا جلا نہ ہو خطرہ کی علامت ہے۔ سفید لیسدار گول مادہ غیر مفید ہے۔ خالص سرخ خطرہ کی علامت اس لئے ہے کہ بہ کثرت خالص صفراء کی دلیل ہوتا ہے۔ سفید لیسدار گول مادہ سوختہ بلغم سے بنتا ہے۔ پسلیوں کے اندر ورم کے سبب یہ دونوں پیدا ہوں تو عمدہ نہیں ہوتے۔ سبز اور جھاگ دار ردی میں کیونکہ ایک اس بات کی علامت ہے کہ ورم کا سبب تیز صفراء ہے دوسرا اس بات کی علامت ہے کہ ریاح غلیظ رطوبتوں میں پھنس گئی ہے جس کا نکلنا مشکل ہے یا پھر اس بات کی علامت ہے کہ آتشی حرارت موجود ہے جو خارج ہونے والے جھاگ کے مطابق ہے۔

مادہ سیاہ ہے تو مذکورہ بالا دونوں مادوں سے زیادہ خراب ہے کیونکہ یہ ورم کا سبب مرہ سوداء کو ظاہر کرتا ہے یہ سب سے بُرا سب سے دیر تک باقی رہنے والا اور مشکل سے تحلیل پذیر زخم ہوتا ہے۔ حلق سے اوپر کوئی چیز پہونچے بغیر خارج ہو جانے پھر حلق میں امتلاء موجود ہو تو حتی کہ اس میں کھولنے کی کیفیت پیدا ہو جائے تو یہ ردی ہے۔ زکام اور عطاس سینہ کی تمام بیماریوں میں دونوں ردی ہیں، خواہ بیماری سے پہلے لاحق ہوں یا بعد میں۔ زکام سے سینہ کی جانب اخلاط بہ کر آتے ہیں۔ چھینک

168

تحریک پیدا کر کے سینہ کو ہلا دیتی ہے۔ مرض یہ عرصہ گزرنے کے بعد یہ عارض ہوں تو پھیپھڑے کے اندر بیماری کے دراز اور بڑھی ہوئی ہونے کی خبر دیتے ہیں اور پتہ چلتا ہے کہ سر کو نقصان پہونچ گیا ہے۔

تھوک کے اندر کچھ خون شامل ہو مگر زیادہ نہ ہو اور سرخ ہو۔ بیماری ذات الریہ کی ہو تو اگر بیماری کے شروع میں ہے تو بے حد سلامتی کی علامت ہے۔ سات دن یا اس سے زیادہ گزر جانے کے بعد بھی علیٰ حالہ باقی ہو تو مریض کے بچنے کی امید کم رکھیں کیونکہ اعضاء کے اندر پیدا شدہ اورام کی وجہ سے ورم پیدا کرنے والی خلط کے جنس کی پیپ بہتی ہے۔ یہ خلط صفراوی ہو تو خارج ہونے والا مادہ زرد، سرخ ہو تو خون شوخ سرخ ہو تو صفراء اور خون سے ملا جلا اور سرخ ہو تو ورم پیدا کرنے والی شئے خون ہو گی جو محمود علامات میں سے ایک ہے۔ اس کے بعد پھیپھڑے کی کسی رگ کے پھٹنے کے درمیان فرق یہ ہے کہ اس میں خارج ہونے والا مادہ خالص خون ہو گا اور زیادہ مقدار میں ہو گا مگر دوسرے میں خالص خون نہ ہو گا بلکہ رطوبتوں سے ملا جلا ہو گا اور زیادہ مقدار میں نہ ہو گا۔ خارج ہونے والا مادہ بالعموم چوتھے دن سے لیکر ساتویں دن تک پختہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تبدیل ہو جاتا ہے۔ بحالہ باقی نہیں رہتا۔ پختہ نہ ہو سکے، ساتویں دن بھی مادہ علی حالہ باقی رہے تو طول مرض کی آگاہی دیتا ہے کیونکہ اس کا پختہ ہونا دشوار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس طول مدت میں طاقت گرے بغیر نہیں رہتی یا مریض پر جنون طاری ہو جاتا ہے۔ لہذا طبیعت کو طاقت پہونچانا لازم ہے۔ خارج ہونے والے ہر مادہ میں درد کے اندر سکون نہ ہو تو یہ ردی ہے۔ سیاہ سب سے زیادہ ردی ہے۔ مگر کسی بھی صورت درد میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ سب سے عمدہ ہے۔ الا یہ کہ مریض کی عقل فاسد ہو گئی ہو لہذا درد کا احساس نہ کر سکے۔ سرخ اور زرد مادہ سب سے کم خطرناک ہے سیاہ سخت خطرناک ہے۔ لازم ہے کہ رنگ، مادہ کے بہ آسانی خارج ہونے، طاقت، خارج ہونے والے مادہ کے ذریعہ مریض کو فائدہ یا نقصان پہونچنے، طاقت کی مقدار، اور پختہ ہونے کے زمانہ سب کی علامات کو پیش نظر رکھیں۔ پھر حکم لگائیں۔ اخراج مادہ، اسہال، فصد اور تکمید، کسی تدبیر سے بھی درد کے اندر سکون نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری پیپ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس کے ساتھ سلامتی کی علامات موجود نہ ہوں تو مریض موت کی جانب قدم بڑھا رہا ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ جس کیفیت میں سلامتی کی علامت موجود ہوں مگر علاج سے درد کے اندر سکون نہ پیدا ہوتا ہو وہ سہل اور مہلک امراض کے مابین مقام رکھتی ہے۔ پیپ پڑ جانے اور صفراء کے بعد تھوک اس پر غالب ہو تو یہ ردی ہے۔ خواہ کسی طرح خارج ہو۔ یعنی کبھی زرد مادہ خارج ہو، کبھی پیپ، یا کبھی دونوں ملے جلے کیونکہ جو اورام جسم کے بالائی حصوں میں پیپ پیدا کرتے ہیں، پھر ان میں کچھ پیپ زدہ ہوں اور کچھ پیپ زدہ نہ ہوں۔ اسی کے

169

ساتھ کوئی ردی علامت بھی موجود ہو تو اس کی خرابی بیحد سخت ہو گی۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ طبیعت خلط کو پختہ کرنے کا ارادہ کیا مگر خلط نے اسے قبول نہیں کیا۔ (جالینوس)

تمام اخلاط نے قبول نہیں کیا۔ (مؤلف)

بالخصوص وہ مریض جس میں پیپ پڑی ہو اور بیماری پر سات دن کا عرصہ گذر چکا ہو۔ اس طرح کا مادہ جو مریض خارج کر رہا ہو چودھویں دن اس کی موت کے منتظر رہیں۔ الا یہ کہ خارج ہونے والا مادہ محمود اور عمدہ ہو۔

فرض کر لیں کہ ایک مریض طاقت اور عمر میں متوسط الحال ہو۔ اس نے ساتویں دن، غیر خالص پیپ خارج کی ہو۔ پیپ صفراوی رطوبت سے ملی جلی ہو تا کہ اس باب میں بھی وہ متوسط الحال رہے۔ ایسے مریض کے حق میں کوئی عمدہ علامت ظاہر ہو تو بھی اس کی موت چودھویں دن سے بڑھ کر آگے ہو گی اور اگر کوئی ردی علامت ظاہر ہو تو یہ کیفیت ردی ہو گی اور کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو اس کی موت اس میں ہو گی کیونکہ یہ متوسط وقت ان دونوں اوقات کے مابین ہے جن میں ایک تو اس بیماری کا ہے جو بیحد ردی ہے اور دوسرا اس بیماری کا ہے جو کم ردی ہے۔ لہذا لازم ہے کہ ردی اور جید علامات کو تول کر مرتب کر لیں۔ مہلک تھوک کے ہمراہ بعض خراب علامات اور پہلا درجہ ظاہر ہو تو مریض اگیارہوں ہی دن سے آگے باقی نہ رہے گا۔ باقی غیب کا علم تو اللہ کو ہے۔ اس سے بھی کم مدت میں مریض ہلاک ہو جائے گا بشرطیکہ ایک علامت سے زیادہ علامتیں ظاہری ہو جائیں مگر اس کے ساتھ بعض عمدہ اور محمود علامات موجود ہوں تو بیماری تیسرے ہفتہ تک خاتمہ پر ہو گی۔ علامتیں ملی جلی ہوں تو پھر اس پر وقت کا قیاس کر لیں۔ مریض کی قوت مزاج اور وقت بھی مریض کے حق میں اور مریض کے خلاف دلیل بنتے ہیں۔

پہلے مرحلہ میں پیپ ساتویں دن پڑ جاتی ہے حتی کہ خلط بیحد گرم ہو جاتی ہے بالعموم دسویں دن سے لیکر چالیسویں اور ساٹھویں دن تک پڑتی ہے۔ پیپ پڑنے کی علامت یہ ہے کہ جوڑی ہو گی۔ اس کے بعد بخار آئے گا کیونکہ پیپ اعضاء شریفہ کے اندر سوزش پیدا کر کے انہیں فاسد کرے گی تو اس سے وہی کیفیت پیدا ہو گی جو زخموں کے اندر تیز دوائیں پیدا کرتی ہیں۔ جوڑی کے بعد سخت بخار آئے گا۔ مریض کو بوجھ محسوس ہو گا کیونکہ خلط ایک ہی جگہ مجتمع ہو گی۔ اس دن سے لیکر بیسویں، چالیسویں اور ساٹھویں دن تک پھوڑے کے پھٹنے کا انتظار کریں۔

پیپ پڑنے کے خالص اعراض یہ ہیں کہ خلط تین مرحلوں سے گذرے گی۔ ۱۔ جوڑی، ۲۔ ثقل، ۳۔ سخت بخار۔ شوصہ کی بیماری سے بھی زیادہ۔ پیپ سینہ کی دونوں تجویفوں میں سے آخری تجویف

170

میں جمع ہو گی۔ پھیپھڑا کھل گیا ہو تو ممکن ہے کہ کبھی دونوں طرف جمع ہو اور صرف ایک جانب۔ پیپ کس جانب مجتمع ہوئی ہے اس کا پتہ اس جانب شدت حرارت ثقل سے چلے گا۔ مریض کو کسی ایک پہلو سلائیں۔ اگر اس نے بالائی جانب میں ثقل محسوس کیا تو پیپ اسی جانب ہو گی۔ پیپ پڑنے کی ابتدا کا اندازہ انہی علامات سے کریں جنہیں ہم نے بیان کیا ہے۔ یعنی جوڑی پہلے سے زیادہ شدید بخار، اور ثقل۔ باقی جن مریضوں کے اندر مرض مستحکم ہو چکا ہو تو اس کا معاملہ بالکل روشن ہو گا۔ علامات زوردار ہوں گی جو حسب ذیل ہوں گی۔ مسلسل بخار۔ دن میں چھپا ہوا باریک مگر رات میں تیز تر۔ بیحد پسینہ کا آنا۔ کھانسی سے آرام محسوس کرنا۔ کوئی قابل اعتنا چیز خارج نہ کرنا۔ آنکھوں کا دھنسنا، رخسار کا سرخ ہو جانا۔ انگلیوں سے ناخونوں کا ٹیڑھا ہو جانا۔ انگلیوں کا گرم ہونا بالخصوص ان کے کناروں کا گرم ہونا۔ پیروں میں ورم آ جانا کھانے کی خواہش کا زائل ہونا۔ جسم میں آبلوں کا پڑنا۔

جن کے پھیپھڑوں میں، یا سینوں کی آخری فضا میں یا دونوں میں یا پسلیوں پر استر کرنے والی جھلیوں کے اندر پیپ جمع ہو جاتی ہے اطباء انہیں اور "متقیحین" کہتے ہیں۔ اس پیپ کا بہ سہولت اور بہ سرعت اخراج نہ ہو تو انجام سل ہوتا ہے۔ سل ہو جاتی ہے تو دائمی بخار رہنے لگتا ہے جو رات میں تیز ہو جاتا ہے۔ حمی دق میں جو لوگ مبتلا ہوتے ہیں ان سب کی کیفیت یہی ہوتی ہے۔ رات میں حمی دق کے اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ اعضاء اصلی زیادہ گرم ہو جاتے ہیں غذا اور نیند کے وقت یہ مرطوب ہوتے ہیں تو اسی طرح کھول اٹھتے ہیں جس طرح پانی کے اندر پڑنے پر چونا کھولتا ہے۔ پسینہ ضعف قوت کی وجہ سے آتا ہے کیونکہ غذا جسموں سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ مریض کے اندر کھانسنے کا اشتیاق پیدا ہو جاتا ہے۔ سینہ کے اندر پیپ رکی ہوتی ہے اس کی وجہ سے ایک طرح کی امتلائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

مریض قابل اعتناء شئے کا اخراج اس لئے نہیں کرتے کہ اگر ایسا ہو تو راحت پا جائیں۔ مادہ کا گاڑھا پن اور پھیپھڑے کو گھیرنے والی جھلی کی کثافت اور ضعف قوت سب اخراج کی راہ میں حائل ہوتی ہیں۔ پیپ کا مریض بچتا ہے یا سل میں مبتلا ہو جاتا ہے اسکی سب سے بڑی علامت یہ قرار دیں کہ مریض کے اندر طاقت کیا ہے۔ اگر طاقت موجود ہے تو ممکن ہے کہ تمام پیپ کو خارج کر دے۔ کبھی بذریعہ پیشاب کو وہ خارج کر دیتا ہے۔ پیپ شروع میں کسی نالی کے اندر نہیں بہتی بلکہ اعضاء کی تجویف تحلیل ہوتی ہے تو اس کا بہاؤ ہونے لگتا ہے۔ ایک شخص کو جس کے سینہ کے اندر پیپ پڑ چکی تھی میں نے خود دیکھا کہ وہ پیپ کا پیشاب اور پاخانہ کر رہا تھا۔ اس طرح وہ ہلکا ہو گیا۔ اس کا پھوڑا پھٹ کر سینہ کی تجویف میں جمع ہو گیا تھا۔

171

آنکھوں کا اندر دھنس جانا، یہ تمام حمیات مزمنہ بالخصوص اس بخار کا جس کی یبوست شدید ہوتی ہے لازمہ ہے۔ رخسار کی سرخی پھیپھڑے کے اندر پیدا شدہ حرارت کا نتیجہ ہوتی ہے نیز کھانسی بھی یہ کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ یہ دونوں باتیں ملکر چہرے اور پورے سر کو سرخ کر دیتی ہیں سر کی جانب پھیپھڑے کے اندر موجود مواد سے ابخرات اٹھتے ہیں اس لئے وہ سرخ ہو جاتا ہے ناخن میڑھے ہو جانے کا سبب یہ ہے کہ ناخن کا وہ گوشت گل جاتا ہے جو اسے دونوں طرف سے اپنی جگہ پر مضبوط رکھتا ہے۔ انگلیاں گو تمام بخاروں میں سرد ہو جاتی ہیں مگر دقی بخاروں میں گرم رہتی ہیں کیونکہ یہ بخار اعضاء اصلیہ کے اندر ہوتے ہیں۔ گرمی بیرون سے زیادہ انگلیوں کے اندرونی حصوں میں ہوتی ہے کیونکہ یہاں رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ مریضان دق کی حرارت وہیں ظاہر ہوتی ہے جہاں رطوبت ہوتی ہے۔ پیر اس لئے متورم ہو جاتے ہیں کہ اعضاء کی موت یہیں سے شروع ہوتی ہے کیونکہ دل سے یہ دور ہوتے ہیں۔ کھانے پینے کی خواہش اور قوت غاذیہ بھی مر جاتی ہے۔ جسم کے اندر چھالے اکال خلطوں کے اجتماع کی وجہ سے پڑتے ہیں۔

پھوڑے جلد پھٹے گا یا دیر میں اس کا اندازہ درد، سوء تنفس، اور کھانسی سے ہوگا۔ چنانچہ درد، سوء تنفس اور کھانسی جلد شروع ہو گئی ہے تو پھوڑا پیپ پڑے کے بعد تقریباً بیس دن میں پھٹ جائے گا۔ یہ اعراض دیر سے رونما ہوں گے تو اس مدت کے بعد ہی پھٹے گا۔ پھٹنے سے پہلے درد، سوء تنفس اور اخراج مادہ میں اضافہ ہوگا۔ (جالینوس)

پھوڑا جلد پھٹے گا یا دیر میں ؟ اس کا انحصار درد، عسر تنفس اور کھانسی پر ہے تفصیل یہ ہے کہ اگر یہ باتیں مسلسل اور زور دار ہوں...... (جالینوس)

تو پیپ پڑنے کے بعد یہ خبر دیں گی کہ پھوڑا جلد پھٹے گا۔ ورنہ تاخیر ہو گی (مؤلف)

پیپ پڑنے سے پہلے اگر یہ باتیں مسلسل اور زور دار ہیں تو پھوڑا جلد پھٹے گا۔ برعکس حالت برعکس انجام پیش کرے گی۔ (مؤلف)

مادہ پھٹے گا تو لازماً متصل حصہ جسم میں فساد پیدا کرے گا، اس سے سوزش، بیش درد، اور درد کے زیادہ ہونے کی وجہ سے عسر تنفس بھی بڑھا ہوگا۔ کھانسی اس پتلی پیپ کی وجہ سے بڑھ جائے گی جو پیپ زدہ مقام سے خارج ہو گی۔ (جالینوس)

پیپ زدہ مریضوں میں سب سے محفوظ وہ مریض ہوتا جس کا پھوڑا پھٹتے ہی تیزی سے بخار غائب ہو جائے اور بھوک لگنے لگے۔ جسے ذات الریہ کی بیماری ہو اور تدبیر علاج کے وقت نچلے مقامات پر پھوڑے نکل آئیں تو ان میں پیپ پڑ جاتی ہے اور یہ ناصور ہو جاتے ہیں، اس کی وجہ سے مریض بچ

172

جاتا ہے۔ اس طرح کے پھوڑے جو بیرونی جانب پھٹتے ہیں ان لوگوں میں متوقع ہوتے ہیں جن کی یہی حالت ہوتی ہے۔ یعنی بخار لگا رہتا ہے (بقراط)

بخار لگا نہ رہے تو خلط کے اندر سستی ہوگی اور دیر لگے گی۔ (مؤلف)

جن مریضوں کے درد میں سکون نہیں ہوتا ہے وہ اس لئے کہ اگر درد میں سکون ہو جائے تو بیماری پر سکون ہوگی۔ طبیعت پھوڑا پیدا کر کے بیماری کا ازالہ نہ کر سکے گی۔ اس کے لئے مسلسل تحلیل سے اسے کام لینا پڑے گا۔ پیشاب کی مقدار زیادہ ہوگی نہ اس میں کثرت سے رسوب ملیں گے کیونکہ یہ بات ایک ایسے نضج کی علامت ہے۔ جس کے باعث طبیعت پھوڑا بنانے سے بے نیاز ہو جاتی ہے۔ تھوک کا اخراج بھی مناسب نہ ہوگا کیونکہ مناسب ہو تو پھوڑا بنانے کی ضرورت بھی نہ ہو۔ نیز شکم سے ڈھلک کر آنے والی چیز پر غالب، خالص صفراء نہ ہوگا کیونکہ اس طرح کی بیماریاں گرم ہوا کرتی ہیں۔ بحران بھی اس کی وجہ سے پھوڑے کے ذریعہ نہیں بلکہ اسہال وغیرہ کے ذریعہ ہوگا۔ یہ تمام باتیں مذکورہ بیان کے مطابق اور دیگر علامات سے سلامتی کی خبر دے رہی ہوں تو پھوڑے بننے کی توقع کریں کیونکہ ایسی صورت میں طبیعت اس بات سے بے نیاز نہ ہوگی کہ کوئی محسوس طرح کے ازالہ کی توقع کرے۔ وہ اس لئے کہ بیماری بالکل سکون میں نہیں ہوتی، لہذا نہ سختی کے ساتھ ازالہ کر سکے گی، نہ ہی اتنی گری ہوئی اور کمزور ہوگی کہ ازالہ بالکل نہ کر سکے۔ بلکہ حالت متوسط ہوگی، لہذا ازالہ بھی متوسط ہوگا۔ یہ پھوڑے کہاں پیدا ہوں گے، کیا چھاتیوں کے پاس؟ سینہ کے نیچے۔ نیچے انہی مریضوں میں پیدا ہوتے ہیں جو پسلیوں کے سروں کے نیچے التھابی کیفیت محسوس کرتے ہیں۔ جن مریضوں کی پسلیوں کے سروں کے نیچے نہ درد ہو، نہ مسلسل غلظت، اور پھر سوء تنفس عارض ہو تو ان میں کسی طرح کی پیپ نہیں ہوتی۔ التھابی کیفیت بغیر کسی ظاہری سبب کے پر سکون ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھوڑے چھاتیوں کے اوپر مائل ہو رہے ہیں، ذات الریہ کی بیماریوں میں جو پھوڑے بڑے، خطرناک اور زوردار نکلتے ہیں وہ سب کے سب سفید ہیں۔ سب سے افضل پھوڑا وہ ہے کہ جو اخراج مادہ کے بعد نکلے۔ اس کے اندر تغیر نمایاں ہوتا ہے اور حمرہ سے "تقیح" (پیپ پڑنے) کی جانب منتقل ہو چکا ہوتا ہے۔ (بقراط)

سرخ ہو یا زرد یا کسی رنگ کا بہر حال پہلی حالت سے منتقل ہو جانا ضروری ہے۔ (مؤلف)

کیونکہ یہ علامات غایت درجہ سلامتی کی ہیں۔ پھوڑا بہت جلد زائل ہو جائے گا اگر یہ بات نہ ہو، نہ ہی پیشاب گاڑھا اور اس کے اندر عمدہ رسوب ہوں تو گو مریض صحتیاب ہو جائے مگر پھوڑا اس

173

جوڑ کو..........(۱) کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس کے اندر وہ پیدا ہوا ہوتا۔ اس طرح کے پھوڑوں میں شدید سرخی اس لئے ہوتی ہے کہ مقام مرض سے وہ دور ہوتے ہیں۔ پیشاب اور تھوک کے تغیر کے بعد یہ پھوڑے بہتر اس لئے ہوتے ہیں کہ نچ سے دور ہو جاتے ہیں (بقراط)

یہ پھوڑے جس جگہ پیدا ہوتے ہیں وہاں کم مضر اس لئے ہوتے ہیں کہ ناپختہ ہونے کے مقابلہ میں پختہ ہونے کی صورت میں کم برے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ناپختہ حالت میں ان کا انصباب ہوتا ہے تو زخم خراب ہوتے ہیں۔ یہ پھوڑے اور بصاق (تھوک) کے ذریعہ مناسب اخراج مادہ کی راہ میں روکاوٹ بنیں، پھر بخار بھی لازماً رہتا ہے اس لئے یہ کیفیت ردی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں مریض کا فاسد العقل ہو جانا اور موت کے گھاٹ اتر جانا لازم ہے کیونکہ اس حالت کے ندر پھوڑوں کا اندر دھنسا ہوا ہونا یہ خبر دیتا ہے کہ اخلاط جسم کی گہرائی میں چلے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان مریضوں کے اندر یہ پھیپھڑے کی جانب پلٹیں گے۔ پھوڑے اندر کسی خیر کے تحت دھنس گئے ہیں تو بخار میں سکون ہو جائے گا۔ یہ کیفیت اخراج مادہ کے ذریعہ تنقیہ کے بعد ہوگی۔ تاہم اسے دھنسا نہیں بلکہ تحلیل اور صحتیابی کہیں گے۔ (بقراط)

یہ اخلاط دوبارہ پھیپھڑے کی جانب پلٹیں گے تو ان کا زخم کمزوری کی وجہ سے زیادہ سخت ہوگا۔ سوء تنفس شدید تر ہوگا۔ حجاب پر شدت کا زخم پہونچنے سے عقل فاسد ہو جائے گی (مؤلف)

ذات الریہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا پھوڑا نوجوانوں کے مقابلہ میں بوڑھوں کے لئے زیادہ مہلک ہے۔ باقی دیگر پھوڑے۔ (بقراط)

مراد ذات الجنب اور ان گوشوں کے اندر پیدا ہونے والے پھوڑے۔ یہ نوجوانوں کو زیادہ ہلاک کرتے ہیں۔ ذات الریہ سے نجات تو اس لئے حاصل ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مادہ کا اخراج ہو یہ اخراج سخت طاقت کا طالب ہے۔ نوجوان طاقتور ہوتے ہیں اس لئے وہ زیادہ تر اس سے نجات پا جاتے ہیں کیونکہ اپنی طاقت کی وجہ سے وہ مادہ کا اخراج بہ سرعت کر دیتے ہیں۔ ذات الجنب کی بیماری نوجوانوں میں شدت کی ہوتی ہے۔ اس میں ان کے مزاجوں کا دخل ہوتا ہے۔ اس لئے امراض بڑھ جاتے ہیں، بوڑھے حضرات اپنے مزاج کے سبب زیادہ پر سکون ہوتے ہیں اس لئے وہ اس بیماری کے اندر زیادہ محفوظ رہتے ہیں۔ (مؤلف)

ذات الریہ کے اندر تمام تر سہارا اس بات پر ہوتا ہے کہ پھیپھڑے کے اندر جو کچھ موجود ہے وہ نکل جائے کیونکہ مادہ دراصل اسی پھیپھڑے میں ہوتا ہے اور ابتداء ورم حار سے ہوتی ہے کیونکہ ذات

---

(۱) عبارت واضح نہیں ہے

174

الرئہ کہتے ہی اس حالت کو ہیں جس میں ورم حار خود پھیپھڑے کے اندر پیدا ہو اور اسی میں پیپ پڑ جائے۔ ذات الجنب میں ورم کی ابتدا پسلیوں کو ڈہانکنے والی جھلی سے ہوتی ہے اور اس میں پیپ پڑتی ہے۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ سلامتی کی علامات زیادہ تر اخراج مادہ کی آسانی کے پیش نظر ماخوذ ہوں۔ ذات الجنب کے اندر جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں سلامتی کی علامات ورم کے ساکن ہونے اور مادہ ورم سے خارج ہونے کے پیش نظر اخذ کی جائیں۔ (مؤلف)

مثلاً کسی مریض میں کوئی پھوڑا پیپ بننے کے بعد چالیسویں دن پھٹے اور مریض کی حالت پر غور کرنے کے بعد معلوم ہو کہ اس کا ورم حرارت اور برودت کے درمیان معتدل خلط سے اور معتدل وقت یا عمر میں بنا ہے۔ ایک دوسرے مریض میں ساٹھ دن کے اندر پھٹتا ہوا دیکھیں اور یہ معلوم ہو کہ اس کا ورم خلط بارد، ہلکے بخار، رطوبت، اور سوءِ مزاج بارد، کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح کسی کا بیس دن کے اندر اور برعکس ازیں پائیں تو یہ اسی اصول کے مطابق ہوگا۔ جس مریض کا پھوڑا تیس اور پچاس دن وغیرہ میں جس کو بیان کیا جا چکا ہے اس کے تمام حالات پر غور کرنے سے حقیقت پوشیدہ نہ رہے گی۔ اس عضو کو بھی معلوم کیا جا سکتا ہے جس میں پیپ وغیرہ بنی ہے۔

اخراج مادہ ذات الجنب میں کسی دن رونما ہو جائے تو کمی مدت کی علامت ہے۔ برعکس حالت برعکس انجام پیش کرے گی۔

کیس نامی ایک شخص کو ذات الجنب کی بیماری ہو گئی آٹھویں دن تک اس نے کوئی چیز خارج نہیں کی۔ البتہ خشک کھانسی کھانستا رہا۔ چونتیسویں دن بحران آیا حالانکہ اس کے مرض کا بحران بالعموم چودھویں آ جاتا ہے۔ آگے بڑھا تو بیسویں دن آ کر رہتا ہے۔ تین دن سے پہلے اس مریض نے کچھ مادہ خارج کیا ہوتا تو بحران ساتویں یا نویں دن آتا۔ زیادہ سے زیادہ اگیارہوں دن آتا۔ تیسرے دن اخراج مادہ کی ابتدا ہو گئی ہوتی تو بیماری چودہ دن سے آگے نہیں بڑھتی۔ وجہ یہ ہے کہ جن اعضاء کے اوپر کثیف سطح نہیں ہوتی مثلاً جسم پر ظاہری جلد کا ہونا۔ ان کے اندر پیدا ہونے والے اورام حارہ داخلی اعضاء کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں تو ابتداء میں پتلی پیپ کا ترشح ہوتا ہے، پھر وہ گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ظاہری اعضاء میں پیدا ہونے والا ورم جب جلد کے اندر ہوتا ہے تو اسے وہ پھاڑ دیتا ہے، شروع میں کچھ رقیق شئے کا ترشح ہوتا ہے اور جب ورم میں نضج پیدا ہو جاتا ہے تو یہ رقیق شئے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ کسی وقت اس ورم سے کوئی پیپ بہنے لگے تو اس ورم کا پختہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ دیر تک باقی رہتا ہے۔ یہی معاملہ داخلی ورم کا بھی ہوتا ہے۔ مریض جب کوئی چیز خارج نہیں کرتا تو اس کا مریض بیحد کچا ہوتا ہے کیونکہ اس کی مثال اسی خارجی ورم کی ہے جس سے کسی چیز کا ترشح نہیں ہوتا۔ خارج ہونے

175

والا مادہ اگر رقیق ہو گا تو عدم پختگی کے دوسرے درجہ میں، اور پہلے سے زیادہ گاڑھا ہو گا تو تیسرے درجہ میں ہو گا۔ خارج ہونے والا مادہ اگر غلیظ اور گاڑھا ہو گا تو اسے پختہ کہیں گے۔ یہی حال اس وقت ہوتا ہے جب مریض مساوی الاجزاء اور سفید تھوک خارج کرتا ہے اور اسی حالت کے اندر اپنی بیماری کے تمام ایام میں پتلے پن اور گاڑھے پن کے درمیان رہتا ہے، یہی نضج کامل ہوتا ہے۔ اسی طرح مادہ کا رک جانا ایک ایسی علامت ہے جو اصلاً نضج کی خبر نہیں دیتی۔ مریض جب رقیق شئے خارج کرنے لگتا ہے تو کمزور نضج ہوتا ہے خارج ہونے والے مادہ کا رنگ شوخ سرخ، یا سیر شدہ زرد ہو تو یہ محمود نہیں ہوتا خاکستری، زنجاری یا سیاہ ہو تو ہلاکت کی سب سے بڑی علامت ہے۔

استسقاء کے ہمراہ بخار ویسا ہی ہے جیسے نفث الدم کے ہمراہ ذات الجنب کیونکہ دونوں ہی ایک دوسرے کے برعکس ہیں، نفث الدم کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ داخلی طور پر اخلاط کو روکا جائے اور ذات الجنب اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ اخلاط کو خارج کیا جائے اور مادہ کو آسان اور بسرعت نکل جانے کی راہ پیدا کی جائے۔ (جالینوس)

سینہ کی فضا کے اندر پیپ جب زیادہ مقدار میں یکبارگی داخل ہو جاتی ہے تو اختناقی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ ذات الجنب کی بیماری چودہ دنوں کے اندر صاف نہ ہو جائے تو انجام کار پیپ بننے لگتی ہے۔ ایسی صورت کے اندر پھوڑا پھٹنے کے بعد چالیس دنوں میں مریض کا تنقیہ ہو جائے تو بیماری ختم ہو جاتی ہے ورنہ مریض سل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر بننے والا پھوڑا اخراج مواد کے ذریعہ صاف ہو جائے تو پیپ نہیں بنتی، مریض صحت سے ہو جاتا ہے۔ صاف نہ ہو پیپ بنتی ہے اور پھٹنے کے بعد مریض پیپ خارج کرتا ہے۔ چالیس دنوں کے اندر پیپ صاف ہو جائے تو مریض بچ جاتا ہے۔ ورنہ پیپ سے پھیپھڑے کے اندر فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

درد کے بیش ہونے سے علامت حاصل کی جاسکتی ہے پسلیوں کے اندر بیش درد ہو تو پہلی بات یہ ہو گی کہ بیماری پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہو گی اور خطرہ سے دور نہ ہو گی۔ اس کے لئے بیماری کے مطابق طاقتور علاج کی ضرورت ہو گی۔ درد کا حال یہ ہو کہ ہنسلی تک پہونچ رہا ہو تو فصد کی ضرورت ہو گی، نیچے، پسلیوں کے سروں کے نیچے ہو رہا ہو تو مسہل دینا ضروری ہے۔ درد تھوڑا ہو اور اس حد تک محسوس نہ ہو رہا ہو کہ اس کا اثر ہنسلی تک پہونچے نہ پسلیوں کے سروں کے نیچے تو ممکن ہے کہ درد پسلیوں کے مقام پر واقع اعضاء لحمی کے اندر ہو رہا ہو۔ اس لئے بے خطر ہے۔ کسی بڑے علاج کی ضرورت نہیں ہو گی۔ (مؤلف)

176

درد میں چبھن اس لئے ہوتی ہے کہ وہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہوتا ہے اوپر اور نیچے بھی جاسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ذات الجنب اور ذات الریہ کے مریض کو دست آنے لگتا ہے تو یہ خراب کیفیت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

دست جب ذات الجنب اور ذات الریہ میں آتے ہیں اور کم آتے ہیں تو پیشتر ہضم کی علامات موجود ہونے کی صورت میں مفید ہے۔ بر عکس ازیں بیمار کے ضعف ونقاہت کے وقت آخر میں آرہے ہو تو شرکت کے طور پر ضعف کبد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ایسی صورت میں پیٹ چلنے لگتا ہے جو ردی علامت ہے۔

پیپ زدہ مریضوں کو کی اور آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے بشر طیکہ سینہ کی فضا پیپ سے پر ہو چکی ہو۔ایسے مریضوں کو سخت تنگ تنفس لاحت ہوتی ہے۔ عسر تنفس کے سبب بھی انہیں داغنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ کھٹی ڈکار والوں کو ذات الجنب تقریباً نہیں ہوتا۔

ہم یہ بات کہہ چکے ہیں کہ ذات الجنب، پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے ورم کا نام ہے۔ نیز یہ کہ خارج ہونے والے مادہ کے رنگ سے ورم پیدا کرنے والی خلط معلوم کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ مادہ جھاگ دار ہوگا تو خلط بلغمی، مائل بہ سیاہی ہوگا تو خلط سوداوی، سرخ، زرد یا مائل بہ زردی و سرخی ہوگا تو خلط صفراوی، اور سیر شدہ سرخ ہوگا تو خلط دموی ہوگی۔ مؤخر الذکر مادہ خود خون پیدا کرتا ہے۔یا پھر پسلیوں کو ڈھانکنے والی جھلی سخت اور کثیف ہوتی لہذا وہ صرف لطیف صفراوی خلط ہی قبول کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن کے مزاج پر بلغمیت غالب ہوتی ہے انھیں ذات الجنب کی بیماری شاذونادر ہی ہوا کرتی ہے شاذونادر بھی اس وقت جبکہ بلغم کے اندر نمکینیت اور حدت پائی جاتی ہے۔ جس شخص کو کھٹی ڈکاریں آتی ہیں اس پر غالب بلغم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن کا مزاج نرم ہوتا ہے انہیں شوصہ کی بیماری کم ہی لاحق ہوتی ہے۔ بقیہ تمام امراض جو ذات الریہ کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں وہ خراب ہوتے ہیں کیونکہ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ورم بڑا اور خلط زیادہ ہے۔ پیپ زدہ مریضوں کو داغنے کے بعد صاف سفید پیپ نکلے تو محفوظ رہتا ہے۔ گرم بدبودار پیپ نکلے تو ہلاک ہو جاتا ہے۔ قدماء پیپ زدہ مریضوں کو داغا کرتے تھے تاکہ سینہ اور پھیپھڑے کے درمیان جمع شدہ پیپ خارج ہو جائے۔
(جالینوس)

کرنب سوختہ کر کے اس کی راکھ پیہ خر میں شامل کریں اور ماؤف پہلو پر ضماد کریں تو اس سے درد میں فوری سکون ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب کا مرض طاقتور ہوتا ہے تو درد بالعموم مراق شکم کے نیچے سے ہنسلی کی ہڈیوں تک

177

پہونچتا ہے اور پہلو میں منتقل ہو کر بیمار پسلیوں میں پھیلتا ہوا ان پسلیوں تک پہونچتا ہے جو بیمار نہیں ہوتیں۔ذات الجنب کے بعد بالعموم صفراوی مادہ خارج ہوتا ہے مگر ذات الریہ کے بعد بلغمی مادہ کا اخراج ہوتا ہے۔(اغلوقن)

ورم حار پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہے یا پھیپھڑے کے اندر، اس کا امتیاز نبض کے ذریعہ ہوگا۔ورم جھلی کے اندر ہے تو نبض صلب اور بیحد تنی ہوئی ہوگی۔ورم ریہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ پیپ زدہ مریض کھانسی کے ذریعہ دن میں چھ یا آٹھ کمیال یعنی قوطولی جو نو اوقیہ کا ہوتا ہے پیپ خارج کرتا ہے کبھی اس سے زیادہ بھی خارج کرتا ہے۔ پیپ کا داخلہ قصبۃ الریہ کے شعبوں میں کیسے ہوتا ہے۔یہ ایک طبعی بحث ہے، اس کا تذکرہ ہم نے طبیعی مباحث کے اندر کیا ہے یہ طب کا موضوع نہیں ہے۔ذات الجنب میں جو باتیں لازماً موجود رہتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

گرم بخار، درد، جس میں مریض تناؤ یا چبھن محسوس کرتا ہے۔ تنفس صغیر متواتر، نبض صلب بالعموم رنگین کھانسی کبھی یہ خشک ہوتی ہے۔

جس ذات الجنب میں کوئی مادہ خارج نہیں ہوتا اسے ذات الجنب خشک کہتے ہیں، اس نوعیت کا ذات الجنب دیگر ذات الجنب جس میں مادہ خارج ہوتا ہے کے مقابلہ میں زیادہ دیر سے تحلیل ہوتا ہے، یا پھر اسے علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے اندر درد بھی ایک بار ہنسلی کی ہڈیوں اور دوسری بار پسلیوں کے سروں تک پہونچتا ہے۔ تنفس لامحالہ صغیر متواتر ہوتا ہے پسلیوں کے اندر دیگر نوعیت کے درد بھی ہوتے ہیں جن کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔اس میں بھی تنفس بھی متواتر صغیر رہتا ہے۔البتہ کوئی چیز قطعاً خارج نہیں ہوتی۔یہ درد ذات الجنب خشک کے مشابہ ہوتے ہیں دونوں کے درمیان امتیاز کرنا آسان ہے۔مؤخر الذکر میں کھانسی بالکل نہیں ہوتی مگر ذات الجنب میں کھانسی کا آنا لازم ہے۔ کھانسی کے ساتھ یا تو مادہ خارج ہوگا یا وہ خشک ہوگا۔نبض میں نہ تناؤ ہوگا نہ صلابت۔نہ ہی حرارت والے بخار ہوں گے، تنفس سے ذات الجنب کے مقابلہ میں تکلیف کم ہوگی۔اس طرح کی بیماری میں باہر سے مقام تکلیف پر دباؤ ڈالیں گے تو درد ہوگا۔کوئی مادہ خارج نہ ہوگا کہ تنقیہ ہو سکے کیونکہ ورم پیدا کرنے والی خلط میں ترشح ہوتا ہے۔نہ وہ پھٹتی ہے کہ پھٹ کر سینہ کی فضا میں مواد اکٹھا ہو باہر کی جانب اس کا امالہ کریں۔پختہ ہونے کے بعد آپریشن کی ضرورت ہوگی۔کم ہونے کی صورت میں خود بہ خود تحلیل ہو جائے گا۔(جالینوس)

یہ گفتگو ان پھوڑوں کے سلسلہ میں ہے جن کا میلان خارج کی طرف ہوتا ہے۔یہ بھی ذات الجنب کی ایک قسم ہے۔اس کے اور اس ذات الجنب کے درمیان امتیاز کریں جس کا میلان اندر کی جانب

178

ہوتا ہے۔یہی ذات الجنب حقیقی ہوتا ہے۔(مؤلف)

مریض سل کی ناک پتلی، اس کا سر اتیز، کنپٹیاں چپٹی، آنکھیں دھنسی ہوئی، شانے اور بازو لٹکے ہوئے، کیا معلوم ہوں گے جیسے پر ہوں۔(جالینوس)

ذات الجنب کے مریض کو تکمید، فصد، مسہل، ماء العسل، شراب، جو کا دلیہ، کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر ان اشیاء کو دینے کے لئے مختلف اوقات اور اسباب ہوتے ہیں تکمید کی ضرورت اس وقت ہوتی جب درد پسلیوں کے اندر محسوس ہو کیونکہ اسوقت یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ بیماری ذات الجنب کی ہے یا کوئی اور ہے۔ تکمید سے تجربہ کیا جاتا ہے۔

ذات الجنب کی بیماری نہ ہوگی تو تکمید سے جاتی رہے گی تکمید سے نہ جائے، اپنی جگہ ثابت رہے اور درد کے اندر اضافہ ہو رہا ہو تو پھر دیگر بیماری پر غور کریں گے۔ یہ دیکھیں کہ دوا کھانے سے پیشتر یا اس کے بعد، یا دست آنے کے بعد، یا دست آنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ دیگر چیزیں جن کا تذکرہ ہم نے کتاب ماء الشعیر میں کیا ہے وہاں ہم نے نقل کر دیا ہے۔ یعنی کسے فصد کی، کسے مسہل کی، کسے ماء العسل کی، کسے ماء الشعیر اور کسے حمام کی ضرورت ہوا کرتی ہے

شوصہ کے مریضوں کے لئے خربق کے ساتھ بقراط نے جس مسہل گولی کا تذکرہ کتاب الامراض الحادہ کے اندر کیا ہے وہ حسب النیل ہے۔ادویہ مسہلہ کے پہلے مقالہ کے اندر ہم نے اسے پڑھا ہے۔(جالینوس)

جس پھوڑے کی وجہ سے پیپ سینہ کے اندر اکٹھا ہوتی ہے وہ حجاب یا پسلیوں کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ سکون کی حالت میں بخار، تمدد (تناؤ) التہابی کیفیت، اور تنگی تنفس اور پھوڑا پھٹنے کے وقت جوڑی، اور کھانسی آتی ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے انگلیاں گرم ہو جاتی ہیں۔ پھوڑے کم ہوں اور طاقت زیادہ تو مریض انہیں خارج کر دیتا ہے زیادہ ہوں تو خارج ہو سکیں گے۔ کبھی بول و براز کے راستہ خارج ہو جاتے ہیں، کبھی حجاب کو خراب کر دیتے ہیں اور اختناقی کیفیت پیدا کر کے موت طاری کر دیتے ہیں۔ پھوڑے کس پہلو میں اس کا پتہ بوجھ اور مقام ماؤف پر اضطرابی کیفیت سے چلے گا۔ جو غیر ماؤف پہلو کے بل سونے پر پیدا ہوگی۔ آواز کے اندر اضطراب ہوگا تکلیف دونوں پہلوؤں کے اندر ہو تو علامت دونوں کے اندر ملے گی۔

## علاج:

جن مریضوں کے سینوں کے پھوڑے تحلیل ہوتے نظر نہ آئیں ان کے پھوڑوں کو ضماد تین

179

جیسے ضمادوں سے پختہ کریں۔ ماء العسل ماء الیتن، اور زوفائے خشک کا جوشاندہ دیں۔ پختہ ہونے کے بعد پیپ لانا مقصود ہو تو طاقتور قاطع اشیاء دیں۔ بوقت خواب حب فاوانیا دیں۔ حلق کے اندر کسی نلکی کے ذریعہ لبنی کا بخور کریں۔ میرے خیال میں قئے آور دوا نہ دیں کیونکہ اس سے کبھی بہت بڑا شگاف ہو جاتا ہے جس سے بہ کثرت مادہ بہہ کر اختناقی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ پیپ اوپر چڑھنا شروع ہو تو ملطفات کے ذریعہ اس کی مدد کریں۔ ہضم کامل شروع ہو جائے اور بیماری انحطاط پر ہو تو پیپ کے تنقیہ کے لئے مثرودیطوس اور آیاق افاعی سے عمدہ کوئی اور چیز نہیں ہے۔ بخار نہ ہو نہ جسم کمزور ہو اور پیپ اس قدر زیادہ ہو کہ خارج نہ ہو سکے تو سینہ کے اندر لوہے کی مکواۃ سے سوراخ کر کے خارج کریں، پھر علاج کر دیں۔ (ابن سرابیوں)

میرے خیال میں جوں ہی پہلو کے اندر پھوڑے کا اثر رونما ہو مقابل کے ہاتھ کی فصد کھول دی جائے اور ایک دن میں تین بار تھوڑا تھوڑا کر کے خون نکالا جائے اسی طرح دوسرے اور تیسرے دن بھی کئی بار نکالا جائے۔ رگیں بھی کھول دی جائیں۔ اس کے بعد ماؤف پہلو کے نچلے پیر کی فصد کھولی جائے اور اس پر پچھنہ لگایا جائے۔ بعد ازاں ماؤف پہلو کے ہاتھ کی فصد کھولی جائے یہ ساری تدبیریں مفید ثابت نہ ہوں تو پہلو پر گرم محلل ادویات رکھی جائیں اور پچھنے لگائے جائیں تاکہ پھوڑا باہر کی جانب کھینچ اٹھے۔ پھوڑے کا میلان بیرونی جانب ہے تو بہت بہتر ہے، میلان اندرونی جانب ہے تو مہلک ہے۔ (مؤلف)

ایک ذات الجنب صحیح ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر داخلی طور پر ہوتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ مادہ کا اخراج ہوگا۔ دبانے پر پسلیوں کے باہر سے درد کا احساس نہ ہوگا۔ بیرونی جانب پیپ بنے گی یا ورم تحلیل ہو جائے گا۔ اس سے ساتھ اول سے آخر تک مادہ کا اخراج ہوگا۔ ذات الجنب صحیح کے اندر درد ہنسلی تک پہونچے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ورم حجاب کے بالائی حصہ میں ہے، بر عکس حالت برعکس انجام پیش کرے گی۔ سب سے طویل المدۃ ورم وہ ہے جس میں اخراج مادہ شروع چار دنوں تک نہ ہو اس کے بعد اس ورم کا نمبر ہے جس میں اخراج مادہ تو ہو مگر رقیق ہو۔ اس میں فصد کھولیں گے، ملین اشیاء کے ذریعہ طبیعت کو نرم کریں گے۔ ملین حقنے استعمال کریں گے۔ ماء الشعیر پلائیں گے۔

میرے خیال میں بیماری کے شروع میں فصد مخالف جانب ہی کھولی جائے۔ فراغت کے بعد موافق جانب کی کھولی جائے۔ ملین اشیاء اور ماء الشعیر کے ذریعہ شکم کو نرم کریں اس سے کھانسی کے اندر سکون اور اخراج مادہ کے اندر آسانی ہوگی۔ شروع میں سینہ پر موم مصفی، روغن بنفشہ کچھ لعابوں

180

اور کثیرا کا اور آخر میں، بابونہ، آرد جو، بیخ خطمی، اصل السوس، اور روغن حل کا ضماد رکھیں۔ غذا میں ہمیشہ ان چیزوں کی آبیات استعمال کریں جن کے اندر رطوبت اور جلاء کی تاثیر ہو تاکہ پیپ کے اخراج میں آسانی ہو مثلاً سبوس گندم اور فانیذ کا خیساندہ روغن بادام کے ہمراہ بخار اور پیاس نہ ہو تو ماء العسل ورنہ شربت بنفشہ اور جلاب دیں۔ (ابن سرابیون)

چکنا اور بے بو کا تھوک اس بات کی علامت ہے کہ پھوڑا صاف ہے، اور مندمل ہونا شروع ہو گیا ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کے بعد اعراض کے اندر سکون پایا جاتا ہو۔

ذات الجنب اس ورم کا نام ہے جو پسلیوں کے اوپر موجود عضلہ کے اندر ہوتا ہے۔ یہ عضلہ بیحد حساس ہوتا ہے اس کا درد شانہ اور ہنسلی تک پہونچتا ہے اور کبھی پسلیوں کے نیچے اتر آتا ہے۔ اس کے ساتھ خشک کھانسی اور بخار جو رات میں تیز ہو جاتا ہے رہتا ہے۔ کبھی ہذیانی کیفیت اور تنگی تنفس بھی ہو جاتا ہے۔ مریض ہمیشہ ماؤف پہلو کے بل لیٹتا ہے دوسرے پہلو کی جانب پلٹنا ممکن نہیں ہوتا۔ بلغمی بزاق، خارج ہو رہا ہو تو مریض کو محفوظ سمجھیں۔ دموی بزاق کم خطرناک مگر صفراوی ردی ہوتی ہے اور اس کے بھی ردی سوداوی ہوتا ہے۔ بہ کثرت تھوک اور مادہ خارج ہونے کے بعد درد اور بخار میں سکون ہو تو عمدہ ہے۔ برعکس حالت کا انجام برعکس ہے۔ مریض کچھ بھی مادہ خارج نہ کرے، تنگی تنفس مسلسل ہو، خرخراہٹ اٹھ رہی ہو، بخار کی جلن تیز ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ موت قریب ہے۔ پہلے دن سے چوتھے دن تک مادہ خارج نہ کرے تو بیماری طول پکڑے گی۔ چوتھے دن سے پہلے مادہ خارج ہونے لگے تو جلد صحت ہو گی۔ اخراج مادہ کے ذریعہ مریض کا تنقیہ نہیں ہوتا تو سل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (روفس)

ذات الجنب ایک ورم حار ہوتا ہے کبھی پیپ اکٹھا ہوئے بغیر تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس کے ہمراہ مادہ کا اخراج رقیق پیپ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس ورم کے اندر پیپ پڑ جاتی ......... تو مریض مادہ خارج کرتا ہے۔ اسی کو سل کہتے ہیں۔ (مؤلف)

ذات الجنب زیادہ تر موسم خریف اور موسم سرما میں عارض ہوتا ہے، اور تمام عمروں میں عارض ہو سکتا ہے۔ عورتوں کو کم ہی عارض ہوتا ہے؛ بالخصوص ان عورتوں کو جن کا حیض مسلسل آتا رہتا ہے زیادہ تر یہ بیماری اس وقت عارض ہوتی ہے جب باد شمالی چلتی ہے۔ (مؤلف)

## شوصہ کے لئے عمدہ ضماد کا نسخہ:

بشرطیکہ شدید التہاب اور حرارت موجود نہ ہو عصارہ کرنب، آرد حلبہ، تخم کتاں، خطمی، بابونہ

181

کی شاخیں، آڑدحوری سب کو عصارۂ کرنب اور تھوڑے روغن حل میں گوندہ لیں۔اور ماؤف مقام پر رکھیں۔اس سے ورم منتشر ہو جائے گا اور درد میں سکون ہو گا۔ورم کو یہ ڈھیلا کر دے گا۔(اُھرن)

شوصہ کے مریضوں میں نبض بیحد متواتر ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بیماری جلد پھیپھڑے کی جانب مائل ہو گی۔ حتی کہ ذات الریہ پیدا ہو جائے گا یا پھر غشی طاری ہو گی اس بیماری کے اندر قلیل التواتر نبض میں خاص تواتر سے کم تواتر ہوا کرتا ہے کیونکہ اگر خاص تواتر موجود ہو سبات یا اعصاب کے اندر کسی آفت کے پیدا ہونے کی پیش خبری دے گی۔بیماری کے اندر مختلف منشاری نبض دیگر اورام کے مقابلہ میں زیادہ خصوصیت رکھتی ہے۔اختلاف کم ہو تو پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر تیزی سے نضج پیدا نہ ہو گا۔اختلاف شدید ہو گا تو یہ مرض کے مشکل اور عسیر النضج ہونے کی علامت ہو گا۔ شوصہ کی یہ حالت ہو اور ساتھ میں طاقت بھی زیادہ ہو تو نضج میں کافی دیر لگے گی یا پھر انجام کار پیپ کا اجتماع ہو گا۔یا پھر سل کی حالت شروع ہو گی جس میں مریض دبلا ہوتا جائے گا۔ بر عکس طاقت کمزور ہو گی تو فوری موت کا باعث ہو گی۔ پیپ کے متحکم ہونے کے بعد نبض کا اختلاف جاتا رہے گا اور نبض میں پیپ کے اجتماع کی علامت ملے گی۔حالت مریض کے دبلے ہونے کی شروع ہو جائے تو نبض وہ ہو جائے گی جو حالت ذبول میں ہوتی ہے۔

شوصہ ایک ورم حار ہوتا ہے جو پسلیوں کو ڈھانکنے والی جھلی کے اندر داخلی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ اسے پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کہتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد بخار ہوتا ہے کیونکہ ورم دل سے قریب ہوتا ہے۔چونکہ بخار گرم ہوتا ہے اس لئے نبض سریع ہو جاتی ہے اور چونکہ متورم عضو عصبی ساخت کا ہوتا ہے اس لئے نبض واضح مقدار کے ساتھ صلب ہو جاتی ہے۔ صلابت کی وجہ سے بخار کی ضرورت کے مقابلہ میں نبض زیادہ صغیر ہو جاتی ہے۔ تواتر کے ذریعہ بڑھے ہوئے انبساط کی فوت شدہ حالت کا استدراک کرنے کے لئے صلابت موافقت نہیں کرتی۔ شوصہ کی ہر بیماری کے اندر تواتر یکساں نہیں ہوتا کیونکہ ورم کے وقت جو خلط پیدا ہوتی ہے اتفاق سے صفراوی ہو تو بخار زیادہ تیز اور بالقوۃ زیادہ ہلکا ہو گا۔ بلغمی ہو تو زیادہ سکون ہو گا اور ہذیانی کیفیت اور بے خوابی کی حالت پیدا ہونے کے مقابلہ میں سبات کا پیدا ہونا قریب تر ہوتا ہے۔

اس جھلی کی بیماری میں دماغ کی شرکت ہمیشہ رہتی ہے، کیونکہ جو اخلاط اس ورم کو پیدا کرتے ہیں ان کے ابخرات دماغ تک جاتے ہیں، خلط صفراوی ہوتی ہے تو دماغ کی جانب ابخرات گرم لطیف دھوئیں کے مانند چڑھتے ہیں۔ اس سے فساد عقل اور ہیجان لاحق ہوتا ہے۔ خلط بلغمی ہوتی ہے تو گدے کہرے کے مانند بخارات اٹھتے ہیں۔ یہ بدلی کے مانند ہوتے ہیں۔ دماغ تک پہونچ کر یہ اسے

182

مرطوب کردیتے ہیں جس سے ثقل اور سبات لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی شدید متواتر نبض غشی کی خبر دیتی ہے یا ورم کھولتی ہوئی خلط حار کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو انجام کار میں ذات الریہ ہو جاتا ہے۔ اس سے قوی کو نقصان پہونچتا ہے، جس سے غشی طاری ہوتی ہے۔ ورم ریہ سے نبض کے اندر تواتر پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ضرورت بڑھ جاتی ہے اور انبساط کم ہو جاتا ہے۔ ورم کثیر التواتر ہو جاتا ہے تو پھیپھڑے کی جانب مائل ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یا پھر اس کے اندر شدید حرارت پیدا ہو جاتی ہے اور شدت کی وجہ سے کھولنے لگتا ہے۔ یہ طاقت کو بیحد خشک کر دیتا ہے۔ چنانچہ غشی طاری ہو جاتی ہے قلت تواتر سے سبات یا عصبی آفت اس لئے لاحق ہوتی ہے کہ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ورم پیدا کرنے والی خلط بلغم ہے اور جو ابخرات اس سے اٹھ کر دماغ تک پہونچ رہے ہیں وہ ٹھنڈے ہیں دماغ میں ان ابخرات کی کثرت ہو جاتی ہے تو دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اگر دماغ طاقتور ہے تو انہیں دفع کر کے بعض متصلہ مقامات کی جانب روانہ کر دیتا ہے اس سے عصبی آفت لاحق ہو جاتی ہے اور اگر دفع کرنا اس کے لئے ممکن نہیں ہوتا تو سبات پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

سینہ کے اندر پیپ کا اجتماع اور دبلے ہونے کی بات کا جہاں تک تعلق ہے اس کا تذکرہ ہم نبض کے بیان میں کریں گے۔ یہاں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس لئے کیا کہ اس بیماری پر جو گفتگو ہو رہی ہے اس کی جانب کچھ اشارہ ہو جائے (مؤلف)

سینہ اور حجاب کے اندر بلغمی اورام پیدا نہیں ہوتے البتہ غلیظ بلغم یہ حالت پیدا کر دیتے ہیں کیونکہ بلغمی اورام پیدا نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ اعضاء کثیف ہوتے ہیں اور ان اخلاط کو قبول نہیں کرتے۔ اورام خلط صفراوی یا بیحد لطیف خون سے لاحق ہوا کرتے ہیں حجاب کے اندر ورم ہو جاتا ہے۔ مریض فساد عقل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ نبض بیحد صلب، صغیر اور متواتر ہو جاتی ہے۔ ورم حجاب کے بعد شروع میں بخار نہیں ہوتا فقط درد اور تنگی تنفس ہوتی ہے بعد از آں فضلات کے اندر جب تعفن پیدا ہو جاتا ہے تو بخار آتا ہے۔ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ورم کی صورت میں نبض صلب، صغیر اور بیحد متواتر ہو تو مریض حضومیت سے نجات نہ پائے گا گو بیحد صلب ہو البتہ ذات الجنب کے مریضوں میں عقلی فساد ورم حجاب کے مریضوں کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے کیونکہ حجاب کے جو چیز متصل ہوتی ہے وہ دماغ سے قریب تر ہوتی ہے۔ (جالینوس)

183

# فہرست مطبوعات

## سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

**65-61، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جنک پوری، نئی دہلی-110058**

| نمبر | نام کتاب | زبان | قیمت |
|---|---|---|---|
| ۱ | اے ہینڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | انگریزی | 19/00 |
| ۲ | اے ہینڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | بنگالی | 19/00 |
| ۳ | اے ہینڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | عربی | 44/00 |
| ۴ | اے ہینڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | گجراتی | 44/00 |
| ۵ | اے ہینڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | اڑیہ | 34/00 |
| ۶ | اے ہینڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | کنڑ | 34/00 |
| ۷ | اے ہنڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | تمل | 8/00 |
| ۸ | اے ہنڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | تیلگو | 9/00 |
| ۹ | اے ہنڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | ہندی | 6/00 |
| ۱۰ | اے ہنڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | پنجابی | 16/00 |
| ۱۱ | اے ہنڈ بک آف کامن ریمیڈیز ان یونانی سسٹم آف میڈیسن | اردو | 13/00 |
| ۱۲ | آئینہ سرگزشت۔ ابن سینا | اردو | 7/00 |
| ۱۳ | رسالہ جودیہ۔ ابن سینا (معالجات پر ایک مختصر مقالہ) | اردو | 26/00 |
| ۱۴ | عیوان الانباقی طبقات الاطباء۔ ابن ابی اصیبعہ (جلد اول) | اردو | 131/00 |
| ۱۵ | عیوان الانباقی طبقات الاطباء۔ ابن ابی اصیبعہ (جلد دوم) | اردو | 143/00 |
| ۱۶ | کتاب الکلیات۔ ابن رشد | اردو | 71/00 |
| ۱۷ | کتاب الکلیات۔ ابن رشد | عربی | 107/00 |
| ۱۸ | کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ۔ ابن بیطار (جلد اول) | اردو | 71/00 |
| ۱۹ | کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ۔ ابن بیطار (جلد دوم) | اردو | 86/00 |
| ۲۰ | کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ۔ ابن بیطار (جلد سوم) | اردو | |
| ۲۱ | کتاب العمدہ فی الجراحت ابن القف المسیحی (جلد اول) | اردو | 57/00 |
| ۲۲ | کتاب العمدہ فی الجراحت ابن القف المسیحی (جلد دوم) | اردو | 93/00 |
| ۲۳ | کتاب المنصوری۔ زکریا رازی | اردو | 169/00 |
| ۲۴ | کتاب الابدال۔ زکریا رازی (بدل ادویہ کے موضوع پر) | اردو | 13/00 |
| ۲۵ | کتاب التیسیر فی المداوات والتدابیر۔ ابن زہر | اردو | 50/00 |

184

| ۲۶ | کنٹری بیوشن ٹودی میڈیسنل پلانٹس آف علیگڑھ (یوپی) | انگریزی | 11/00 |
|---|---|---|---|
| ۲۷ | کنٹری بیوشن ٹودی یونانی میڈیسنل پلانٹس فرام ناتھ آرکوٹ ڈسٹرکٹ تمل ناڈو | انگریزی | 143/00 |
| ۲۸ | میڈیسنل پلانٹس آف گوالیار فارسٹ ڈویژن | انگریزی | 26/00 |
| ۲۹ | فزیکو کیمیکل اسٹینڈرڈس آف یونانی فارمولیشنس (پارٹ۔ا) | انگریزی | 43/00 |
| ۳۰ | فزیکو کیمیکل اسٹینڈرڈس آف یونانی فارمولیشنس (پارٹ۔اا) | انگریزی | 50/00 |
| ۳۱ | فزیکو کیمیکل اسٹینڈرڈس آف یونانی فارمولیشنس (پارٹ۔ااا) | انگریزی | 107/00 |
| ۳۲ | اسٹینڈرڈائیزیشن آف سنگل ڈرگس آف یونانی میڈیسن (پارٹ۔ا) | انگریزی | 86/00 |
| ۳۳ | اسٹینڈرڈائیزیشن آف سنگل ڈرگس آف یونانی میڈیسن (پارٹ اا) | انگریزی | 129/00 |
| ۳۴ | اسٹینڈرڈائیزیشن آف سنگل ڈرگس آف یونانی میڈیسن (پارٹ ااا) | انگریزی | 188/00 |
| ۳۵ | کلینکل اسٹڈیز آف وجع المفاصل | انگریزی | 4/00 |
| ۳۶ | کلینیکل اسٹڈیز آف ضیق النفس | انگریزی | 5/50 |
| ۳۷ | حکیم اجمل خاں۔اے ورسٹائل جینئس (مجلد 71/00) | انگریزی | 57/00 |
| ۳۸ | کنسپٹ آف برتھ کنٹرول ان یونانی میڈیسن | انگریزی | 131/00 |
| ۳۹ | کیمسٹری آف میڈیسنل پلانٹس -1 | انگریزی | 340/00 |
| ۴۰ | امراض قلب | اردو | 205/00 |
| ۴۱ | امراض ریہ | اردو | 150/00 |
| ۴۲ | المعالجات البقراطیہ (جلد اوّل) | اردو | 360/00 |
| ۴۳ | المعالجات البقراطیہ (جلد دوم) | اردو | 270/00 |
| ۴۴ | المعالجات البقراطیہ (جلد سوم) | اردو | 240/00 |
| ۴۵ | کتاب الحاوی (جلد اوّل) | اردو | 195/00 |
| ۴۶ | کتاب الحاوی (جلد دوم) | اردو | 190/00 |
| ۴۷ | کتاب الحاوی (جلد سوم) | اردو | 180/00 |
| ۴۸ | کتاب الحاوی (جلد چہارم) | اردو | 143/00 |
| ۴۹ | کتاب الحاوی (جلد پنجم) | اردو | |

ڈاک سے کتابیں منگوانے کے لئے اپنے آرڈر کے ساتھ کتابوں کی قیمت بذریعہ بینک ڈرافٹ، جوڈائریکٹر، سی، سی آر، یو، ایم، نئی دہلی کے نام بنا ہو پیشگی روانہ فرمائیں۔

100/00 سے کم کی کتابوں پر محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

کتابیں مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل جاسکتی ہے۔


## سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

61/65 انسٹی ٹیوشنل ایریا، جنک پوری، نئی دہلی۔110058

فون: 5614970-72,5611982